سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2010

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2010

(سوموار19، منگل20، بدھ21، جمعرات22، جمعتہ المبارک23۔جولائی2010)

(یوم الاثنین6،یوم الثلاثہ7،یوم الاربعاء8،یوم الخمیس9،یوم الجمع10۔شعبان المعظم1431ھ)

پندرھویں اسمبلی: انیسواں اجلاس

جلد19(حصہ سوم): شمارہ جات 11تا15

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

انیسواں اجلاس

سوموار،19۔جولائی 2010

جلد 19:شمارہ 11

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1۔	ایجنڈا	1059
2۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	1061
3۔	نعت رسول مقبولﷺ	1062
	سوالات (محکمہ لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ)	
4۔	نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات	1063
5۔	نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات (جوایوان کی میز پر رکھے گئے)	1106

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	توجہ دلاؤ نوٹس	
6۔	لاہور، نوجوان خاتون کا اغواء، زیادتی و قتل ----------	1132
	تحاریک التوائے کار	
7۔	بورے والا کی رہائشی سکیم مجاہد کالونی کی جعلی الاٹمنٹ سے اصل الاٹیز کو پریشانی کا سامنا (۔۔۔جاری) ----------	1134
8۔	بورے والا شہر میں نصب ٹیوب ویل بند ہونے کی وجہ سے شہری آبادیوں کو پینے کا پانی میسر نہ ہونے سے پریشانی کا سامنا (۔۔۔جاری) ----------	1136
9۔	حلقہ پی پی۔218 خانیوال میں نئے سکول قائم کرنے کے سلسلے میں وزیراعلیٰ سیکرٹریٹ سے جاری ہونے والے ڈائریکٹوز پر عملدرآمد نہ ہونا (۔۔۔جاری) ----------	1138
10۔	نوشہرہ حلقہ پی پی۔39 میں وزیراعلیٰ کی منظوری کے باوجود گرلز ڈگری کالج کی تعمیر میں تاخیر (۔۔۔جاری) ----------	1139
11۔	سینٹ ڈینس گرلز ہائی سکول کشمیر پوائنٹ مری کو جلانے کی وجہ سے سینکڑوں بچیوں کا مستقبل تاریک ہونے کا خدشہ (۔۔۔جاری) ----------	1140
12۔	محکمہ کی مبینہ ملی بھگت سے گورنمنٹ اسلامیہ ہائر سیکنڈری سکول لیاقت باغ راولپنڈی پر لینڈ مافیا کا قبضہ (۔۔۔جاری) ----------	1141
	رپورٹیں (میعاد میں توسیع)	
13۔	قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 میں ترمیم، مسودہ قانون (ترمیم) استحقاقات صوبائی اسمبلی پنجاب نمبر 17،15 مصدرہ 2008 اور نمبر 6 مصدرہ 2009 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے قانون و پارلیمانی امور کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ----------	1143
	رپورٹ (جو پیش ہوئی)	
14۔	مسودہ قانون ہیلتھ کیئر پنجاب مصدرہ 2009 کے بارے میں	

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	1145
	رپورٹ (میعاد میں توسیع)	
15۔	مسودہ قانون انڈسٹریل ریلیشنز پنجاب مصدرہ 2010 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے محنت وانسانی وسائل کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	1145
16۔	کورم کی نشاندہی ------------	1147
	سرکاری کارروائی	
	مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)	
17۔	مسودہ قانون ویمن یونیورسٹی ملتان مصدرہ 2010 (۔۔۔جاری) ------------	1147
18۔	کورم کی نشاندہی ------------	1152
	منگل، 20۔ جولائی 2010	
	جلد 19: شمارہ 12	
19۔	ایجنڈا ------------	1155
20۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ ------------	1157
21۔	نعت رسول مقبولﷺ ------------	1158
	سوالات (محکمہ جات بہبود آبادی وٹرانسپورٹ)	
22۔	نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات ------------	1159
23۔	نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	1207
	پوائنٹ آف آرڈر	
24۔	فیصل آباد میں دو مسیحی بھائیوں کا محض الزام کی بنیاد پر قتل اور مسیحی کمیونٹی کی پریشانی میں اضافہ ------------	1228

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
25۔	بجلی بند ہونے پر کھاریانوالا گاؤں کے رہائشیوں کے پُرامن احتجاج پر تھانہ بھکھی پولیس کا تشدد اور مقدمہ درج ----------	1230
	تحاریک استحقاق	
26۔	(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی) ----------	1235
	تحاریک التوائے کار	
27۔	میو ہسپتال لاہور کی جدید پی سی آر (مشین) بند ہونے سے ہیپاٹائٹس کے مریضوں کو ٹیسٹ کروانے میں دشواری کا سامنا ----------	1235
	غیر سرکاری ارکان کی کارروائی	
	قراردادیں (مفاد عامہ سے متعلق)	
28۔	قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک ----------	1238
	قرارداد	
29۔	مقامی حکومتوں اور کنٹونمنٹس کے علاقوں میں انتخابات ایک ساتھ کروانے کا مطالبہ ----------	1239
	بدھ، 21۔جولائی 2010	
	جلد 19: شمارہ 13	
30۔	ایجنڈا ----------	1242
31۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ----------	1244
32۔	نعت رسول مقبول ﷺ ----------	1245
	پوائنٹ آف آرڈر	
33۔	تھانہ تتلیانوالی (گوجرانوالا) پولیس کا معزز ممبر اسمبلی جناب منور حسین منج کو گرفتار کرنا ----------	1246

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
34۔	فیصل آباد، عدالت اور پولیس کی موجودگی میں دو مسیحی نوجوانوں کی ہلاکت -----------	1247
35۔	ہندوستان کی براستہ پاکستان افغانستان سے تجارت کے فیصلے سے پاکستان کی سکیورٹی کو خطرات لاحق -----------	1257
	سوالات (محکمہ زکوٰۃ وعشر)	
36۔	نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات -----------	1269
37۔	نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) -----------	1278
	پوائنٹ آف آرڈر	
38۔	تھانہ تتلیانوالی (گوجرانوالا) پولیس کا معزز ممبر اسمبلی جناب منور حسین منج کو گرفتار کرنا (---جاری) -----------	1307
	تحاریک التوائے کار	
39۔	جڑانوالا روڈ پر واقع میگنا ٹیکسٹائل مل سے پھیلنے والی آلودگی کے خلاف محکمہ تحفظ ماحولیات کی قانونی کارروائی سے مقامی پولیس کا عدم تعاون -----------	1309
40۔	وفاقی حکومت کا بھارت اور افغانستان کی باہمی تجارت کے لئے راستہ دینے سے پاکستان کا خطرناک علاقے میں تبدیل ہونے کا خدشہ -----------	1311
41۔	وفاقی حکومت کا بھارت اور افغانستان کی باہمی تجارت کے لئے راستہ دینے کے معاہدہ سے پاکستان کو خطرات لاحق -----------	1312
42۔	فیصل آباد میں پاور لومز بند ہونے کی وجہ سے احتجاج کرنے والے مزدوروں کی ریلی پر پولیس کی شیلنگ اور فائرنگ -----------	1314
	پوائنٹ آف آرڈر	
43۔	وقفہ سوالات میں دوسرے معاملات کو شامل کرنے سے سوالات کی اہمیت کا کم ہونا -----------	1317

44۔ کورم کی نشاندہی ---------- 1319

سرکاری کارروائی

مسودات قانون(جو زیر غور لائے گئے)

45۔ مسودہ قانون ویمن یونیورسٹی ملتان مصدرہ2010(---جاری) ---------- 1320

46۔ کورم کی نشاندہی ---------- 1349

47۔ مسودہ قانون ویمن یونیورسٹی ملتان مصدرہ2010(---جاری) ---------- 1350

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
48۔	مسودہ قانون انسٹیٹیوٹ آف سدرن پنجاب ملتان مصدرہ2010 ----------	1351
49۔	کورم کی نشاندہی ----------	1371
50۔	مسودہ قانون انسٹیٹیوٹ آف سدرن پنجاب ملتان مصدرہ2010(---جاری) ----------	1372
	پوائنٹ آف آرڈر	
51۔	دی ویمن یونیورسٹی ملتان بل اور دی انسٹیٹیوٹ آف سدرن پنجاب ملتان بل پاس ہونے پر جنوبی پنجاب کی عوام کو مبارکباد اور جنوبی پنجاب پاکستان کے لیڈر مخدوم جاوید ہاشمی کی صحت یابی کے لئے دعا ----------	1382
52۔	ضلع منڈی بہاؤالدین میں نئی بھرتیاں نہ کرنے اور زکوۃ و عشر کمیٹیوں کی عدم تشکیل سے گزارہ الاؤنس نہ ملنے سے لوگوں کی فاقہ کشی ----------	1384
	بحث	
53۔	قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997کے قاعدہ61کے تحت محکمہ سی اینڈ ڈبلیو کے نشان زدہ سوال نمبر4278کے جواب سے پیدا ہونے والی صورتحال پر عام بحث ----------	1388

جمعرات،22۔جولائی2010

جلد 19: شمارہ 14

54۔	ایجنڈا ------------	1396
55۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	1398
56۔	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	1399
	سوالات (محکمہ جات آبپاشی وقوت برقی)	
57۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	1400
58۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	1443
	توجہ دلاؤ نوٹس	
59۔	لاہور، گڑھی شاہو اور شاہدرہ میں انٹرنیٹ کیفے میں دھماکوں کی تفصیلات ------------	1462

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر

60۔	ممبران اسمبلی کی درخواست ہائے رخصت ------------	1464
	تحاریک استحقاق	
61۔	ایس ایچ او تھانہ صدر لودھراں کا معزز ممبر اسمبلی کا فون سننے سے انکار (۔۔۔جاری) ------------	1471
	تحاریک التوائے کار	
62۔	محکمانہ مانیٹرنگ اور ضلعی وصوبائی ٹاسک فورسز کے باوجود جعلی زرعی ادویات کی فروخت میں اضافہ ------------	1475
63۔	آفیسر کالونی نمبر3 بیدیاں روڈ لاہور میں سلگ ویل کی تعمیر سے رہائشیوں کو جلدی بیماریاں لاحق ہونے کا خدشہ ------------	1476
64۔	یونین کونسل نمبر1 وارڈ نمبر2 لاہور میں مناسب صفائی نہ ہونے سے اہل محلہ کو پریشانی کا سامنا ------------	1477
65۔	ڈنگہ (گجرات) میں سیوریج کے پائپ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہونے کی وجہ سے رہائشیوں میں ہیپاٹائٹس کے مرض میں اضافہ ------------	1477
66۔	صوبہ میں سیکنڈری سکول ٹیچر کے لئے اعلان کردہ پیکج کے مطابق	

	لاہور کے ایس ایس ٹی ٹیچرز کو ترقی نہ دینا ------------	1478
67۔	جناح ہسپتال لاہور کے ہاؤس آفیسر ڈاکٹر علی عبداللہ کا اغواء ------------	1479
68۔	صوبہ میں نہری بنگلے اور ملحقہ اراضی جو کسانوں کے لئے فائدہ مند تھی کو اونے پونے داموں فروخت کرنے سے متعلقہ کاشتکاروں کو پریشانی کا سامنا ------------	1480
69۔	لاہور کے سرکاری ہسپتالوں میں مریضوں کی تعداد کے لحاظ سے وینٹی لیٹرز ناکافی ہونے سے مریضوں کو پریشانی کا سامنا ------------	1482
	پوائنٹ آف آرڈر	
70۔	صوبہ 27 بلین کا مقروض ہونے سے حکومت کو ملازمین کو تنخواہیں دینے میں دشواری اور مزید مشکلات بڑھنے کا خدشہ ------------	1483
71۔	کورم کی نشاندہی ------------	1485

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سرکاری کارروائی	
72۔	مسودہ قانون زیر غور لانے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک ------------	1485
	مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)	
73۔	مسودہ قانون ہیلتھ کیئر پنجاب مصدرہ 2009 ------------	1488
74۔	کورم کی نشاندہی ------------	1500
75۔	مسودہ قانون ہیلتھ کیئر پنجاب مصدرہ 2009 (---جاری) ------------	1501
76۔	کورم کی نشاندہی ------------	1555
77۔	مسودہ قانون ہیلتھ کیئر پنجاب مصدرہ 2009 (---جاری) ------------	1556

جمعتہ المبارک، 23۔جولائی 2010

جلد 19: شمارہ 15

78۔	ایجنڈا	1581
79۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	1583
80۔	نعت رسول مقبولﷺ	1584
	قلیل المہلت سوال	
81۔	جلو موڑتا دریائے راوی سائفن سڑک کی تعمیر کی تفصیلات	1585
	سوالات(محکمہ خوراک)	
82۔	نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات	1586
	تعزیت	
83۔	ممبر اسمبلی محترمہ شگفتہ شیخ کے خاوند کی وفات پر دعائے مغفرت	1588
84۔	نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات(۔۔۔جاری)	1588
85۔	نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات(جوایوان کی میز پر رکھے گئے)	1628

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	پوائنٹ آف آرڈر	
86۔	ریسکیو1122کے ملازمین کو تنخواہیں بروقت اداکرنے اور ٹریفک وارڈنز کی تنخواہیں بڑھانے کا مطالبہ	1642
87۔	روس کی ریاست کرغزستان میں بدامنی سے متاثر ہونے والے انجینئرنگ اور میڈیکل کے طلباء کو ریلیف دینے کا مطالبہ	1645
	رپورٹیں(میعاد میں توسیع)	
88۔	19۔جولائی2010کے اعلامیہ میں مذکورہ معاملہ پر بحث کے بارے میں سپیشل کمیٹی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع	1647
89۔	تحاریک استحقاق بابت سال2010کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع	1648

	پوائنٹ آف آرڈر	
90۔	چائنا سے بجلی اور گیس لینے کے معاہدہ میں امریکہ کی مخالفت سے پیدا ہونے والی صورتحال پر ایوان میں بحث کا مطالبہ	1649
	تحاریک التوائے کار	
91۔	میو ہسپتال کی انتظامیہ کی غفلت سے ہلاک ہونے والے شیر خوار سفیان کے والدین کو ایم ایس کے اعلان کے مطابق دیت کی رقم دلانے کا مطالبہ	1652
92۔	فوج اور ریلوے کی جانب سے پرائیویٹ لوگوں کو ٹھیکہ پر اراضی دینے سے دوسرے کاشتکاروں کو پانی کے مسائل کا سامنا	1653
93۔	آئین کے آرٹیکل (a)(2)128 کے تحت قرارداد پیش کرنے کے لئے اجازت کی تحریک	1659
	قرارداد	
94۔	آرڈیننس انڈسٹریل ریلیشنز پنجاب 2010 کی مدت میں توسیع	1660
95۔	اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ	1661
96۔	انڈکس	

1059

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ، 19۔ جولائی 2010

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون خواتین یونیورسٹی ملتان 2010 (مسودہ قانون نمبر 4 بابت 2010)

مسودہ قانون خواتین یونیورسٹی ملتان 2010، جیسا کہ قائمہ کمیٹی برائے تعلیم نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، پر (ضمن 10 سے) ضمن وار غور و خوض کا دوبارہ آغاز۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون خواتین یونیورسٹی ملتان 2010 منظور کیا جائے۔

1061

صوبائی اسمبلی پنجاب

پندرھویں اسمبلی کا انیسواں اجلاس

سوموار،19۔جولائی 2010

(یوم الاثنین،6۔شعبان المعظم 1431ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں شام 4 بجے زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِo

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ
حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ۗ
وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۶۱﴾ اَلَّذِيْنَ
يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا
مَنًّا وَّلَآ اَذًى ۙ لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ
وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۲۶۲﴾ قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ
صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَآ اَذًى ۗ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَلِيْمٌ ﴿۲۶۳﴾

سُوْرَةُ البَقَرَة آیات 261 تا 263

جو لوگ اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان (کے مال) کی مثال اس دانے کی سی ہے جس سے سات بالیں اُگیں اور ہر ایک بال میں سو سو دانے ہوں اور اللہ جس (کے مال) کو چاہتا ہے زیادہ کرتا ہے۔ وہ بڑی کشائش والا اور سب کچھ جاننے والا ہے (261) جو لوگ اپنا مال اللہ کے رستے میں صرف کرتے ہیں پھر اس کے بعد نہ اس خرچ کا (کسی پر) احسان رکھتے ہیں اور نہ (کسی کو) تکلیف دیتے ہیں۔ ان کا صلہ ان کے پروردگار کے پاس (تیار) ہے۔ اور (قیامت کے روز) نہ ان کو کچھ خوف ہو گا اور نہ وہ غمگین ہوں گے (262) جس خیرات دینے کے بعد (لینے والے کو) ایذا دی جائے اس سے تو نرم بات کہہ دینی اور (اس کی بے ادبی سے) درگزر کرنا بہتر ہے اور اللہ بے پرواہ اور بردبار ہے (263)

وما علینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبولﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبولﷺ

فضل رب العلیٰ اور کیا چاہیئے
مل گئے مصطفیٰﷺ اور کیا چاہیئے
دامن مصطفیٰﷺ جن کے ہاتھوں میں ہو
اس کو روز جزا اور کیا چاہیئے
گنبد سبز خوابوں میں آنے لگا
حاضری کا صلہ اور کیا چاہیئے
بھیک کے ساتھ ہی ان کے دربار میں
مل رہی ہے دعا اور کیا چاہیئے
ہے سکندر ثناء خوان شاہ امم
عزت و مرتبہ اور کیا چاہیئے

سوالات

(محکمہ لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔آج کے ایجنڈے پر محکمہ امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ کے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اوران کے جوابات دیئے جائیں گے۔پہلا سوال ڈاکٹر سامیہ امجد صاحبہ کا ہے۔

مہر اشتیاق احمد: جناب سپیکر! On her behalf.

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھیں!آپ تشریف رکھیں گے؟جی،لغاری صاحب!

MR. MUHAMMAD MOHSIN KHAN LEGHARI: On her behalf and answer be taken as read. Question No. is 2104.

(معزز ممبر نے ڈاکٹر سامیہ امجد کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع خانیوال میں خالی اسامیوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2104: ڈاکٹر سامیہ امجد: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ امور پرورش حیوانات ضلع خانیوال میں منظور شدہ اور خالی اسامیوں کی تفصیل گریڈ اور اسامی وار فراہم کی جائے؟

(ب) ویٹرنری ڈاکٹروں کی منظور شدہ اور خالی اسامیوں کی تفصیل ہسپتال اور ڈسپنسری وار فراہم کی جائے؟

(ج) ویٹرنری ڈاکٹروں کی خالی اسامیوں پر تقرری کی مجاز اتھارٹی کا عہدہ اور گریڈ کی تفصیل نیز کب تک خالی ویٹرنری ڈاکٹروں کی اسامیاں پُر کرلی جائیں گی؟

وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ):

(الف)

نمبر شمار	نام اسامی	سکیل	منظور شدہ تعداد	خالی
1	ڈسٹرکٹ لائیو سٹاک آفیسر خانیوال	18	1	--
2	ڈپٹی ڈسٹرکٹ لائیو سٹاک آفیسر خانیوال	18	3	--
3	سینئر ویٹرنری آفیسر	18	1	1
4	ویٹرنری آفیسر ہیلتھ	17	25	5
5	سپرنٹنڈنٹ	16	1	1
6	اسسٹنٹ	14	3	--
7	سٹینوگرافر	12	1	--
8	سینئر کلرک	9	3	--
9	جونیئر کلرک	7	4	--
10	ویٹرنری اسسٹنٹ	9	80	7
11	اے آئی ٹی	9	23	--
12	ڈرائیور	4	2	--
13	نائب قاصد	1	5	2
14	چوکیدار	1	6	1
15	سینٹری ورکر	1	2	--
	ضلع کونسل (کالعدم)			
1	سینئر کلرک	9	1	1
2	ویٹرنری اسسٹنٹ	9	22	2
3	ڈریسر	9	1	1
4	نائب قاصد	1	1	--
5	سینٹری ورکر	1	18	4
6	واٹر کیریئر	1	22	3

(ب)

نمبر شمار	نام اسامی	سکیل	منظور شدہ تعداد	خالی	سول ویٹرنری ہسپتال
1	سینئر ویٹرنری آفیسر	18	1	1	سول ویٹرنری ہسپتال، خانیوال
2	ویٹرنری آفیسر ہیلتھ	17	25	5	جن میں ڈاکٹر صاحبان تعینات ہیں۔

1۔ سول ویٹرنری ڈسپنسری 33/10-R
2۔ سول ویٹرنری ڈسپنسری 10/8A-R
3۔ سول ویٹرنری ڈسپنسری عبدالحکیم
4۔ سول ویٹرنری ڈسپنسری چک حیدر آباد
5۔ سول ویٹرنری ڈسپنسری سلارواہن
6۔ سول ویٹرنری ڈسپنسری 79/15-L
7۔ سول ویٹرنری ڈسپنسری 59/15-L
8۔ سول ویٹرنری ڈسپنسری 139/10-R
9۔ سول ویٹرنری ہسپتال میاں چنوں
10۔ سول ویٹرنری ہسپتال سرائے سدھو
11۔ سول ویٹرنری ہسپتال سردار پور
12۔ سول ویٹرنری ہسپتال تلمبہ
13۔ پراونشل ویٹرنری ہسپتال 154/10-R
14۔ اے آئی سنٹر کچا کھوہ
15۔ اے آئی سنٹر خانیوال
16۔ اے آئی سنٹر جہانیاں
17۔ اے آئی سنٹر کبیر والا
18۔ سول ویٹرنری ہسپتال جہانیاں
19۔ سول ویٹرنری ڈسپنسری 5/8-AR
20۔ سول ویٹرنری ڈسپنسری 135/10-R

جن میں ڈاکٹر صاحبان تعینات نہ ہیں۔

1۔ سول ویٹرنری ڈسپنسری ونجاری 105/15-L
2۔ سول ویٹرنری ڈسپنسری کند سرگانہ
3۔ سول ویٹرنری ڈسپنسری حویلی کورنگا
4۔ سول ویٹرنری ڈسپنسری قتال پور
5۔ سول ویٹرنری ڈسپنسری مخدوم پور پوڑاں
6۔ سول ویٹرنری ڈسپنسری 123/7ER
7۔ اے آئی سنٹر میاں چنوں
8۔ اے آئی سنٹر تلمبہ
9۔ سول ویٹرنری ہسپتال کبیر والا

(ج) ویٹرنری ڈاکٹروں کی خالی اسامیوں پر تقرری کرنے کی مجاز اتھارٹی سیکرٹری گورنمنٹ آف پنجاب لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ پنجاب لاہور ہے اور خالی اسامیوں پر بھرتی پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سفارشات کے بعد کی جاتی ہے جس کے لئے ریکوزیشن پنجاب پبلک سروس کمیشن لاہور کو جون 2010 میں بھجوادی گئی ہے۔ بھرتی کے مراحل میں تقریباً چھ ماہ لگتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ضمنی سوال؟

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! اس میں سوال پوچھا گیا تھا کہ جو اسامیاں خالی ہیں تو اس حوالے سے جو جواب ہے یہ 13۔ جون 2009 کو آیا ہے تو سال سے اوپر کا عرصہ گزر چکا ہے تو ابھی اس کی latest position کیا ہے کہ کتنی اسامیاں خالی ہیں اور کتنی کو fill کردیا گیا ہے، جب 13۔ جون 2009 سے اس سوال کا جواب محکمہ کی طرف سے آیا تھا اس وقت کیا پوزیشن تھی؟

جناب سپیکر: جی، وزیر موصوف!

وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! اس میں جو ویٹرنری ڈاکٹر کی پانچ اسامیاں خالی ہیں اس کے لئے طریق کار ہے کیونکہ یہ 17 گریڈ کی اسامیاں ہیں اور ان کو سب سے پہلے advertise کیا جاتا ہے اور یہ ساری اسامیاں پُر کرنے کے لئے Punjab Public Service Commission کو بھیج دی گئی ہیں۔ ان میں سے ایک 130 کے اشتہارات میرے پاس موجود ہیں تو ابھی پبلک سروس کمیشن نے ان کے interview کرنے ہیں اس کے بعد ان پر بھرتی مکمل ہو جائے گی اور یہ procedure or process within one month ہوتا ہے اور اس کے بعد ان کی recruitment ہو جائے گی۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! یہ سوال آنے کے بعد سال سے یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ یہ اسامیاں خالی ہیں تو ایک سال کے اندر وہ procedure ہی نہیں کیا گیا؟

جناب سپیکر: جی، وزیر موصوف!

وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! یہ procedure کر لیا گیا ہے، یہ پبلک سروس کمیشن کو بھیج دیا گیا ہے اور recruitment کا عمل جاری ہے۔ یہ جلد fill ہو جائیں گی۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

مہر اشتیاق احمد: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: مہربانی۔ مہر صاحب! اب آپ پوچھ لیں۔

مہر اشتیاق احمد: جناب سپیکر! اس میں جو کہا گیا ہے اور جو انہوں نے جون 2010 میں requisition دی ہے تو میرا سوال یہ ہے کہ یہ کب requisition بھیجتے ہیں جبکہ عرصہ دو سال سے زیادہ ہو گیا ہے اور وہ اسامیاں خالی ہیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر موصوف!

وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! میرے پاس اس کے notification کے letters بھی موجود ہیں۔ تو سیکرٹری لائیو سٹاک requisition پبلک سروس کمیشن کو بھیجتے ہیں اور requisitions بھیجی ہوئی ہیں اور انہوں نے ابھی امیدواروں کو interview کے لئے بلانا ہے۔ ایک ماہ کے اندر process ہو گا اور انشاء اللہ یہ اسامیاں fill up ہو جائیں گی۔ اس سے پہلے بھی بھرتی ہو رہی ہے اور ایک درجہ بدرجہ بھرتی ہوتی ہے۔

مہر اشتیاق احمد: جناب سپیکر! وزیر صاحب! یہ بتا دیں کہ وہ کون سا process ہے جس کے تحت اسامی خالی ہے، اسے requisite کرنا تھا یہ سادہ سا سوال ہے کہ اگر ان کو کسی process میں دو سال لگ جاتے ہیں تو مجھے سمجھ نہیں آتی کہ وہ کون سا ایسا مرحلہ ہے جو یہ بتانا نہیں چاہ رہے؟

وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! بجٹ allocation ہوتی ہے، یہ بجٹ میں رکھی جاتی ہیں پھر اس کے ساتھ اسامیاں advertise ہوتی ہیں اور advertisement کے بعد پھر بھرتی کا عمل شروع ہوتا ہے جو کہ ایک procedure ہے اور وہ procedure adopt کیا گیا ہے اور جلد اسامیاں fill up ہو جائیں گی۔

جناب سپیکر: جی، وہ کہہ رہے ہیں کہ انہوں نے وہ سارے procedures adopt کر لئے ہیں اور بقول ان کے بہت جلد بھرتی مکمل ہو جائے گی۔ .No further question, lets move further اگلا سوال چودھری محمد اسد اللہ صاحب کا ہے۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! .On his behalf (معزز ممبر نے چودھری محمد اسد اللہ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: .on his behalf جی۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! یہ سوال نمبر 2474 ہے اور اسے پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، اسے پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں پولٹری ریسرچ کے اداروں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2474: چودھری محمد اسد اللہ: کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ پنجاب میں محکمہ لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کے پولٹری ریسرچ کے کتنے ادارے کام کر رہے ہیں؟

(ب) ان ادارہ جات میں ماہرین / ڈاکٹرز کی تعداد مع قابلیت کیا ہے نیز ان ادارہ جات نے پچھلے تین سالوں میں کیا ریسرچ کی ہے، تفصیل بیان کی جائے؟

وزیر لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) صوبہ پنجاب میں محکمہ لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کے تحت پولٹری ریسرچ کا ایک اہم اور بڑا ادارہ نظامت ترقیات مرغبانی، راولپنڈی کام کر رہا ہے اس ادارہ کے زیر انتظام (9) گورنمنٹ پولٹری فارمز اور (8) پولٹری ڈیزیز ڈائیگناسٹک لیبارٹریز کام کر رہی ہیں۔

(ب) نظامت ترقیات مرغبانی، راولپنڈی اور اس کے ذیلی دفاتر میں کل (40) ماہرین / ڈاکٹرز اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں جن کی بنیادی قابلیت ڈی وی ایم / بی ایس سی (آنرز) اے ایچ ہے۔ علاوہ ازیں مختلف شعبہ جات امور حیوانات میں پی ایچ ڈی، ایم فل، ایم ایس سی (آنرز) کے حامل ماہرین بھی ادارہ میں کام کر رہے ہیں۔

ادارہ ہذا اور اس کے ذیلی ادارہ جات نے ان سالوں کے دوران (71) تحقیقی مطالعہ جات پر کام کیا ہے، اس کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس سوال کے جز (الف) میں جو جواب دیا گیا ہے اور یہ بتایا گیا ہے کہ صوبہ پنجاب میں محکمہ لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کے تحت جو پولٹری ریسرچ کا ایک ادارہ راولپنڈی میں کام کر رہا ہے اور اس کے زیر انتظام گورنمنٹ کے 9 پولٹری فارم اور

8 پولٹری ڈیریز ڈائیگناسٹک لیبارٹریز کام کر رہی ہیں۔ میرا منسٹر صاحب سے سوال یہ ہے کہ 9 کروڑ پنجاب کی آبادی کے حوالے سے کیا یہ ایک ریسرچ کا ادارہ ہماری ضروریات پوری کر رہا ہے اور ساتھ یہ کہ گورنمنٹ کے 9 پولٹری فارم اور 8 لیبارٹریز ہیں، یہ راولپنڈی میں ہیں یا راولپنڈی سے باہر بھی ہیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر موصوف!

وزیر لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! یہ 9 پولٹری فارم جو ہیں ان میں ایک ملتان، بہاولپور، سرگودھا، دینہ، ڈیرہ غازیخان، گجرات، اٹک، بہاولنگر اور میانوالی میں پولٹری فارم موجود ہیں اور جو ڈائیگناسٹک لیبارٹریز ہیں وہ سمندری، کمالیہ، عارف والا، جہلم، جھنگ، بہاولنگر، گکھڑ، گوجرخان میں ہیں اور یہ ابھی پولٹری کی ضرورت پوری کر رہی ہیں۔ ہمارے پنجاب کا پورے پاکستان کی پولٹری میں 73 فیصد شیئر ہے۔

محترمہ دیبا مرزا: جناب سپیکر! ضمنی سوال۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں! ٹھیک ہے۔ جی، کوئی ضمنی سوال؟

محترمہ دیبا مرزا: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (الف) میں جواب دیا گیا ہے اور اس میں نصیر صاحب نے بھی ابھی بات کی ہے کہ 9 پولٹری فارم کام کر رہے ہیں اور اس کے علاوہ جو انہوں نے تفصیل بیان کی ہے کہ 8 پولٹری ڈیریز ڈائیگناسٹک لیبارٹریز کام کر رہی ہیں۔ کیا وزیر موصوف یہ بتانا پسند کریں گے کہ یہ ڈائیگناسٹک سنٹر پنجاب کے کون کون سے اضلاع میں کام کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، وہ تو انہوں نے سارے بتا دیئے ہیں۔

محترمہ دیبا مرزا: جناب سپیکر! انہوں نے 9 گورنمنٹ پولٹری فارم کی تفصیل بتائی ہے اور یہ ڈائیگناسٹک سنٹر کا نہیں بتایا اور یہ ذرا بتا دیں۔

جناب سپیکر: جی، وزیر موصوف!

وزیر لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! یہ ڈائیگناسٹک لیبارٹریز ہیں اور یہ پنجاب کے مختلف آٹھ مقامات پر موجود ہیں، ان کی تفصیل یہ ہے کہ سمندری، کمالیہ، عارف والا، جہلم، جھنگ، بہاولنگر، گکھڑ اور گوجرخان میں یہ آٹھ لیبارٹریز ہیں اور یہاں پر آٹھ ویٹرنری آفیسر ہیں اور ایک ریسرچ آفیسر کام کر رہا ہے اور سپورٹنگ سٹاف اڑتالیس ہیں۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں اب اگلے سوال کی طرف چلیں، محمد نوید انجم صاحب تشریف فرما ہیں؟

جناب اللہ رکھا: جناب سپیکر! .on his behalf (معزز ممبر نے جناب محمد نوید انجم کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں!

جناب اللہ رکھا: جناب سپیکر! سوال نمبر 2943 ہے اور اسے پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

تجرباتی فارم مویشیاں اوکاڑہ، گاڑیوں، مویشیوں اور ملازمین سے متعلقہ تفصیل

*2943: جناب محمد نوید انجم: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) گورنمنٹ تجرباتی فارم مویشیاں بہادر نگر اوکاڑہ قائم کرنے کے مقاصد کیا ہیں؟

(ب) اس وقت اس فارم پر کتنے مویشی رکھے گئے ہیں؟

(ج) اس فارم کے یکم جنوری 2007 سے آج تک کتنے مویشی کتنی مالیت میں فروخت کئے گئے ہیں؟

(د) اس فارم کی ملکیتی گاڑیوں کی تفصیل مع نمبر اور ماڈل بتائیں؟

(ہ) اس فارم پر گریڈ 11 اور اوپر کے تعینات ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور ڈومیسائل مع پتا جات بتائیں؟

وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) گورنمنٹ تجرباتی فارم مویشیاں بہادر نگر اوکاڑہ قائم کرنے کے مقاصد درج ذیل ہیں:۔

1۔ ساہیوال نسل کی گائیوں کی نسل کو بڑھانا اور ان کی پیداواری صلاحیت بڑھانے کے سلسلہ میں مختلف تجربات کرنا۔

2۔ نیلی راوی نسل کی بھینسوں کی نسل کو بڑھانا اور ان کی پیداواری صلاحیت بڑھانے کے سلسلہ میں مختلف تجربات کرنا۔

3۔ لوہی نسل کی بھیڑوں کو بڑھانا اور ان کی پیداواری صلاحیت بڑھانے کے سلسلہ میں مختلف تجربات کرنا۔

(ب) اس وقت گورنمنٹ تجرباتی فارم مویشیاں، بہادر نگر ضلع اوکاڑہ پر مندرجہ ذیل نسل کے جانور رکھے گئے ہیں:۔

1-ساہیوال گائے	1014
2-نیلی راوی بھینس	409
3-لوہی نسل کی بھیڑیں	1089

(ج) یکم جنوری2007 سے جون2010 تک مندرجہ ذیل جانور فروخت کئے گئے۔

نمبر شمار	نسل	کل جانور	رقم
1	ساہیوال نسل کے جانور	823	15,064,530/- روپے
2	نیلی راوی نسل کے جانور	211	3,826,110/- روپے
3	لوہی نسل کے جانور	2001	7,469,610/- روپے

(د) گورنمنٹ تجرباتی فارم مویشیاں بہادر نگر پر گاڑیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:-

نمبر شمار	نمبر گاڑی	ماڈل
1	OK-8228 جیپ	1985 برائے سٹاف
2	LPT-309 سنگل کیبن	1993 برائے دودھ فروخت و دیگر کام
3	OK-7438 مزدا ٹرک	1985 برائے بار برداری سامان سٹور
4	SLA-8639 مزدا ٹرک	1978 برائے فروختگی دودھ
5	LHN-648 بیڈفورڈ ٹرک	1984 برائے بار برداری جانور و دیگر سامان

(ہ) گریڈ11 اور اوپر کے ملازمین کی تفصیل درج ذیل ہے:-

نمبر شمار	نام	عہدہ	گریڈ	تعلیم	ڈومیسائل	پتا
1	ڈاکٹر منیر احمد عامر	مہتمم فارم	18	ایم ایس سی (A-R)	ٹوبہ ٹیک سنگھ	آفیسر کالونی بہادر نگر فارم
2	ڈاکٹر غلام اکبر	اے ایس این	18	ڈی وی ایم	ڈیرہ غازی خان	ایضًا
3	ڈاکٹر محمد عرفان قمر	وی او	17	ڈی وی ایم	فیصل آباد	ایضًا
4	ڈاکٹر یاسر ابرار	وی او	17	ڈی وی ایم	لاہور	ایضًا
5	محمد امین شاکر	اے آر او	17	بی ایس سی ایگریکلچر	قصور	ایضًا
6	محمد یوسف	آفس مہتمم	16	ایم اے	ساہیوال	ایضًا
7	محمد اشرف نعیم	آفس مہتمم	16	ڈی کام	اوکاڑہ	اوکاڑہ
8	شمس الدین	اسسٹنٹ	14	میٹرک	اوکاڑہ	بہادر نگر فارم ضلع اوکاڑہ
9	منیر احمد	اسسٹنٹ	14	میٹرک	ساہیوال	ایضًا
10	محمد نعیم	پلانٹ فور مین	11	میٹرک مع ڈپلومہ آٹو میکنیکل	اوکاڑہ	ایضًا
11	عبدالحمید	وی اے	11	میٹرک مع ڈپلومہ	ساہیوال	ایضًا
12	ثناء اللہ	وی اے	11	میٹرک مع ڈپلومہ	اوکاڑہ	ایضًا

جناب اللہ رکھا: جناب سپیکر! اس کے سوال کا جز(ج) ہے کہ اس فارم کے یکم جنوری2007 سے آج تک کتنے مویشی کتنی مالیت میں فروخت کئے گئے ہیں اور اس کا جواب جز(ج) کا نمبر2 ہے کہ نیلی راوی نسل کے211 جانور3,826,110/- روپے میں فروخت کئے گئے ہیں تو میرا سوال یہ ہے کہ یہ جو جانور فروخت کئے گئے ہیں آیا یہ جانور بیمار تھے یا بچے تھے جو اتنی کم قیمت میں فروخت کئے گئے ہیں؟

وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! ان کی culling کا ایک criteria ہوتا ہے۔ اس کے مختلف parameters ہیں وہ دیکھے جاتے ہیں اس کے مطابق ان کو نیلام کیا جاتا ہے۔ اس میں یہ دیکھا جاتا ہے کہ جو جانور بیمار ہوں، زخمی ہوں، بہت بوڑھے ہوں، milk نہ دے رہے ہوں یا reproductive نہ ہوں تو اس قسم کے جانور جو بے کار ہو جاتے ہیں ان کی culling کی جاتی ہے یا یہ جانور اس سے surplus ہو جائیں جو ہم نے ایک criteria رکھا ہوا ہے کہ ایک فارم پر اتنے جانور رکھنے ہیں تو ان کی open auction کی جاتی ہے۔ اس کے لئے ایک کمیٹی ہوتی ہے اس میں DLO بھی ممبر ہوتا ہے، DDO(R) بھی ممبر ہوتا ہے اور فارم سپرنٹنڈنٹ بھی ممبر ہوتا ہے۔ ان افراد پر مشتمل کمیٹی کی زیر نگرانی ان کی auction ہوتی ہے۔ اس میں کوئی بچے ہوتے ہیں، کوئی بڑے ہوتے ہیں تو اس طرح یہ vary کرتا ہے کبھی ان کی قیمت زیادہ آ جاتی ہے، کبھی ان کی قیمت کم آ جاتی ہے کیونکہ اگر جانور زیادہ اچھی حالت میں ہوں تو ان کی انکم زیادہ آتی ہے اور اگر جانور اچھے نہ ہوں تو کم قیمت پر فروخت ہوتے ہیں جو بے کار اور ناکارہ جانور ہوتے ہیں ان کی culling کی جاتی ہے۔

جناب اللہ رکھا: جناب سپیکر! یہاں پر فی جانور تقریباً 18 ہزار روپے average آ رہی ہے اور جو بھیڑ بکری کی قیمت ہے اس کی average تقریباً اڑھائی سے تین ہزار روپے آ رہی ہے۔ اگر لاغر جانور بھی ہو، 2009 میں اس کا جواب آیا ہے تو اس وقت بھی اس کی قیمت 35، 40 ہزار روپے سے کم نہیں ہے یہاں 18 ہزار کیوں ہے؟

وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ سرکاری محکموں میں پہلے mechanism monitoring اتنا strong نہیں تھا لیکن میں پھر بھی کہتا ہوں کہ اس کی open auction ہوتی ہے۔ میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ یہ بالکل ٹھیک ہے کیونکہ میں ڈیپارٹمنٹ کو represent کر رہا ہوں۔ میں نے ڈیپارٹمنٹ سے معلومات لی ہیں، انہوں نے مجھے یہی کہا ہے کہ ہم نے اس کی auction صحیح کی ہے۔ اب میں نے فیصلہ کیا ہے کہ جتنے بھی ہمارے لائیو سٹاک فارم ہیں وہاں پر monitoring system کو ہم نے مزید strong کیا ہے اور اس کے لئے mechanism بھی بنایا ہے۔ کہیں بھی ایسی شکایت آئے تو ہم فوراً ازالہ کرتے ہیں۔ میرے پاس ایک شکایت آئی تھی ہم نے فوراً وہ کمیٹی توڑ دی اور دوبارہ اس کے لئے میں نے اور بندے مقرر کئے اور اب ہم نے اس کو اس طرح کیا ہے کہ ویڈیو کیمرے کے ساتھ اس کا باقاعدہ ریکارڈ مرتب کیا جائے تاکہ کسی کو شک بھی ہو تو وہ ویڈیو کیمرے کے ذریعے چیک کر سکتا ہے۔

جناب اللہ رکھا: جناب سپیکر! یہ سیاسی جواب ہے، یہ جانور صحیح ٹیکنیکل بنیادوں پر فروخت نہیں کئے گئے۔ آپ کہیں بھی چلے جائیں تین ہزار میں اگر کسی بھیڑ، بکری یا بکرے کی ٹانگ بھی خراب ہو، جسے ہم unfit کہتے ہیں تو وہ بھی آپ کو اڑھائی ہزار میں نہیں ملے گا۔ وزیر صاحب کہہ رہے ہیں کہ میرے نوٹس میں یہ بات آئی اگر ان کے نوٹس میں بات آئی تو انہوں نے کیا ایکشن لیا؟ یہ تو خزانہ کا بہت بڑا ضیاع ہے۔

وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! میں یہ عرض کر دوں کہ یہ جو جانوروں کی culling ہوتی ہے اس میں پانچ سال کا بچہ بھی ہو سکتا ہے، اس میں چار سال کا بچہ بھی ہو سکتا ہے، اس میں مختلف عمر کے جانور ہوتے ہیں۔ بعض بہت لاغر اور کمزور ہوتے ہیں، بعض بالکل ہی چھوٹے بچے ہوتے ہیں بعض کا وزن بھی تھوڑا ہوتا ہے تو ان کی culling کی جاتی ہے اس وجہ سے ان کے ریٹ بھی کم ہوتے ہیں تو میں یہی گزارش کروں گا کہ اب یہ جو ڈیپارٹمنٹ نے مجھے figures دیئے ہیں اس پر اگر آپ چاہیں گے تو میں انکوائری کروانے کے لئے تیار ہوں اس سے زیادہ میں کیا کر سکتا ہوں؟ اگر وہ satisfy نہیں ہوتے تو میں انکوائری کروانے کے لئے تیار ہوں۔

جناب اللہ رکھا: جناب سپیکر! اگر سیکرٹری کے نوٹس میں ساری بات تھی تو پھر اس سیکرٹری کو suspend کریں اور اس کی کمیٹی بنائیں۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ یہ بہت ظلم ہو رہا ہے اور محکمہ کے سیکرٹری صاحبان محکمہ کے ساتھ بہت ظلم کر رہے ہیں۔ آپ مہربانی فرما کر اس ہاؤس کی ایک کمیٹی بنائیں جو اس کی ساری تحقیقات مکمل کر کے ایوان میں پیش کرے۔

جناب سپیکر: نہیں، وہ خود اس کا جواب دیں گے۔ اگر وہ کمیٹی بنانا چاہیں گے تو بنائیں گے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! ہاؤس کی جو لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کمیٹی ہے یہ اس کے ذمے لگا دیں۔

وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! میں پھر عرض کروں گا کہ یہ ایک presumption ہے، ایک مفروضہ ہے۔ میں یہی کہوں گا کہ وہاں ایک نیلام کمیٹی ہوتی ہے، اس کو proper طریقے سے advertised کیا جاتا ہے، اس کا اخبار میں اشتہار آتا ہے اس کے بعد سب کو کھلے عام دعوت ہوتی ہے، اس طرح نہیں ہوتا کہ اس کی خفیہ auction ہوتی ہے۔ Proper طریقے

سے advertised کرنے کے بعد اس کی auction ہوتی ہے اور اس کے بعد culling کی جاتی ہے اس طرح نہیں ہے کہ کوئی خفیہ culling ہوتی ہو۔

میاں محمد رفیق: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب محمد محسن خان لغاری: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، میاں صاحب کو ذرا ضمنی سوال کرنے دیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اتنے بڑے ریسرچ سنٹر میں ناکارہ جانوروں کی پیدائش یہ ریسرچ سنٹر کی ناکامی ہے اس بارے میں وزیر موصوف کیا فرمائیں گے؟

جناب سپیکر: میں ہی نہیں سمجھ سکا کہ آپ نے کیا سوال کیا ہے، میں کیا پوچھوں؟ اپنا سوال دہرائیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ اوکاڑہ میں مویشیوں کا اتنا بڑا ریسرچ سنٹر ہے۔ وہاں پر جیسا کہ وزیر موصوف صاحب نے فرمایا کہ ناکارہ جانوروں کو سستے داموں فروخت کر دیا جاتا ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ اتنے بڑے ریسرچ سنٹر میں ناکارہ جانوروں کی پیدائش ریسرچ سنٹر کی ناکامی ہے۔

جناب سپیکر: جی، میرے خیال میں آپ نے ان کا جواب پہلے سُنا نہیں ہے۔

وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ): میں عرض کرتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، مجھے بات کرنے دیں۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ ان کی culling ہوتی ہے جو ناکارہ ہوتا ہے اس کو ہم نیلام کر دیتے ہیں۔ وہاں پر پیدائش کا جو آپ کہہ رہے ہیں تو آپ کے پاس کتنے ڈاکٹر ہوتے ہیں، ہسپتالوں میں بھی ڈاکٹر ہوتے ہیں، ڈاکٹر بھی بیمار ہو جاتے ہیں۔ ایسی بات کرنے کا کوئی جواز نہیں ہے، مجھے آپ کی بات مناسب نہیں لگی۔ وہ کہتے ہیں کہ کمیٹی بیٹھتی ہے جو ہمیں نظر آتا ہے کہ یہ ناکارہ ہو چکا ہے، ادارے کے مفاد میں نہیں ہے تو اس کو وہ نیلام کر دیتے ہیں۔ جہاں تک نیلامی کا تعلق ہے وہ علیحدہ بات ہے۔ شکریہ

وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ): جناب والا! میں تھوڑی سی وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔ culling کے لئے وہ جانور ہوتے ہیں جن کی پیداواری صلاحیت میں کمی واقع ہو جائے، نسل کشی کے قابل نہ رہے یا ان میں کوئی اور جسمانی نقائص موجود ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، اس بات کو چھوڑ دیں، وہ بات ختم ہو گئی ہے۔ آپ کی مہربانی۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس میں جز (د) کے اندر جہاں گاڑیوں کی تفصیل دی گئی ہے وہاں پر بتایا گیا ہے کہ ایک سنگل کیبن LPT-309، ماڈل 1993 برائے دودھ فروخت و دیگر کام ہے اور ایک مزدا ٹرک SLA-8639، ماڈل 1978 برائے فروختگی دودھ ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ ادارہ دودھ کی فروخت سے بھی آمدنی حاصل کرتا ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ دودھ کی فروخت سے اس نے کتنی آمدنی حاصل کی ہے؟

جناب سپیکر: جی، میں خود اس بارے میں بات کر لیتا ہوں۔ یہ ادارے experimental purpose کے لئے بنائے جاتے ہیں۔ اگر ان سے جواب لینا ہے تو ان سے لے لیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! اس میں لکھا ہوا ہے کہ دودھ کی فروخت کے لئے دو سواریاں ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ وہ ادارہ دودھ فروخت کر رہا ہے۔

جناب سپیکر: جی، بتائیں۔ ان کے سوال کا جواب دے دیں۔ منسٹر صاحب! ان کاغذوں میں سے آپ کو کچھ نہیں ملے گا، اپنی عقل سے جواب دیں۔ (قہقہے)

وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! جو دودھ ہوتا ہے ہم اس کی auction کرتے ہیں- /33 روپے فی کلو ہمارا دودھ بِک رہا ہے۔ اس میں جو collection ہوتی ہے باقاعدہ اخبار کے ذریعے اس کا ٹینڈر ہوتا ہے اور جو کنٹریکٹر آتا ہے اس کو ہم فروخت کرتے ہیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: اس کا کوئی ریکارڈ ہو گا، vouchers ہوں گے۔ اس دودھ کی فروخت سے کتنی آمدنی وصول ہو رہی ہے؟

وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ): 13 لاکھ 50 ہزار روپے اس کی سالانہ انکم ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! اس کا رجسٹر ہو گا، کیا ہم وہ چیزیں دیکھ سکتے ہیں؟

وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ): جی، آپ اُدھر تشریف لے آئیں میں آپ کو مطمئن کروں گا۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال رانا آصف محمود صاحب کا ہے۔

سردار خالد سلیم بھٹی: On his behalf (معزز ممبر نے رانا آصف محمود کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، نمبر بولئے گا۔

سردار خالد سلیم بھٹی: جناب سپیکر! سوال نمبر 2996 ہے۔ اس کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، اسے پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

کلور کوٹ بھکر۔ سیمن پروڈکشن یونٹ سے متعلقہ تفصیلات

*2996: رانا آصف محمود: کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سیمن پروڈکشن یونٹ کلور کوٹ بھکر کب قائم کیا گیا، یہ کتنے رقبہ پر مشتمل ہے، کتنا رقبہ زیر کاشت اور کتنا بنجر ہے؟

(ب) اس میں کون کون سے جانور رکھے گئے ہیں ان کی تعداد کتنی ہے؟

(ج) اس یونٹ کے قیام کے اغراض و مقاصد کیا تھے اور ان مقاصد میں حکومت کہاں کہاں تک کامیاب ہوئی؟

(د) اس یونٹ کے سال 08-2007 اور 09-2008 کے اخراجات اور آمدن کی تفصیل سال وار بتائیں؟

وزیر لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) سیمن پروڈکشن یونٹ، کلور کوٹ ضلع بھکر سال 94–1993 میں قائم ہوا۔ یہ یونٹ 60 ایکڑ رقبے پر مشتمل ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ نہری رقبہ: 135 ایکڑ

2۔ بارانی رقبہ / غیر کاشت رقبہ: 15 ایکڑ

3۔ زیر عمارت رقبہ: 35 ایکڑ

4۔ جنگلی رقبہ: 15 ایکڑ

5۔ ٹیوب ویل سے سیراب رقبہ: 60 ایکڑ

کل رقبہ: 260 ایکڑ

(ب) سیمن پروڈکشن یونٹ، کلور کوٹ ضلع بھکر میں ساہیوال اور نیلی راوی نسل کے سانڈ ہیں جن کی تعداد درج ذیل ہے:

ساہیوال نسل: 13 راس

نیلی راوی نسل: 35 راس

نیلی راوی نسل کے کٹڑے: 09 راس

کل تعداد: 57 راس

(ج) سیمن پروڈکشن یونٹ، کلور کوٹ ضلع بھکر کے قیام کا مقصد اعلیٰ نسل کے سانڈوں کو پالنا۔ ان سے مادہ تولید حاصل کر کے پورے پنجاب کے مراکز جدید طریقہ نسل کشی حیوانات کو مہیا کرنا تھا تاکہ ملک میں گوشت اور دودھ کی فراوانی ہو۔ حکومت اب تک اس مقصد میں کافی حد تک کامیاب رہی ہے۔

(د) اس یونٹ کی آمدن اور خرچہ کی تفصیل سال وار درج ذیل ہے:

سال	آمدن	خرچہ
2007–08	8778650	12679600

تفصیل خرچہ سال 2007-2008

تنخواہ آفیسر	-/523,000 روپے
تنخواہ سٹاف	-/2,732,100 روپے
الاؤنس	-/2,103,200 روپے
اشیأ سٹور خرید	-/3,405,200 روپے
گاڑیاں / مشینری مرمت	-/616,100 روپے
خرچہ ڈیزل	-/615,000 روپے
متفرق خرچہ	-/2,685,000 روپے
کل خرچہ	-/1,269,600 روپے

سال	آمدن	خرچہ
2008-09	-/6,498,000 روپے	-/9,072,000 روپے

تفصیل خرچہ سال 2008-2009

تنخواہ آفیسر	-/339,000 روپے
تنخواہ سٹاف	-/3,025,000 روپے
الاؤنس	-/1,822,000 روپے
اشیأ سٹور خرید	-/573,000 روپے
گاڑیاں / مشینری مرمت	-/300,000

	روپے
خرچہ ڈیزل	900,000/-
	روپے
متفرق خرچہ	2,113,000/-
	روپے
کل خرچہ	9,072,000/-
	روپے

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

سردار خالد سلیم بھٹی: جناب والا! جز (الف) کا جو انہوں نے جواب دیا ہے اس میں نہری رقبہ 135 ایکڑ بتایا گیا ہے۔ میں وزیر موصوف سے یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ اس میں سے کتنے رقبہ پر لوگوں نے ناجائز قبضہ کر رکھا ہے، کب سے ناجائز قابضین موجود ہیں اور حکومت کا ان سے قبضہ واگزار کروانے کا کوئی ارادہ ہے یا نہیں؟

وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ): جناب والا! یہاں پر کوئی رقبہ ناجائز قابضین کے پاس نہیں ہے، تمام رقبہ فارم کے کنٹرول میں ہے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ اگلا ضمنی سوال میاں نصیر احمد!

میاں نصیر احمد: جناب والا! جز (ج) میں یہ بتایا گیا ہے کہ سیمن کی پروڈکشن کے لئے ضلع بھکر کے قیام کا مقصد اعلیٰ نسل کے سانڈوں کو پالنا، ان سے مادہ تولید حاصل کرنا اور پورے پنجاب کے اندر جدید طریقہ نسل کشی کے ذریعے حیوانات کو مہیا کرنا تھا تاکہ ملک میں گوشت اور دودھ کی فراوانی ہو۔ حکومت اس مقصد میں اب تک کافی حد تک کامیاب رہی ہے۔

جناب سپیکر بھکر میں جب یہ یونٹ 94-1993 میں قائم کیا گیا تھا تو اس وقت پنجاب کے اندر ورلڈ بنک کی ایک رپورٹ کے مطابق گوشت کی جو ہماری ضرورت تھی اس کی کمی دس فیصد تھی۔ 09-2008 میں ہمارے ملک کے اندر گوشت کی کمی تقریباً 30 فیصد ہو چکی ہے۔ میرا ان سے سوال یہ ہے کہ انہوں نے جواب میں لکھا ہے کہ حکومت نے اب تک اس میں کافی کامیابی حاصل کر لی ہے۔ 08-2007 کے اندر اس کا بجٹ خسارہ 4 ملین تھا اور اب 09-2008 کے اندر یہ خسارہ اب بھی 3 ملین ہے۔ گوشت کی کمی 30 فیصد ہے۔ مجھے یہ فرمادیں کہ حکومت نے کامیابی کہاں پر حاصل کی ہے؟

وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ): جناب والا! یہ ادارہ جو ہے اس میں ہم Bull رکھتے ہیں جس میں ساہیوال نسل، راوی نسل اور اس کے علاوہ راوی نسل کے کٹڑے بھی رکھتے ہیں۔ سوال کے جواب میں ان کی تعداد بھی دی گئی ہے اس کے مطابق ان کی جو کارکردگی ہے وہ کافی بہتر ہے۔ یہاں پر 2005-06 میں 1.5 ملین سیمن کی پروڈکشن تھی اب یہ بڑھ کر 2007-08 میں 1.7 ملین ہو گئی ہے۔ اس وقت مجموعی طور پر ہماری سیمن کی پروڈکشن 2.02 ملین doses ہو گئی ہے۔ اس سے جو ہم سیمن حاصل کرتے ہیں وہ سیمن Nitrogen container میں لاہور لاتے ہیں یہاں سے پھر ہم چھوٹے containers میں پورے پنجاب میں سپلائی کرتے ہیں۔ یہ سیمن breed improvement کے لئے ہے اور اس breed improvement سے پنجاب میں بہت ساری تبدیلی آئی ہے۔ اس میں ساہیوال نسل کا cattle ہے اس میں راوی نیلی نسل کی buffalo ہے اس سے بہت ساری changes آئی ہیں۔ اس سے ہمارا growth rate 4 percent سالانہ بڑھ رہا ہے یعنی ہماری آبادی بہت زیادہ بڑھ رہی ہے۔

میاں نصیر احمد: جناب والا! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ گوشت کی percentage میں کتنے فیصد اضافہ ہوا ہے۔ اس کے قیام کے بعد اتنے اخراجات کے بعد پنجاب میں کتنے فیصد گوشت اور دودھ کی پیداوار میں اضافہ ہوا ہے۔

وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! میں نے عرض کیا ہے کہ ہمارا کلور کورٹ میں ایک سیمن پروڈکشن فارم ہے اس میں جو ہمارا growth ہوا ہے 2007-08 میں 0.169 ملین یعنی 1 لاکھ 72 ہزار۔۔۔

جناب سپیکر: وہ تو سارے پاکستان کا آپ سے پوچھ رہے ہیں۔

وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ): نہیں، یہ میں وہاں اسی کا بتا رہا ہوں۔ پہلے میں نے پاکستان کا بتایا ہے اب میں کلور کوٹ کا بتا رہا ہوں جس کا specific سوال کیا گیا ہے اس کے بارے میں بتا رہا ہوں۔ 2007-08 میں 0.169 اور 2008-09 میں 0.177 اب 2009-10 میں یہ 0.185 ملین doses سیمن تیار ہوا ہے۔ مجموعی طور پر جو ملک کے اندر ہے وہ 2005-06 میں 1.5 تھا، آج 2.02 ملین doses ہیں۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: تشریف رکھیں۔No , question ends

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! تھوڑی سی بات کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے فرمایا ہے کہ گوشت اور دودھ کی فراوانی زیادہ ہوئی ہے اور حکومت نے اس میں کامیابی حاصل کی ہے۔ میں یہ پوچھ رہا ہوں کہ وہ کون سی کامیابی ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، انہوں نے کوئی غلط بات لکھ دی ہے، آپ کو کیوں پسند نہیں آ رہی ہے؟ آپ تشریف رکھیں۔

وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! ہمارا GDP میں growth rate 4.9 percent ہے۔

جناب سپیکر: شاباش۔

وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! دودھ میں اور گوشت میں بھی 4.5 فیصد۔۔۔

جناب اعجاز احمد خان: جناب سپیکر! ضمنی سوال۔

جناب سپیکر: محترمہ شبینہ ریاض صاحبہ! No supplementary question on this now.

محترمہ شبینہ ریاض: جناب سپیکر! سوال نمبر 3260 ہے۔

جناب سپیکر: جواب کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے؟

محترمہ شبینہ ریاض: جی، اس کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

ضلع اوکاڑہ، بہاولنگر میں گوشت کی پیداوار کی تفصیلات

*3260: **محترمہ شبینہ ریاض:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ ضلع اوکاڑہ اور ضلع بہاولنگر کے لوگوں کے لئے کتنے فیصد گوشت فراہم کر رہا ہے، 2004 سے 2008 تک گوشت کی پیداوار میں اضافہ ہوا یا کمی، اگر کمی ہوئی تو اس کی وجوہات سے آگاہ کریں؟

(ب) مذکورہ اضلاع میں 08-2007 اور 09-2008 میں لائیو سٹاک کی ترقی کے لئے کتنی رقم فراہم کی گئی اور وہ کس مد میں خرچ ہوئی، علیٰحدہ علیٰحدہ تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) لوگوں کو گوشت کی فراہمی براہ راست محکمہ لائیو سٹاک کی ذمہ داری نہ ہے۔تاہم ضلع اوکاڑہ اور بہاولنگر میں گوشت کی پیداوار بڑھانے کے لئے محکمہ ہذا نے بہت سے اقدامات کئے۔ہر گاؤں تحصیل اور ضلع سطح پر خود آگاہی پروگرامز تشکیل دیئے گئے جس میں کسان حضرات کو مفت مشورے دیئے گئے بیماری کی تشخیص، پوسٹ مارٹم اور لیبارٹری ٹیسٹوں کے ذریعے کی گئی مختلف وبائی امراض سے بچاؤ کے لئے وسیع پیمانے پر مختلف بیماریوں کی ویکسین مہیا کی گئی اور وبائی امراض پر کنٹرول ہوا مندرجہ بالا اقدامات کے نتیجے میں ضلع بہاولنگر میں گوشت کی پیداوار میں اوسطاً 15 فیصد جبکہ ضلع اوکاڑہ میں اوسطاً 13 فیصد سالانہ اضافہ ہوا۔(تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(ب) ضلع اوکاڑہ میں 09-2008 میں 2,000 ملین روپے ویٹرنری ادویات پر خرچ کئے گئے اس کے علاوہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے لائیو سٹاک سپورٹ سکیم برائے مستحق افراد و خواتین کے لئے ضلع اوکاڑہ کو 14.609 ملین روپے دیئے ہیں اس سکیم کے تحت مستحق افراد خواتین کے جانوروں کو مفت ونڈا، اتخم ریزی، تولیدی بیماریوں کا علاج معالجہ، حفاظتی ٹیکہ جات اور کرم کش ادویات دی جاتی ہیں۔ضلع بہاولنگر میں 08-2007 میں کل بجٹ 58.031 ملین روپے جو کہ خرید ادویات، کنٹی جینسی وغیرہ اور تنخواہوں کی مد میں خرچ ہوا اور سال 09-2008 میں کل بجٹ 45.846 ملین روپے جو کہ خرید ادویات، کنٹی جینسی وغیرہ اور تنخواہوں کی مد میں خرچ ہوا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

محترمہ شبینہ ریاض: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ضلع اوکاڑہ اور بہاولنگر میں وبائی امراض کے لئے کتنی ویکسین فراہم کی گئی؟ دوسرا سوال یہ ہے کہ اوکاڑہ اور بہاولنگر کے جانوروں کو حفاظتی ٹیکے لگائے گئے اور ان پر کتنے اخراجات ہوئے، 2010 میں جانوروں کو بیماریوں سے بچانے کے لئے کتنی رقم رکھی گئی ہے؟ شکریہ

جناب سپیکر: جی۔

وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! چیف منسٹر صاحب کا ایک initiative programme ہے اس کے تحت انہوں نے 50 کروڑ روپے 09-2008 میں دیئے تھے اور 50 کروڑ روپے 10-2009 میں دیئے ہیں۔ اس کے تحت جو چھوٹے فارمرز ہیں جن کے پاس ایک سے پانچ تک جانور ہیں ان کے لئے بھی اور پھر جو یہاں پر پہلے سے تفصیل دی ہوئی ہے 50 کروڑ روپے میں سے ہم ان کو فراہم کر رہے ہیں۔ اس میں تولیدی بیماریوں کے علاج معالجے کے لئے ایک کروڑ 46 لاکھ روپے رکھے گئے ہیں۔

جناب سپیکر: یہ ضلع بہاولنگر کی بات کر رہے ہیں؟

وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ): جی، میں بھی ضلع بہاولنگر کی بات کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: دونوں کی ہے؟ میرے خیال میں bifurcate کر کے بتادیں گے۔

وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ): جی، ضلع اوکاڑہ کے لئے ایک کروڑ 46 لاکھ روپے رکھے گئے ہیں اور بہاولنگر کے لئے جو رکھے گئے ہیں اس میں ادویات کی خرید کے لئے 45 ملین رکھے گئے ہیں۔

جناب محمد معین وٹو: جناب والا! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: جی، ضمنی سوال کرنا چاہتے ہیں؟ پہلے ان کو تو کر لینے دیں جن کا سوال ہے۔

جناب محمد معین وٹو: انہوں نے تو ایک ہی کرنا تھا۔ میں نے کہا کہ دوسرا میں کر لوں۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب محمد معین وٹو: جناب سپیکر! اس جواب کے جز (الف) میں یہ لکھا ہوا ہے کہ ضلع اوکاڑہ اور ضلع بہاولنگر میں کسانوں کی آگاہی کے لئے مختلف پروگرام تشکیل دیئے گئے ہیں، مجھے وزیر موصوف یہ بتا دیں کہ کوئی ایک پروگرام ایسا ہو جو ڈیری کے متعلق کسانوں کا، کاشتکاروں کو طلب کر کے کوئی ایک بھی پروگرام دیپالپور یا اوکاڑہ میں ہوا ہے تو کوئی مقام بتادیں کہ کہاں ہوا ہے؟

جناب سپیکر: جی، وہ طریقہ بتائیں جو آپ نے یہاں لکھا ہے۔

وزیر لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! میں خود اوکاڑہ میں گیا تھا ہم نے ایک integrated programme بنایا ہے۔ اس میں محکمہ زراعت، محکمہ لائیو سٹاک، محکمہ فارسٹ تینوں محکموں کے لوگ یونین کونسل سطح پر گئے ہیں۔ ریکارڈ موجود ہے میں اوکاڑہ میں چیک کر کے آیا ہوں۔ تمام یونین کونسلوں میں انہوں نے لائیو سٹاک کے جو ہیں وہاں پر انہوں نے فری ویکسینیشن کرنی ہے۔ اس کے علاوہ de-warming کے لئے میڈیسن دینی ہے اور جو ایگریکلچر کے ہیں انہوں نے production technology دینی ہے۔ جو فارسٹ کے ہیں انہوں نے شجر کاری کی awareness دینی ہے تو یہ پنجاب میں ایک مہینے میں ہم نے ایک integration programme شروع کیا۔ اس کے تحت اوکاڑہ میں بھی وہاں پر یونین کونسل سطح پر جا کر باقاعدہ farmers مقرر کئے گئے ہیں۔ اس کا پورا ریکارڈ موجود ہے میرے بھائی میرے پاس آئیں میں تفصیل دکھادوں گا۔

جناب سپیکر: جی، ان کو اخبار پڑھنا چاہئے جب آپ اُدھر جاتے ہیں تو سب اخباروں میں خبر آتی ہے۔ آپ میرے خیال میں اخبار نہیں پڑھتے؟

جناب محمد معین وٹو: جناب والا! میں یہ گزارش کروں گا کہ ۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ کا سوال تھا ان کو سوال کرنے دیں۔

محترمہ شبینہ ریاض: جناب سپیکر! میں نے سوال کیا تھا کہ کتنی ویکسین فراہم کی گئی ہے اور باقی جو بجٹ ہے وہ بھی آپ نے مجھے clear نہیں بتایا۔ مجھے اس کی detail چاہئے۔

جناب سپیکر: بجٹ تو انہوں نے بتادیا ہے اور آپ نے کیا پوچھا ہے؟

محترمہ شبینہ ریاض: ویکسین کتنی فراہم کی گئی ہے؟

جناب سپیکر: وہ پوچھ رہے ہیں کہ کتنی ویکسین فراہم کی گئی ہے، دونوں اضلاع کا علیحدہ علیحدہ بتائیں۔

وزیر لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! تفصیل یہ ہے کہ 2007-08 میں 16 لاکھ 52 ہزار اور 2008-09 میں 25 لاکھ 71 ہزار اور 2009-10 میں 21 لاکھ 55 ہزار روپے میں جانوروں کی vaccination کی گئی ہے۔ میرے پاس اس کی تفصیل لکھی ہوئی بھی موجود ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال چودھری محمد اسد اللہ صاحب کی طرف سے ہے۔ سوال نمبر بولئے گا۔

مہر اشتیاق احمد: جناب سپیکر! .On his behalf سوال نمبر3411۔(معزز ممبر نے چودھری محمد اسداللہ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی،اس کو پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع حافظ آباد میں ویٹرنری ہسپتالوں/ڈسپنسریوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3411: **چودھری محمد اسداللہ:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع حافظ آباد میں ویٹرنری ہسپتالوں/ڈسپنسریوں کی تعداد کیا ہے اور یہ کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) مذکورہ ہسپتالوں/ڈسپنسریوں میں کتنی اسامیاں خالی ہیں اور کب سے اور کب تک ان کو پُر کر دیا جائے گا؟

وزیر لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ):

(الف)

ضلع حافظ آباد میں ویٹرنری ہسپتالوں کی تعداد	08
ویٹرنری ڈسپنسریوں کی تعداد	29

ویٹرنری ہسپتال مندرجہ ذیل جگہوں پر واقع ہیں۔

1-	حافظ آباد	2-	ونیکے تارڑ
3-	کولو تارڑ	4-	کوٹ مبارک
5-	سوئیانوالہ	6-	جلالپور بھٹیاں
7-	سکھیکی	8-	پنڈی بھٹیاں

ویٹرنری ڈسپنسریز مندرجہ ذیل جگہوں پر واقع ہیں۔

1-	مدن پھلہ	2-	برج دارا
3-	کوٹ سلیم	4-	مظفر نون
5-	کلیاں والہ	6-	کالیکی منڈی
7-	مصطفیٰ آباد	8-	ٹھٹھہ اصالت
9-	خرم چوریڑہ	10-	دوہنہ عظمت
11-	چک کھرل	12-	چک بھٹی
13-	رام تارڑ	14-	قلعہ مراد بخش

-15	مانگٹ نیچا	-16	کوٹ نکہ
-17	ٹھٹھہ خیر و متمل	-18	بھوبھڑہ
19	گھبریکا	-20	گیگے
-21	ساہوکی	-22	مدہریانوالہ
-23	دھنی	-24	کوٹ سرور
-25	میلوآنہ	-26	ودروڑ
-27	کوٹ سرور	-28	تحصیل ہیڈکوارٹر حافظ آباد
-29	تحصیل ہیڈکوارٹر پنڈی بھٹیاں		

(ب) ضلع حافظ آباد میں ویٹرنری آفیسرز کی 28 اسامیاں، ویٹرنری اسسٹنٹ کی 7 اور اے آئی ٹیکنیشن کی 18 اسامیاں خالی ہیں۔ یہ اسامیاں گزشتہ تین سال سے خالی ہیں۔ ویٹرنری آفیسرز کی بھرتی کے لئے پنجاب پبلک سروس کمیشن کو ریکوزیشن جون 2010 میں بھیج دی گئی ہے۔ ویٹرنری اسسٹنٹ اور اے آئی ٹیکنیشن کی بھرتی کے لئے اشتہار 30۔ جون 2010 کو روزنامہ جنگ میں شائع ہو چکا ہے۔ انٹرویو 27۔ جولائی 2010 کو ہوں گے۔ درجہ چہارم کی تمام اسامیوں کو پچھلے ماہ گورنمنٹ کی پالیسی کے مطابق پُر کر لیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال؟

مہر اشتیاق احمد: پہلا میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو یہ کہتے ہیں کہ 29 ویٹرنری ڈسپنسریاں ہیں ان میں Head کون ہوتا ہے، سب سے بڑا آفیسر کون ہوتا ہے؟

جناب سپیکر: جی۔ منسٹر صاحب!

وزیر لائیوسٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! دو قسم کے phases ہیں۔ ہم ہر یونین کونسل سطح پر Support Service for Livestock کے لئے ویٹرنری بنا رہے ہیں۔ اس میں چار phase ہیں اور اس میں ویٹرنری آفیسر Head ہوتا ہے۔

مہر اشتیاق احمد: جناب سپیکر! 29 ڈسپنسریاں ہیں اور نیچے لکھا ہوا ہے کہ پچھلے تین سال سے 28 اسامیاں خالی ہیں تو میں وزیر موصوف سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر 29 میں سے ویٹرنری ڈاکٹروں کی 28 اسامیاں خالی ہوں گی تو مجھے سمجھ نہیں آتی کہ ہم آنے والے وقت میں کیا ترقی کریں گے؟

وزیر لائیوسٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! محکمے کی طرف سے یہ جواب آیا ہے کہ پہلے ایڈہاک بھرتی ہوتی رہی ہے جیسے میں نے پہلے عرض کیا ہے کہ یہ دو قسم کے ہیں ایک ویٹرنری

ہسپتال اور ڈسپنسریاں پہلے سے موجود ہیں اب یہ Support Service for Livestock Programme کے تحت نئی ویٹرنری ڈسپنسریاں بنی ہیں۔جب نئے ویٹرنری ہسپتال بنتے ہیں تو یہ ایک پراجیکٹ ہوتا ہے اور اس کے لئے سٹاف sanction ہوتا ہے۔یہ چار phases میں ہیں اور اس کے تحت ہی یہ نئی ڈسپنسریاں بنی ہیں اور جونہی یہ بلڈنگز بنی ہیں تو ان کے سٹاف کے لئے posts advertise کی جارہی ہیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! کیا V.A کے لئے بھی پبلک سروس کمیشن میں جانا پڑتا ہے؟

وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! ایک علیحدہ پراجیکٹ بنایا گیا ہے Support Service for Livestock یہ یونین کونسل کی سطح پر نئی ویٹرنریز بنی ہیں۔اب ان کے لئے سٹاف منظور ہوا ہے اور اس کی پوسٹیں advertise ہو رہی ہیں۔

مہر اشتیاق احمد: جناب سپیکر! مجھے سمجھ نہیں آرہی کہ یہ کیوں نہیں پڑھ رہے؟ یہاں نیچے جز (ب) میں لکھا ہوا ہے کہ ضلع حافظ آباد میں ویٹرنری آفیسر کی 28 اسامیاں، ویٹرنری اسسٹنٹ کی سات اور AI ٹیکنیشنز کی 18 اسامیاں خالی ہیں اور یہ اسامیاں گزشتہ تین سال سے خالی ہیں۔ویٹرنری آفیسر کی اسامیوں کے لئے جیسے پہلے جواب دیا گیا تھا کہ ان کے لئے جون 2010 میں requisition کر دی گئی ہے۔اگر یہ نئی ڈسپنسریاں بھی تھیں پھر بھی گزشتہ تین سال سے یہ اسامیاں خالی تھیں تو اس کا مطلب ہے کہ یہ ڈسپنسریاں تین سال پہلے بن چکی تھیں۔اب پتا نہیں یہ نئی سے کیا مراد لیتے ہیں؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! انہیں بتائیں۔

وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! اس میں class IV کی تو بھرتی ہو گئی ہے لیکن اس سے اوپر کی اسامیوں پر ابھی پابندی ہے۔پابندی ہٹنے کے بعد فوراً بھرتی کر دی جائے گی۔ جہاں تک ویٹرنری ڈاکٹر ہیں تو ان کی پوسٹیں advertise ہو گئی ہیں اور ان کی employment بہت جلد ہو جائے گی اور ڈاکٹر تعینات ہو جائیں گے۔Support Service Programme کے تحت 28 نئی ویٹرنری ڈسپنسریاں بنی ہیں۔

جناب سپیکر: اب ہم اگلا سوال لیتے ہیں۔جی، آمنہ الفت صاحبہ!

چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: آپ کہیں fort میں رہتے ہیں ؟ اب ہم اس سوال سے آگے چلے گئے ہیں۔ جی، محترمہ آمنہ الفت!

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 3511 ہے۔ میری استدعا ہے کہ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گوشت کی پیداوار بڑھانے کی تفصیلات

*3511: محترمہ آمنہ الفت: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا گوشت کی پیداوار بڑھانے کے لئے درآمد شدہ نسل کشی کے ٹیکوں کو پنجاب میں استعمال کیا جا رہا ہے، اگر ہاں تو سال 2006 سے اب تک ان ٹیکوں کی وجہ سے کیا بہتر اثرات مرتب ہوئے ہیں؟

(ب) یہ بھی بتایا جائے کہ دودھ کی پیداوار بڑھانے کے لئے حکومت کن خصوصی منصوبوں پر کام کر رہی ہے، تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) صوبائی حکومت کے تحت (گوشت کی پیداوار بڑھانے) کے لئے بہادر نگر فارم پر استعمال کے لئے سال 2004 تا 2006 کے دوران 1168 ڈوز بیف سیمن خریدا گیا۔ تحقیق سے یہ ثابت ہوا ہے کہ دیسی بچھڑوں میں وزن میں اضافہ کی صلاحیت 650 گرام یومیہ ہے جبکہ گوشت کی درآمدی نسل کے بچھڑوں کی وزن بڑھانے کی صلاحیت 1295 گرام سے 1500 گرام یومیہ ہے۔

چند ضلعی حکومتیں بھی اپنے طور پر ٹیکے خرید کر استعمال کر رہی ہیں۔ مثال کے طور پر ضلعی حکومت، لاہور نے سال 2006 سے اب تک 6500 نسل کشی کے ٹیکے خریدے جس میں سے 3500 ٹیکے استعمال ہوئے ان ٹیکوں کے استعمال کی وجہ سے بچھڑوں میں گوشت کی پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے۔

(ب) محکمہ لائیو سٹاک حکومتِ پنجاب کے زیرِ اہتمام دودھ کی پیداوار بڑھانے کے لئے متعدد منصوبوں پر کام جاری ہے بھینسوں کی افزائش کے لئے بفیلو ریسرچ انسٹیٹیوٹ بھونیکی (پتوکی)، ڈائریکٹوریٹ آف لائیو سٹاک فارمز اور لائیو سٹاک پروڈکشن ریسرچ انسٹیٹیوٹ بہادر نگر میں کام ہو رہا ہے۔ جس کے تحت اچھی نسل کے کٹڑے تحقیق اور جستجو کے بعد منتخب کئے جاتے ہیں اور اس کے بعد سیمن پروڈکشن یونٹ کے حوالے کر دیئے جاتے ہیں۔ ساہیوال اور چولستانی نسل کے لئے جھنگ اور جگیت پیر میں ادارے قائم کئے گئے ہیں۔

ان اداروں سے بھی اعلیٰ نسل کے بچھڑے منتخب کر کے سیمن پروڈکشن یونٹ کے حوالے کر دیئے جاتے ہیں۔

اس کے علاوہ اضافی تعداد میں دستیاب کٹڑے اور بچھڑے نجی فارموں کو بھی مہیا کئے جا رہے ہیں۔

جناب وزیرِاعلیٰ پنجاب کے خصوصی فنڈ سے غریب کاشتکاروں کے جانوروں کو فری ویکسین، فری ڈی وارمنگ اور فری نسل کشی کے علاوہ مفت ونڈا جات فراہم کئے جاتے ہیں۔

ان تمام اقدامات کی وجہ سے دودھ کی پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! میں نے سوال کے جز (ب) میں سوال کیا تھا کہ حکومت دودھ کی پیداوار بڑھانے کے لئے کن خصوصی منصوبوں پر کام کر رہی ہے تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے۔اس میں انہوں نے لکھا ہے کہ اعلیٰ نسل کے بچھڑے منتخب کر کے سیمن پروڈکشن یونٹ کے حوالے کر دیئے جاتے ہیں اس کے علاوہ اضافی تعداد میں دستیاب کٹڑے اور بچھڑے نجی فارموں کو بھی مہیا کئے جاتے ہیں اور جناب وزیر اعلیٰ پنجاب کے خصوصی فنڈ سے غریب کاشتکاروں کے جانوروں کو فری ویکسینیشن، فری ڈی وارمنگ اور فری نسل کشی کے علاوہ مفت ونڈا جات فراہم کئے جاتے ہیں۔میرا سوال یہ ہے کہ کیا یہ فری ویکسینیشن اور باقی ساری سہولیات بڑے بڑے نجی فارموں کے لئے ہیں یا جو لوگ چھوٹے پیمانے پر جانور پال رہے ہیں جن کی پنجاب بھر میں زیادہ تعداد ہے انہیں بھی یہ مراعات فراہم کی جا رہی ہیں؟

وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! وزیر اعلیٰ پنجاب نے 2008-09 میں ایک special initiative کے تحت 500 ملین یعنی 50 کروڑ روپے کی رقم عنایت کی اور اسے پورے پنجاب میں تقسیم کیا گیا۔جن چھوٹے farmers کے پاس پانچ بڑے جانور گائیں بھینسیں ہیں

اور بیس تک بھیڑ بکریاں ہیں- ہم نے زکوٰۃ کے فارموں سے، فوڈ سپورٹ سکیم اور دوسرے ذرائع سے چھوٹے farmers کا پتا کروایا ہے اور انہیں تلاش کر کے ان کے لئے ونڈا فری ہو گا، ڈی وارمنگ فری ہو گی، ویکسینیشن فری ہو گی اور انہیں میڈیسن بھی فری ملیں گی- اب پھر 10-2009 میں پانچ سو ملین روپیہ اور دیا ہے یعنی چھوٹے farmers پر ایک ارب روپیہ صرف کیا جا رہا ہے اور اس کی مانیٹرنگ کے لئے باقاعدہ میکنزم بنایا گیا ہے- اس کمیٹی میں ڈی سی او، ڈی ایل او اور ان کے علاوہ اور بھی اس کمیٹی کے ممبران ہیں اور ہم باقاعدہ اسے مانیٹر کر رہے ہیں اور چھوٹے farmers تک یہ سہولت پہنچائی جا رہی ہے-

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! کیا یہ کام شروع ہو چکا ہے یا ابھی یہ منصوبہ تکمیل کے مراحل میں ہے؟

وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ): لائیو سٹاک devolved محکمہ ہے، یہ ضلعی حکومت کے under تھا اور وہاں DCO ہیں- حکومت پنجاب نے animal population کی بنیاد پر وہاں پیسے پہنچا دیئے ہیں اور انہیں فراہمی شروع ہو گئی ہے- اگر کہیں کوئی شکایت ہے تو مجھے بتائیں میں اسے redress کروا دوں گا- جہاں تک ہم نے دیکھا ہے یہ پیسے وہاں پہنچ رہے ہیں اور انہیں یہ سہولیات میسر آ رہی ہیں-

جناب سپیکر: اگلا سوال محترمہ خدیجہ عمر کا ہے-

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 3598 ہے- میری استدعا ہے کہ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے-

جناب سپیکر: جی، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے-

ضلع گجرات میں ویٹرنری ڈسپنسریوں ہسپتالوں کی تفصیلات

*3598: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات میں ویٹرنری ہسپتالوں / ڈسپنسریوں میں سال 09-2008 کے دوران کتنے بیمار جانوروں کا علاج کیا گیا؟

(ب) ادویات کی مد میں کتنی رقم رکھی گئی اور کتنی خرچ ہوئی؟

(ج) ویٹرنری ہسپتالوں / ڈسپنسریوں کی بلڈنگز کی صورتحال کیا ہے؟

وزیر لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) ضلع گجرات میں سال 2008-09 میں 192926 بیمار جانوروں کا علاج کیا گیا۔

(ب) سال 2008-09 میں 8.951 ملین روپے ادویات کی مد میں مختص کئے گئے اور تمام رقم خرچ کر دی گئی۔

(ج) ویٹرنری ہسپتالوں / ڈسپنسریوں کی بلڈنگز کی صورتحال تسلی بخش ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! انہوں نے بتایا ہے کہ ادویات کی مد میں ٹوٹل 8.951 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔ اگر بعض دفعہ اس سے زیادہ ضرورت پیش آئے تو اس میں کیا طریق کار ہے، یہ بھی بتادیں کہ وہاں ویٹرنری ڈاکٹروں کی کتنی تعداد ہے اور کس ratio سے ڈاکٹروں کی تعداد رکھی گئی ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرا بھی ضمنی سوال ہے۔ منسٹر صاحب اکٹھا جواب دے دیں گے۔

جناب سپیکر: آپ ابھی صبر کریں اور ان کے سوال کا جواب آنے دیں۔

وزیر لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! سوال کا کیا نمبر ہے؟

جناب سپیکر: سوال نمبر 3598 ہے۔

وزیر لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ): محترمہ نے سوال میں پوچھا ہے کہ اس مد میں کتنی amount رکھی گئی ہے تو یہ رقم 8.951 ملین روپے ہے یعنی ادویات کی مد میں 89 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر: وہ یہ بھی پوچھ رہی ہیں کہ کتنے ڈاکٹر ہیں؟

وزیر لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ): جناب والا! محترمہ اپنا سوال دہرا دیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! منسٹر صاحب بتائیں کہ وہاں کتنے ڈاکٹر ہیں، کتنے جانوروں کا علاج کیا گیا ہے اور یہ رقم کتنے عرصے میں خرچ ہوئی ہے، کیا یہ رقم پورے سال میں خرچ ہوئی ہے یا اس کے بعد بھی

انہیں مزید رقم کی ضرورت پڑی ہے اگر مزید رقم کی ضرورت پڑی ہے تو انہوں نے اس کا کیا بندوبست کیا ہے؟

وزیر لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! وہاں ڈاکٹروں کی تعداد 26 ہے اور وہاں ضرورت کے مطابق رقم فراہم کی گئی ہے۔ اگر کہیں کوئی مسئلہ ہے تو مجھے بتائیں میں وہ حل کرا دوں گا۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ اگر کہیں کوئی مسئلہ ہے تو اس کی نشاندہی فرمادیں تو وہ اسے حل کروادیں گے۔

وزیر لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ): وہاں 26 ویٹرنری ڈاکٹر موجود ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے، مہربانی۔ محترمہ اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔

جناب اللہ رکھا: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔۔۔

جناب سپیکر: حضرت! آپ تشریف رکھیں۔ یہ بات آپ سے متعلقہ نہیں ہے بلکہ ادھر سے بات آ رہی ہے اور آپ کو بات کی سمجھ آنی چاہئے۔

جناب اللہ رکھا: میری بڑی ضروری بات ہے۔

جناب سپیکر: ضروری بات ہے تو محنت کر لیا کیجئے۔ کسی کے کندھوں پر رکھ کر نہ چلایا کریں۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! میرا بھی اس سوال سے متعلق ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! سوال کے جز(ج) میں پوچھا گیا ہے کہ "ویٹرنری ہسپتالوں/ ڈسپنسریوں کی بلڈنگز کی صورتحال کیا ہے" اس کے جواب میں کہا گیا ہے کہ "ویٹرنری ہسپتالوں/ ڈسپنسریوں کی بلڈنگز کی صورتحال تسلی بخش ہے" تو کیا تسلی بخش قرار دینے کے لئے کوئی criteria یا معیار بنایا گیا ہے؟

وزیر لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! میں نے محکمہ سے پوچھا ہے۔ انہوں نے یہی بتایا ہے کہ annual repair ہوتی ہے لیکن سب ویٹرنری ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں کی عمارتیں ٹھیک حالت میں ہیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! سوال نمبر 3599 ہے

جناب سپیکر: کیا اس کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے؟

محترمہ خدیجہ عمر: جی، ہاں! اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع گجرات، انسداد بے رحمی حیوانات، چالان و دیگر تفصیلات

*3599: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

یکم جنوری 2007 سے آج تک ضلع گجرات میں انسداد بے رحمی حیوانات نے کل کتنے چالان کئے، کتنے چالان عدالت میں پیش کئے اور کتنے زیر التواء ہیں؟

وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ):

یکم جنوری 2007 سے آج تک ضلع گجرات میں انسدادِ بے رحمی حیوانات نے کل 1594 چالان کئے، 1594 چالان ہی عدالت میں پیش کئے گئے اور 263 چالان پر فیصلہ ہو گیا اور 1331 چالان زیرِ التواء ہیں۔

ضلع گوجرانوالا کے سٹاف کی اضافی ڈیوٹی ہفتہ میں دو دن کے لئے ضلع گجرات لگا دی گئی ہے تا کہ تنظیمِ انسدادِ بے رحمی حیوانات کا کام متاثر نہ ہو اور زیرِ التواء چالانوں کی پیروی کی جا سکے۔ مزید برآں نئے عملے کی بھرتی کے لئے انٹرویو ہو چکے ہیں اور تقرری آخری مراحل میں ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میرا پہلا ضمنی سوال تو یہ ہے کہ کتنا نیا عملہ بھرتی کیا جا رہا ہے، دوسرا جواب میں لکھا گیا ہے کہ "تقرری آخری مراحل میں ہے" تو آخری مراحل سے کیا مراد ہے؟ اس کے ساتھ ہی جو عملہ وہاں پر تعینات کیا جائے گا اس کے ranks کیا ہیں، کون سے گریڈ کے لوگ بھرتی کئے جا رہے ہیں اگر وزیر موصوف اس کی کوئی حتمی تاریخ بتا دیں تو بڑی مہربانی ہو گی؟

وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! اس میں گریڈ۔16 کا ایک چیف انسپکٹر ہوتا ہے۔ گریڈ۔15 کا ایک ڈپٹی چیف انسپکٹر ہوتا ہے۔ سینئر انسپکٹر گریڈ۔14 میں ہے اور

جونیئر انسپکٹر کا گریڈ-6 ہے۔ کل 24 انسپکٹر ہوتے ہیں۔ اس وقت 13 تعینات ہیں جبکہ 11 اسامیاں خالی ہیں۔ ان اسامیوں کو advertise کر دیا گیا ہے اور جلد ہی ان کی بھرتی ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: محترمہ نے یہ بھی پوچھا ہے کہ نئی بھرتیوں کا معاملہ کہاں تک پہنچ چکا ہے؟

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! یہاں جواب میں لکھا ہوا ہے کہ "تقرری آخری مراحل میں ہے" تو اس آخری مراحل سے کیا مراد ہے، دوسرا 1331 زیر التواء چالانوں کو جلد از جلد نمٹانے کے لئے کیا procedure adopt کیا گیا ہے؟

وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! چھ نئی اسامیوں کی بھرتی کے لئے اخبار میں اشتہار دیا جا چکا ہے اور اس سلسلے میں انٹرویو کی تاریخ بھی مقرر ہو گئی ہے، جلد ہی یہ بھرتیاں مکمل کر لی جائیں گی۔ دوسرا 1331 زیر التواء چالانوں کے حوالے سے یہ عرض کروں گا کہ پہلے وہاں پر کوئی انسپکٹر تعینات نہیں تھا۔ میں نے اس سے متعلقہ دو آدمیوں کو چارج شیٹ کیا ہے۔ اب یہ pending cases ٹرائل کورٹ کے پاس پہنچ گئے ہیں اور ان cases کو speedy trial کے ذریعے جلد نمٹا دیا جائے گا۔

چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ) جناب سپیکر! میں اس حوالے سے بڑا important ضمنی سوال پوچھنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، میں آپ کو ضمنی سوال کے لئے ایک منٹ دے رہا ہوں۔

چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ) جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ انسداد بے رحمی حیوانات کے تحت جو چالان ہوتے ہیں یہ کس قانون کے تحت ہوتے ہیں، دوسرا میں وزیر صاحب سے یہ بھی پوچھنا چاہوں گا کہ انسداد بے رحمی حیوانات کو انگلش میں کیا کہتے ہیں؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب انگلش میں ترجمہ کرنے کے لئے نہیں ہیں۔ میں آپ کے سوال کو rule out کرتا ہوں۔ تشریف رکھیں۔ اگلا سوال محمد محسن خان لغاری صاحب کا ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! سوال نمبر 3601 ہے

جناب سپیکر: کیا اس کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے؟

جناب محمد محسن خان لغاری: جی ہاں، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ اس کو پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ڈیرہ غازی خان ویٹرنری ہسپتال میں سٹاف و دیگر تفصیلات

*3601: جناب محمد محسن خان لغاری: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ڈیرہ غازی خان ویٹرنری ہسپتال میں کتنا عملہ کام کر رہا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ جانوروں کے لئے دوائیاں اور عملہ ضرورت کے مطابق دستیاب نہ ہے کیا حکومت ضرورت کے مطابق ادویات اور عملہ دینے کے لئے تیار ہے اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) کتنی منظور شدہ اسامیاں خالی ہیں اور کب سے؟

وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) ڈیرہ غازی خان کے ویٹرنری ہسپتال میں ایک ویٹرنری آفیسر اور 10 دیگر ملازمین پر مشتمل سٹاف کام کر رہا ہے

(ب) جانوروں کے لئے ادویات اور عملہ ضرورت کے مطابق موجود ہے اور حکومت ضرورت کے مطابق ادویات فراہم کر رہی ہے۔

(ج) ضلعی ہسپتال ڈیرہ غازی خان میں کوئی اسامی خالی نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

جناب محمد محسن خان لغاری: میں کوئی ضمنی سوال پوچھنا نہیں چاہتا۔

جناب سپیکر: شاباش، محسن لغاری صاحب جواب سے مطمئن ہیں۔ اگلا سوال محترمہ آمنہ الفت صاحبہ کا ہے۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! سوال نمبر 3670 ہے۔ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صارفین کو خالص وارزاں دودھ کی فراہمی کا مسئلہ

*3670: محترمہ آمنہ الفت: کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پاکستان دودھ کی پیداوار کے لحاظ سے دنیا کا پانچواں بڑا ملک ہے-اس کے باوجود خالص اور ملاوٹ سے پاک دودھ دستیاب نہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مویشی پالنے والے حضرات زیادہ دودھ حاصل کرنے کے لئے بھینسوں کو انجکشن لگاتے ہیں جس سے دودھ استعمال کرنے والوں کے جسموں پر مضر اثرات ہوتے ہیں؟

(ج) اگر مذکورہ جزہائے کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت ڈیری فارمنگ کے فروغ کے لئے کون سے خصوصی انتظامات واقدامات اٹھا رہی ہے تاکہ صارفین کو خالص دودھ ارزاں نرخوں پر فراہم ہو سکے؟

وزیر لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔ دودھ کی کوالٹی کنٹرول کرنے کے لئے محکمہ امورِ حیوانات کے پاس اختیار نہ ہے۔ یہ اختیار پیور فوڈ ایکٹ کے تحت محکمہ صحت کے پاس ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ کچھ مویشی پال حضرات زیادہ دودھ حاصل کرنے کے لئے آکسی ٹوسن ہارمون کا انجکشن بھینسوں کو لگاتے ہیں لیکن ان ٹیکوں سے حاصل کردہ دودھ استعمال کرنے سے انسانوں کی صحت پر کوئی مضر اثرات مرتب نہیں ہوتے، کیونکہ ابالنے سے ٹیکے کا اثر دودھ میں سے زائل ہو جاتا ہے اور اگر استعمال کئے گئے دودھ میں اس ہارمون کی باقیات موجود بھی ہوں تو وہ انتڑیوں میں زائل ہو جاتی ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج)

(1) مصنوعی نسل کشی کے لئے تمام اضلاع میں مصنوعی نسل کشی کے مراکز قائم کر دیئے گئے ہیں۔ جہاں ویٹرنری آفیسر اور اے آئی ٹیکنیشن ہمہ وقت بہترین سیمن فراہم کر کے بریڈ امپرو ومنٹ میں اپنا کردار ادا کر رہے ہیں۔

(2) ٹیکنیکل رہنمائی فراہم کرنے کے لئے پنجاب کے تمام ضلعی دفاتر میں فارمرز کو ہر ممکن مدد فراہم کرنے کے لئے ویٹرنری سٹاف موجود ہے۔ مزید برآں محکمہ کی ہیلپ لائن: 0800-78686 اور 0800-78685 پر ہر ممکن مناسب مشورے دستیاب ہیں۔

(3) پنجاب میں متعدد لائیوسٹاک فارموں میں ساہیوال، چولستانی نسل کو بچانے اور ترقی دینے کے لئے کافی مفید اور نتیجہ خیز کام سر انجام پا رہا ہے۔ علاوہ ازیں نیلی راوی بھینس کی نسل کے بچاؤ اور ترقی کے لئے بفیلو ریسرچ انسٹیٹیوٹ پتو کی میں ریسرچ کا کام ہو رہا ہے جو ڈیری فارمنگ کے لئے گراں قدر خدمات سر انجام دے رہا ہے۔

ان اقدامات کے نتیجے میں دودھ کی پیداوار بڑھانے میں خاطر خواہ مدد ملے گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! میں نے جز (الف) میں پوچھا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ پاکستان دودھ کی پیداوار کے لحاظ سے دنیا کا پانچواں بڑا ملک ہے اس کے باوجود خالص اور ملاوٹ سے پاک دودھ دستیاب نہ ہے؟ محکمہ کی طرف سے اس کا جواب آیا ہے کہ "دودھ کی کوالٹی کنٹرول کرنے کے لئے محکمہ امور پرورش حیوانات کے پاس اختیار نہ ہے۔ یہ اختیار Pure Food Act کے تحت محکمہ صحت کے پاس ہے" یعنی محکمہ نے اس کا جواب نہیں دیا کیونکہ یہ اختیارات محکمہ صحت کے پاس ہیں۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس کے اختیارات محکمہ صحت کے پاس کیوں ہیں، دوسرا کیا محکمہ صحت اس سلسلے میں محکمہ لائیوسٹاک کے ساتھ کوئی coordination رکھتا ہے تاکہ pure دودھ فراہم کرنے کے لئے کوئی منصوبہ بندی ہو سکے، کوئی check and balance ہو سکے، کیا coordination کرنے کے لئے کوئی تجویز زیر غور ہے؟

جناب سپیکر: یہ اختیار محکمہ خوراک کے پاس کیوں ہے اس کا جواب وہ نہیں دے سکتے، اس کا جواب تو آپ کو دینا چاہئے کیونکہ یہ اختیارات آپ خود ہی دیتے ہیں؟

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! میں پچھلی اسمبلی میں نہیں تھی اس لئے یہ اختیار میں نے نہیں دیا۔ میرے سوال کے دوسرے حصے کا جواب ابھی نہیں آیا کہ محکمہ اس سلسلے میں محکمہ لائیوسٹاک کے ساتھ کیا coordination اختیار کرتا ہے؟

وزیر لائیوسٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! پاکستان دنیا کا پانچواں بڑا دودھ پیدا کرنے والا ملک ہے اور اس کی کل production 41 billion litres ہے جس کا 60 فیصد پنجاب پیدا کرتا ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! محترمہ نے جو سوال پوچھا ہے اس کا جواب دیں۔

وزیر لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ(ملک احمد علی اولکھ):جناب سپیکر!میں ادھر ہی آ رہا ہوں۔میں یہ عرض کر رہا تھا کہ اس میں سے 5فیصد دودھ process ہوتا ہے باقی raw دودھ لوگ ڈبوں میں فروخت کرتے ہیں۔جہاں تک co-ordination کی بات ہے تو محکمہ صحت کے علاوہ T.M.A کا بھی یہ function ہے،وہ دودھ کا sample لیتے ہیں اور آگے چالان کے لئے بھیجتے ہیں۔محکمہ لائیو سٹاک کا کام دودھ اور گوشت کی پیداوار بڑھانا ہے۔محکمہ لائیو سٹاک دودھ کی کوالٹی کو کنٹرول نہیں کرتا۔دودھ کی کوالٹی کو کنٹرول کرنا T.M.A کا کام ہے۔

جناب سپیکر:اصل میں محترمہ نے یہ پوچھا ہے کہ کیا ان کی آپ کے محکمہ کے ساتھ کوئی co-ordination ہو سکتی ہے یا نہیں؟

وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ(ملک احمد علی اولکھ):جناب سپیکر!میں نے آج ہی سیکرٹری لائیو سٹاک سے کہا ہے کہ بے شک یہ function ضلعی گورنمنٹ کا ہے،بے شک یہ T.M.A کا function ہے لیکن ہمیں بھی اس میں intervene کرنا چاہئے۔ہم سوچ بچار کر کے اس کے لئے اپنی کوئی coordination پیدا کریں گے۔

محترمہ آمنہ الفت:جناب سپیکر!میرا جز(ج)کے بارے میں بھی ایک چھوٹا سا ضمنی سوال ہے۔یہاں جواب میں بتایا گیا ہے کہ "نیلی راوی بھینس کی نسل کے بچاؤ اور ترقی کے لئے۔بیفلو ریسرچ انسٹیٹیوٹ پتوکی میں ریسرچ کا کام ہو رہا ہے جو کہ ڈیری فارمنگ کے لئے گراں قدر خدمات سر انجام دے رہا ہے" تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا یہ ایک بیفلو ریسرچ انسٹیٹیوٹ پورے پنجاب کے لئے کافی ہے؟

وزیر لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ(ملک احمد علی اولکھ):جناب سپیکر!بیفلو ریسرچ انسٹیٹیوٹ پتوکی کے پاس "بھونیکی" میں ہے۔یہ آپ کے ضلع میں ہے۔اس کو ہم نے کافی improve کیا ہے۔یہ نیلی راوی بھینس کی preservation, conservation کے لئے بنایا گیا ہے۔ان کے جو سانڈ ہوتے ہیں،جو male livestock ہوتے ہیں وہ ہم آگے farmers کو دیتے ہیں۔جو elite جانور بنتے ہیں ان کے لئے ایک طریق کار بنایا گیا ہے،اس کے parameters رکھے گئے ہیں۔جو proven bull ہوتے ہیں ان سے quality semen تیار کر کے آگے ہم پیداوار بہتر کرتے ہیں۔اس سے پورے پنجاب میں بڑی improvement آ رہی ہے۔اس کے لئے ہم نے 12 کروڑ روپے کا بجٹ رکھا ہے۔اس کے علاوہ ہمارا ایک Research Centre for Conservation of Sahiwal

cattle کے لئے بھی کام کر رہا ہے۔اس پر بھی ہمارا محکمہ 14 کروڑ روپے خرچ کر رہا ہے۔ساہیوال نسل کے cattle کو conserve کرنے کے لئے جو طریق کار اپنایا گیا ہے اس سے بھی خاصی improvement آ رہی ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال شیر علی خان صاحب کا ہے۔

جناب شیر علی خان: جناب سپیکر! سوال نمبر 3675 ہے۔

جناب سپیکر: کیا اس کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے؟

جناب شیر علی خان: جی، ہاں اس کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔اس کو پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

افزائش نسل کے لئے مادہ تولید کو محفوظ کرنے کی تفصیلات

*3675: جناب شیر علی خان: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ افزائش نسل کے لئے مادہ تولید کو محفوظ کرنے کے لئے مائع نائٹروجن گیس اوپن مارکیٹ سے حاصل کی جا رہی ہے کس ادارے، فرم، کن شرائط پر، کتنے عرصہ، کتنی مقدار اور کتنی مالیت کی خرید کی گئی تفصیل مہیا کی جائے؟

(ب) اگر مذکورہ گیس خریدنے کے لئے اخبار میں اشتہار دیا گیا تو نقل فراہم کریں نیز جن افراد اور فرموں نے tender دیئے ان کے نام اور پتاجات کی تفصیل بیان کریں؟

وزیر لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) یہ درست ہے کہ افزائش نسل کے لئے مادہ تولید کو محفوظ کرنے کے لئے مائع نائٹروجن گیس اوپن مارکیٹ سے حاصل کی جا رہی ہے:۔

یہ گیس برائے سال 10-2009 میسرز غنی گیسز کمپنی لمیٹڈ، لاہور سے خریدی جا رہی ہے۔شرائط کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔مائع نائٹروجن گیس کی خرید کا معاہدہ میسرز غنی گیسز کمپنی لمیٹڈ، لاہور کے ساتھ ایک سال کے لئے کیا گیا ہے۔ یہ تقریباً 452,000 ہزار لٹر مائع نائٹروجن گیس پورے سال 10-2009 کے لئے ہے۔ مائع نائٹروجن گیس کی کل مالیت تقریباً -/4,455,000 روپے تک بنتی ہے۔

(ب) مائع نائٹروجن گیس کی خرید کے لئے ڈائریکٹر، پبلک ریلیشن، لاہور کے ذریعے باقاعدہ دو اخبارات میں اشتہار دیا گیا تھا جن کی کاپیاں ایوان کی میز پر رکھ دی گئیں ہیں اور یہ گیس مبلغ 9.90روپے فی لٹر کے حساب سے محکمہ خرید کر رہا ہے۔

جن فرموں نے ٹینڈر دیئے ان کے ناموں اور پتاجات کی تفصیل درج ذیل ہے:

1. میسرز بی او سی (BOC) لمیٹڈ، شالامار لنک روڈ، مغلپورہ، لاہور
2. میسرز فائن گیس لمیٹڈ، کوٹ لکھپت، لاہور
3. میسرز میڈی گیس لمیٹڈ، لاہور
4. میسرز غنی گیسز کمپنی لمیٹڈ، لاہور
5. میسرز شریف لمیٹڈ کمپنی، لاہور

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

جناب شیر علی خان: جناب سپیکر! انہوں نے جواب میں لکھا ہے کہ "جن فرموں نے ٹینڈر دیئے ہیں ان کے ناموں اور پتاجات کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

1. میسرز بی او سی (BOC) لمیٹڈ، شالامار لنک روڈ، مغلپورہ، لاہور
2. میسرز فائن گیس لمیٹڈ، کوٹ لکھپت، لاہور
3. میسرز میڈی گیس لمیٹڈ، لاہور
4. میسرز غنی گیسز کمپنی لمیٹڈ، لاہور
5. میسرز شریف لمیٹڈ کمپنی، لاہور

جناب سپیکر! کیا یہ لاہور کے علاوہ کوئی اور کمپنی ٹینڈر میں حصہ نہیں لے سکتی؟

جناب سپیکر: میرا خیال ہے کہ ایسی کوئی پابندی تو نہیں ہو سکتی۔

جناب شیر علی خان: میرا سوال یہ ہے کہ انہوں نے بتایا ہے کہ 10-2009 کا ٹھیکہ غنی کمپنی کو دیا گیا ہے کیا 09-2008 کا ٹھیکہ بھی اسی کمپنی کو دیا گیا تھا اور انہوں نے 11-2010 کا ٹھیکہ کس کمپنی کو دیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، اولکھ صاحب!

وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! پہلے BOC Company کی monopoly تھی اب open tenders ہوئے ہیں اور rates بہت کم ہوئے ہیں اس دفعہ یہ ٹھیکہ competition میں غنی گیسز لمیٹڈ کو 9.90 روپے میں ملا ہے۔ یہی registered companies ہیں اور لاہور سے باہر کی کمپنیاں اس میں شامل نہیں ہیں۔

جناب شیر علی خان: جناب سپیکر! پہلے یہ ٹھیکہ B.O.C کو دیتے تھے انہوں نے پچھلے سال ٹھیکہ غنی گیسز کو دیا تھا کیا اس سال بھی انہوں نے اس کا ٹھیکہ غنی گیسز کو دیا ہے اور اب بھی 9.90 روپے rate ہے یا rate اس سے بڑھ گیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر صاحب!

وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! اس کا ٹھیکہ پچھلے سال BOC کے پاس تھا اور اس وقت یہ ٹھیکہ غنی گیسز کے پاس ہے۔

رانا محمد افضل خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! میں آپ سے دست بستہ گزارش کرتا ہوں کہ ہم نے ایک کمیٹی میں بیٹھ کر یہ فیصلہ کیا ہوا ہے کہ ہمارے دوست during Question Hour کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں کریں گے۔

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! اگر ایوان میں کوئی غلط بات ہو رہی ہو تو پھر ہم اس کے لئے کیا کریں؟

جناب سپیکر: Question Hour میں نہیں، آپ اس کی نشاندہی بعد میں کر دیں۔ اگر کوئی ضمنی سوال ہے تو وہ آپ کر سکتے ہیں؟

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! اس سوال پر میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ بار بار یہ پوچھا جا رہا ہے کہ یہ ٹھیکہ کس کو دیا۔ جب ٹینڈر ہوتا ہے تو ٹھیکہ لینے والی کمپنی اپنی bid کے زور پر ٹھیکہ لیتی ہے، حکومت کسی کمپنی کو ٹھیکہ دیتی نہیں ہے۔

وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! میرے بھائی شیر علی خان صاحب کو تھوڑا سا confusion ہوا ہے جو میں clear کرتا ہوں۔ یہ ٹھیکہ 09-2008 میں B.O.C کے پاس تھا، 10-2009 میں غنی گیسز کے پاس تھا اور اس سال بھی یہ ٹھیکہ غنی گیسز کے پاس ہے۔

جناب سپیکر: Next Question محمد شفیق خان صاحب کا ہے۔۔۔ وہ خود بھی نہیں ہیں اور ان کے behalf پر بھی کوئی نہیں ہے تو اس کو چھوڑ دیتے ہیں۔ اگلا سوال خواجہ محمد اسلام صاحب کا ہے۔

خواجہ محمد اسلام: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 3829 ہے۔

ضلع فیصل آباد کے لئے سالانہ گرانٹ و دیگر تفصیلات

*3829: خواجہ محمد اسلام: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع فیصل آباد محکمہ امور پرورش حیوانات کو مالی سال 08-2007 اور 09-2008 کے دوران کتنی گرانٹ سالانہ فراہم کی گئی ہے؟

(ب) کتنی رقم ان سالوں کے دوران کن کن ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں کی عمارات کی تعمیر پر خرچ ہوئی؟

(ج) کتنی رقم سرکاری گاڑیوں کی مرمت اور تیل پر خرچ ہوئی؟

(د) کتنی رقم گریڈ 11 سے اوپر کے ملازمین کے ٹی اے / ڈی اے پر خرچ ہوئی؟

(ہ) کتنی رقم ان سالوں کے دوران سرکاری ملازمین کی تنخواہوں کی ادائیگی پر خرچ ہوئی؟

وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) مالی سال 08-2007| اور 09-2008 کے دوران فراہم کی گئی گرانٹ کی تفصیل درج ذیل ہے:-

2007-08	108.1036 ملین روپے
2008-09	125.5121 ملین روپے

(ب) سال 08-2007 کے دوران ضلعی حکومت کی طرف سے تقریباً 4.02 ملین روپے منظور ہوئے اور مندرجہ ذیل ہسپتالوں کی تعمیر پر خرچ ہوئے۔

-1	چک نمبر 221 گ ب	0.9 ملین روپے
-2	چک نمبر 225 گ ب	1.542 ملین روپے
-3	چک نمبر 218 گ ب	0.602 ملین روپے
-4	چک نمبر 118 ج ب	0.386 ملین روپے

5- چک نمبر 175 گ ب 0.800 ملین روپے

سال 09-2008 کے دوران ہسپتالوں کی مرمت وغیرہ کی مد میں ضلعی حکومت کی طرف سے مبلغ 1.689 ملین روپے مندرجہ ذیل ہسپتالوں کی مرمت کے لئے خرچ کئے گئے۔

1- ویٹرنری ہسپتال ماموں کانجن

2- ڈجکوٹ

3- ڈسٹرکٹ لائیوسٹاک آفیسر آفس

4- مرکز مصنوعی نسل کشی کھرڑیانوالہ

جبکہ ADP سکیم برائے سال 09-2008 کے دوران ضلعی حکومت کی طرف سے 18.4 ملین فنڈز منظور ہوئے ہیں 29 بلڈنگ کی مرمت کے نئے ٹینڈر کال کئے گئے تھے مرمت کا کام مکمل ہو گیا ہے اس طرح پنجاب حکومت کی طرف سے بھی 10 ملین روپے کے فنڈز فراہم کئے گئے تھے اور 10 بلڈنگز کی مرمت کا کام مکمل ہو چکا ہے۔

(ج) سرکاری گاڑیوں کی مرمت اور تیل پر خرچ کی گئی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے۔ سال 08-2007 میں مرمت پر 0.129 ملین روپے اور تیل پر 0.337 ملین روپے سال 09-2008 میں مرمت پر 0.150 ملین روپے اور تیل پر 0.428 ملین روپے خرچ ہوئے۔

(د) گریڈ 11 سے اوپر کے ملازمین کو TA/DA کی مد میں خرچ کی جانے والی رقم کی تفصیل ذیل میں درج ہے:-

سال 08-2007 میں خرچ 0.363 ملین روپے

سال 09-2008 میں خرچ 0.294 ملین روپے

(ہ) سال 08-2007 اور 09-2008 کے دوران سرکاری ملازمین کی تنخواہوں پر خرچ ہونے والی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے:-

سال 08-2007	80.8196 ملین روپے
سال 09-2008	100.7150 ملین روپے

خواجہ محمد اسلام: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے جواب میں کہا ہے کہ ہمیں 08-2007 میں 108 ملین روپے اور 09-2008 میں 125 ملین روپے grant ملی ہے لیکن انہوں نے اس کا break up نہیں بتایا کہ یہ رقم کہاں پر خرچ کی ہے؟

جناب سپیکر: خواجہ صاحب! اگر آپ نے break up کا پوچھنا ہے تو پھر آپ کو نیا سوال کرنا پڑے گا۔

خواجہ محمد اسلام: جناب سپیکر! آپ اگر اس کا حصہ (ب) پڑھیں گے تو آپ کو پتا چلے گا کہ ضلعی حکومت کی طرف سے 4 ملین روپے منظور ہوئے جس میں سے چک نمبر 221 میں 0.9 ملین روپے، چک نمبر 225 میں 1.5 ملین روپے اور چک نمبر 218 میں 0.6 ملین روپے خرچ ہوئے تو اس 4 ملین روپے کا تو انہوں نے break up دیا ہے لیکن اوپر ان کو جو 125 ملین روپے یا 108 ملین روپے ملے ہیں ان کا کوئی break up نہیں دیا گیا۔ ہمیں پتا چلنا چاہئے کہ انہوں نے یہ رقم کہاں پر خرچ کی ہے؟

جناب طاہر احمد سندھو: جناب سپیکر! وزیر صاحب اس کے ساتھ ہی میرا ضمنی سوال بھی سن لیں اور وزیر صاحب ان دونوں سوالات کا اکٹھا جواب دے دیں۔ پچھلے Financial Year میں insemination کی total cost کیا تھی؟ میں آپ کی وساطت سے House کو بتانا چاہتا ہوں کہ یہ بالکل failure ہے اور میں نے اس کو اپنے farm پر practically آزمایا ہے جس میں loss ہوا ہے اور یہ loss Livestock Department کی وجہ سے ہوا ہے اور سب لوگوں کے ساتھ اسی طرح ہی ہوا ہے۔ یہ باہر سے insemination import کرتے ہیں تو وہ result نہیں دیتے یا ان کے پاس trained personals نہیں ہیں تو زمیندار ultimately loss میں جا رہے ہیں تو وزیر موصوف بتا دیں کہ اس پر ان کی کتنی cost آ رہی ہے اور اس کا فائدہ کیا ہے؟

جناب سپیکر: وزیر صاحب! آپ کو اس پر بہت دھیان دینا چاہئے ایک تو expired date کا خیال کرنا چاہئے اس کے ساتھ ساتھ اگر آپ کے پاس proven bull کے semens نہیں ہیں تو پھر اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے کیونکہ اس طرح کے تو آپ کے پاس بھی ہیں۔ معزز ممبر نے جو بات کی ہے اس کی inquiry کروائیں تاکہ پتا چلے کہ انہیں کہیں سے غلط semens کیوں ملے ہیں اور اس کا خمیازہ کس کو بھگتنا پڑے گا؟

وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! ہم semens لے کر انہیں Liquid Nitrogen میں preserve کر کے یہاں shift کرتے ہیں اس میں 75 results percent آ رہے ہیں اور یہ local semens ہیں۔ اب ہم نے Military Farm Okara کے ساتھ public partnership کے تحت joint venture کیا ہے ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب وہاں گئے تھے اس کے ذریعے سے semens کے مسئلے کو بہتر انداز میں حل کیا جا رہا ہے اس پر حکومت بڑی focus کر رہی ہے اور یہ natural semens ہوں گے کیونکہ اس کے 95 percent result ہیں اور اس کی بڑے اچھے طریقے سے دیکھ بھال کی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر! خواجہ صاحب نے break up کے حوالے سے سوال کیا ہے تو میں بتاتا چلوں کہ ویٹرنری ہسپتال ماموں کانجن کے لئے 0.629 ملین روپے، مرکز مصنوعی نسل کشی کھرڑیانوالا کے لئے 0.1 ملین روپے، ڈجکوٹ کے لئے 0.76 ملین روپے، ڈسٹرکٹ لائیوسٹاک آفیسر آفس کے لئے 0.2 ملین روپے اور باقی چکوک کا break up بھی اس سوال کے جواب میں موجود ہے۔

جناب سپیکر: خواجہ صاحب! Next Question بھی آپ کا ہے اور Question Hour ختم ہونے میں دو منٹ رہ گئے ہیں اس میں آپ اپنی بات کر لیں۔

خواجہ محمد اسلام: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 3831 ہے۔

ضلع فیصل آباد میں ویٹرنری ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3831: **خواجہ محمد اسلام:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ کے کتنے ویٹرنری ہسپتال اور ڈسپنسریاں کس کس جگہ کام کر رہی ہیں؟

(ب) ان ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں میں کس کس گریڈ کی اسامیاں خالی ہیں نیز یہ اسامیاں کب تک پُر کر دی جائیں گی؟

(ج) ان ویٹرنری سنٹروں اور ہسپتال کو سال 08۔2007 اور 09۔2008 کے دوران کتنی رقم سالانہ فراہم کی گئی تھی؟

وزیر لائیوسٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) ضلع فیصل آباد میں ویٹرنری ہسپتال اور ڈسپنسریوں کی تفصیل اور مقام جہاں جہاں واقع ہیں درج ہیں۔

ہسپتال=	38
ڈسپنسریاں=	50
مرکز مصنوعی نسل کشی=	09
ذیلی مراکز مصنوعی نسل کشی=	46

تفصیل ویٹرنری ہسپتال / ڈسپنسری ضلع فیصل آباد ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) خالی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ویٹرنری اسسٹنٹ پراونشل=12 سکیل نمبر9
ویٹرنری اسسٹنٹ ضلع کونسل=4 سکیل نمبر9
آرٹیفیشل انسیمینیشن ٹیکنیشن=2 سکیل نمبر9
ماشکی=5 سکیل نمبر1
سویپر=2 سکیل نمبر1
مالی=3 سکیل نمبر1

ویٹرنری اسسٹنٹ پراونشل کی12اسامیوں پر تعیناتی ہو چکی ہے بقایا ضلع کونسل کیڈر کی اسامیاں خالی ہیں۔

(ج) کسی ہسپتال کو علیحدہ فنڈز نہیں دیئے جاتے ہیں تاہم ضلعی سطح پر فنڈز کی فراہمی درج ذیل ہے۔

سال08۔2007= 108.036ملین روپے
سال09۔2008= 125.512ملین روپے

خواجہ محمد اسلام: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال صرف یہی ہے کہ انہوں نے کہا ہے کہ صوبے کی 12 سیٹیں پُر ہو گئی ہیں اور جو ضلع کیڈر کی ہیں وہ ابھی خالی ہیں۔ میں جناب منسٹر سے پوچھنا چاہوں گا کہ ان کا وہ سیٹیں کب تک پُر کرنے کا ارادہ ہے؟

وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! ویٹرنری اسسٹنٹ کی 112 اسامیوں کے لئے ایکسپریس اخبار میں2009-05-08 کو اشتہار آیا تھا اور12۔ مئی کو انٹرویو ہوئے تھے اور2009-10-16 کو آرڈر ہو چکے ہیں۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ضلع راولپنڈی میں ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3678: جناب محمد شفیق خان: کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) راولپنڈی ضلع میں کتنے ویٹرنری ہسپتال اور ڈسپنسریاں ہیں؟

(ب) 2006-07 سے اب تک مذکورہ ویٹرنری سنٹروں کو فراہم کردہ گرانٹ کی تفصیل فراہم کریں؟

(ج) کتنے سنٹروں میں ڈی وی ایم ڈاکٹرز کی اسامیاں خالی ہیں؟

(د) مذکورہ سنٹروں میں خالی اسامیوں کو کب تک پُر کر دیا جائے گا؟

وزیر لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) ضلع راولپنڈی میں 13 ویٹرنری ہسپتال اور 23 ویٹرنری ڈسپنسریاں ہیں۔

(ب) ضلعی حکومت کی طرف سے 2006-07 سے اب تک مذکورہ ویٹرنری سنٹروں کو فراہم کردہ گرانٹ کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

سال 2006-07	3.00 ملین روپے
سال 2007-08	3.00 ملین روپے
سال 2008-09	3.00 ملین روپے
سال 2009-10	6.00 ملین روپے
کل رقم (چار سالوں میں)	15.00 ملین روپے

(ج) ضلع راولپنڈی میں 14 ڈی وی ایم ڈاکٹرز کی اسامیاں خالی ہیں۔

(د) مذکورہ ہسپتالوں میں ویٹرنری آفیسر کی بھرتی پنجاب پبلک سروس کمیشن کی طرف سے ہوتی ہے ان کے انٹرویو ہو چکے ہیں اور آرڈرز کا اجراء تکمیل کے مراحل میں ہے لہذا یہ اسامیاں جلد پُر کر دی جائیں گی۔

محکمہ امور پرورش حیوانات میں ڈی جی
اور ڈائریکٹر کی منظور شدہ اسامیاں و دیگر تفصیلات

*4064: جناب محمد نوید انجم: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ امور پرورش حیوانات میں ڈی جی اور ڈائریکٹر کی منظور شدہ اسامیاں کتنی کس کس گریڈ اور field کی ہیں؟

(ب) ان اسامیوں پر تعیناتی کے لئے تجربہ اور تعلیمی قابلیت مع گریڈ بتائیں؟

(ج) ان اسامیوں پر تعینات ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور تجربہ بتائیں؟

(د) کتنے ملازمین مطلوبہ تعلیمی قابلیت، تجربہ اور گریڈ کے حامل نہ ہیں؟

(ہ) کیا حکومت ان اسامیوں پر مطلوبہ تعلیمی قابلیت، تجربہ اور گریڈ کے حامل افراد تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) محکمہ امور پرورش حیوانات پنجاب میں ڈائریکٹر جنرل سکیل 20 کی دو اسامیاں اور ڈائریکٹر سکیل نمبر 19 کی 18 منظور شدہ مستقل اسامیاں اور تین عارضی اسامیاں پراجیکٹ کی ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

ڈائریکٹر جنرل (توسیع) لائیو سٹاک، ڈائریکٹر جنرل (ریسرچ) لائیو سٹاک، ڈائریکٹر ہیڈ کوارٹر ڈائریکٹوریٹ جنرل (توسیع) لائیو سٹاک، ڈائریکٹر اینیمل ہیلتھ لاہور، ڈائریکٹر بارانی ایریا راولپنڈی، ڈائریکٹر بریڈ امپروومنٹ لاہور، ڈائریکٹر لائیو سٹاک فارمز لاہور، ڈائریکٹر سمال ریو مینینٹس ملتان، ڈائریکٹر ڈیزیز رپورٹنگ اینڈ سرویلینس پنجاب لاہور (عارضی)، ڈائریکٹر کمیونیکیشن اینڈ ایکسٹینشن لاہور (عارضی)، ڈائریکٹر پلاننگ اینڈ ایویلوایشن لاہور، ڈائریکٹر پنجاب سمال ہولڈر گوجرانوالہ، ڈائریکٹر ہیڈ کوارٹر بی آر آئی پتوکی، ڈائریکٹر خیری مورت اٹک، ڈائریکٹر لائیو سٹاک سروسز ٹریننگ سنٹر بہادر نگر اوکاڑہ، ڈائریکٹر ریسرچ سنٹر فار کنزرویشن آف ساہیوال کیٹل جھنگ، چیف ریسرچ آفیسر بفیلو ریسرچ انسٹیٹیوٹ پتوکی، سینئر ریسرچ آفیسر اینیمل نیوٹریشن سنٹر رکھ ڈیرہ چاہل لاہور، پراجیکٹ ڈائریکٹر

سپورٹ سروسز فار لائیو سٹاک فارمرز پنجاب لاہور، ڈائریکٹر VRI لاہور، ڈائریکٹر LPRI بہادر نگر، ڈائریکٹر پولٹری ریسرچ انسٹیٹیوٹ راولپنڈی، ایڈیشنل ڈائریکٹر فٹ اینڈ ماؤتھ لاہور۔

(ب) محکمانہ قواعد وضوابط کے تحت ان اسامیوں پر تعیناتی کے لئے تجربہ تعلیمی قابلیت مع سکیل کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ڈائریکٹر جنرل (توسیع) وڈائریکٹر جنرل (ریسرچ) کی تعیناتی کے لئے سینیارٹی کے تحت سکیل 19 کے ڈائریکٹرز میں سے سینئر ترین ڈائریکٹر بذریعہ (پی ایس بی) ترقی سکیل نمبر 20 میں ہوتی ہے جبکہ ڈائریکٹرز کی تعیناتی کے لئے بنیادی سکیل نمبر 18 جن کی بنیادی ڈگری ویٹرنری سائنسز یا اینیمل ہسبنڈری اور کم از کم تجربہ 12 سال لائیو سٹاک کی ہر نظامت پر بنیادی سکیل نمبر 17 یا اوپر کام کیا ہو اگر بنیادی بھرتی سکیل نمبر 18 میں ہوئی ہو تو ترقی کے لئے تجربہ کی میعاد سات سال بذریعہ پروموشن میرٹ پر عمل میں لائی جاتی ہے اور مذکورہ اسامیوں کا سکیل نمبر 19 ہے۔

(ج) ان اسامیوں پر تعینات ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور تجربہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نام	عہدہ	سکیل	تعلیمی قابلیت	تجربہ
ڈاکٹر محمد عرفان زاہد	ڈائریکٹر جنرل (توسیع)	20	ڈی وی ایم (ایم ایس سی) ڈاکٹر آف سائنس	32 سال
ڈاکٹر ظفر جمیل گل	ڈائریکٹر جنرل ریسرچ	20	ڈی وی ایم (ایم ایس سی)	36 سال
ڈاکٹر محمد حنیف خان	ڈائریکٹر ہیڈکوارٹر	20	ڈی وی ایم (ایم ایس سی) پی ایچ ڈی	36 سال
ڈاکٹر محمد لطیف راجہ	ڈائریکٹر خیری مورت	19	ڈی وی ایم	36 سال
ڈاکٹر تسنیم اختر	ڈائریکٹر (پی آئی)	19	ڈی وی ایم (ایم ایس سی) اینیمل ری پروڈکشن	30 سال
ڈاکٹر اشرف اقبال	ڈائریکٹر	19	ڈی وی (ایم ایس سی) آنرز اینیمل نیوٹریشن	34 سال
ڈاکٹر محمد اشرف	ڈائریکٹر	19	ڈی وی ایم (ایم ایس سی) پتھالوجی	35 سال
ڈاکٹر شمس الحسن	ڈائریکٹر	19	ڈی وی ایم (ایم ایس سی) آنرز	25 سال
ڈاکٹر شوکت علی	ڈائریکٹر	19	ڈی وی ایم (ایم ایس سی)	33 سال
ڈاکٹر انور حسین	پراجیکٹ ڈائریکٹر	19	ڈی وی ایم (ایم ایس سی)	33 سال

	سپورٹ سروسز		ایگریکلچرل اکنامکس	
ڈاکٹر غلام محی الدین	ڈائریکٹر سمال یومینینٹس	18 اپنے سکیل میں	ڈی وی ایم (ایم ایس سی)	31سال
ڈاکٹر شاہد حسین بخاری	ڈائریکٹر ڈیزیز رپورٹنگ	18 اپنے سکیل میں	ڈی وی ایم (ایم ایس سی)	29سال
ڈاکٹر اسرار حسین	ڈائریکٹر کمیونیکیشن اضافی چارج	18	ڈی وی ایم (ایم ایس سی)	27سال
ڈاکٹر امتیاز حسین شاہ	ڈائریکٹر ایل ایس پی سی	18 اپنے سکیل میں	ڈی وی ایم (ایم ایس سی)	35سال
ڈاکٹر جاوید اقبال	ڈائریکٹر آر سی ایس سی	18 اپنے سکیل میں	ڈی وی ایم (ایم ایس سی) پی ایچ ڈی	30سال
ڈاکٹر نواز سعید	ڈائریکٹر اینیمل نیوٹریشن سنٹر، ڈیرہ چاہل سینئر ریسرچ آفیسر بی آر آئی پتوکی	19 اضافی چارج	ڈی وی ایم (ایم ایس سی)	30سال
ڈاکٹر رشید احمد	ڈائریکٹر وی آر آئی لاہور	19	ڈی وی ایم (ایم ایس سی) پی ایچ ڈی	29سال
ڈاکٹر محمد اقبال	ڈائریکٹر ایل پی آر آئی بہادر نگر	19	ڈی وی ایم (ایم ایس سی) پی ایچ ڈی	26سال
ڈاکٹر عبدالرحمٰن	ڈائریکٹر پی آر آئی راولپنڈی	18 اپنے سکیل میں	ڈی وی ایم (ایم ایس سی)	24سال
ڈاکٹر فیاض محمود	ایڈیشنل ڈائریکٹر فٹ اینڈ ماؤتھ	19	ڈی وی ایم (ایم ایس سی)	31سال

ڈائریکٹر پلاننگ اینڈ ایویلوایشن لاہور کا اضافی چارج ڈپٹی سیکرٹری (پلاننگ) کے پاس ہے۔

(د) چار آفیسر مطلوبہ گریڈ میں نہ ہیں، حالانکہ وہ مطلوبہ تعلیمی قابلیت اور تجربہ کے حامل ہیں۔

(ہ) مطلوبہ تعلیمی قابلیت، تجربہ اور گریڈ کے پروموشن کیس سروس رولز کی منظوری کے بعد پروموشن بورڈ پنجاب کو ارسال کئے جائیں گے۔

ضلع وہاڑی میں ویٹرنری ڈسپنسریوں اور ہسپتالوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*4164: سردار خالد سلیم بھٹی: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع وہاڑی میں ویٹرنری ہسپتال اور ڈسپنسریاں کس کس جگہ واقع ہیں؟

(ب) ان اداروں میں تعینات ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ مراکز وار بتائیں؟

(ج) ان اداروں کے سال08۔2007اور09۔2008 کے اخراجات بیان کریں، ان میں خالی اسامیوں کی تفصیل گریڈ اور عہدہ وار بتائیں؟

(د) ان اداروں میں روزانہ اوسطاً کتنے جانوروں کا علاج کیا جاتا ہے؟

وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مذکورہ اداروں میں سال08۔2007اور09۔2008 کے اخراجات کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

سال	اخراجات
2007-08	38.347ملین روپے
2008-09	45.282ملین روپے

ان اداروں میں خالی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نام اسامی	سکیل	صوبائی حکومت	معدوم ضلع کونسل
ویٹرنری آفیسر (ہیلتھ)	17	01	--
(اسامی 2006۔03۔07 سے خالی ہے ویٹرنری آفیسر کی ریکروٹمنٹ کا اختیار پنجاب پبلک سروس کمیشن کو ہے جس کے لئے ریکوزیشن پنجاب پبلک سروس کمیشن کو بھیج دی گئی ہے)			
ویٹرنری اسسٹنٹ	09	---	16
ملازم درجہ چہارم	01	---	04

(د) ان اداروں میں روزانہ اوسطاً جانوروں کا علاج کیا جاتا ہے۔

ویٹرنری ہسپتال	12جانور
ویٹرنری ڈسپنسری	07جانور

ضلع وہاڑی، بہاولنگر میں تجرباتی فارم مویشیاں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*4166: سردار خالد سلیم بھٹی: کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع وہاڑی اور بہاولنگر میں حکومت کے کتنے تجرباتی فارم مویشیاں کس کس جگہ ہیں اور کتنے رقبہ پر قائم ہیں؟

(ب) ان فارمز کا رقبہ کتنا ہے اور کتنا فارموں کے زیر استعمال ہے اور کتنا کن کن افراد کے پاس لیز/پٹہ پر ہے؟

(ج) ان فارمز کی سال08۔2007 اور09۔2008 کی آمدن اور اخراجات کی تفصیل بتائیں ان فارموں پر کون کون سے مویشی رکھے گئے ہیں، ان کی تعداد فارم وار بتائیں؟

(د) ان فارمز سے یکم جنوری2007 سے آج تک کتنے جانور فروخت کئے گئے ہیں؟

وزیر لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) ضلع وہاڑی میں کوئی سرکاری لائیو سٹاک فارم نہ ہے۔

ضلع بہاولنگر میں حکومت پنجاب کا صرف ایک ہی لائیو سٹاک تجرباتی فارم مویشیاں ہے جو کہ تحصیل ہارون آباد میں چشتیاں روڈ پر شہر سے چار کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے اور اس کا رقبہ 627 ایکڑ اور دو کنال ہے۔

(ب) لائیو سٹاک تجرباتی فارم مویشیاں، ہارون آباد کا رقبہ 627 ایکڑ اور دو کنال ہے اور تمام رقبہ فارم کے زیر استعمال ہے۔ کوئی رقبہ لیز/پٹہ پر نہ ہے

(ج) سال08۔2007 کی آمدن 8.082 ملین روپے اور اخراجات 3.590 ملین روپے جبکہ سال 09۔2008 کی آمدن 8.401 ملین روپے اور اخراجات 16.034 ملین روپے ہے۔ اس فارم پر نیلی راوی نسل کی بھینسیں اور سپلی نسل کی بھیڑیں رکھی گئی ہیں۔ نیلی راوی بھینسوں کی تعداد312 اور سپلی نسل بھیڑوں کی تعداد456 ہے۔

(د) یکم جنوری2007 سے لے کر آج تک 164 نیلی راوی اور 389 سپلی نسل کے جانور فروخت کئے گئے ہیں۔

پی پی۔32 سرگودھا، ویٹرنری ڈسپنسریوں کی تعمیر و دیگر تفصیلات

*4176: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) حلقہ پی پی۔32 سرگودھا میں کتنی ویٹرنری ڈسپنسریاں زیر تعمیر ہیں، کتنی ڈسپنسریاں مکمل ہو چکی ہیں اور کن پر کام بند ہیں؟

(ب) جو مکمل ہو چکی ہیں کیا ان میں عملہ تعینات کر دیا گیا ہے اور کام شروع ہو چکا ہے اور اگر عملہ ابھی تک نہیں تعینات کیا گیا تو اس کی کیا وجہ ہے اور یہ کب تک تعینات کر دیا جائیگا؟

(ج) جن ڈسپنسریوں پر کام بند ہیں یہ کب تک مکمل ہو جائیں گی اور کام مکمل نہ ہونے کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر لائیوسٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) حلقہ پی پی۔32 سرگودھا میں تین ویٹرنری ڈسپنسریاں زیر تعمیر ہیں۔ پانچ ویٹرنری ڈسپنسریاں مکمل ہو چکی ہیں اور تین ویٹرنری ڈسپنسریوں کے ٹینڈر ہو چکے ہیں۔
کسی ویٹرنری ڈسپنسری پر کام بند نہ ہے۔

(ب) جو ڈسپنسریاں مکمل ہو چکی ہیں ان میں عملہ کی بھرتی ہو چکی ہے اور کام شروع ہو چکا ہے۔

(ج) کسی ڈسپنسری پر کام بند نہ ہے۔

ویٹرنری آفیسر اور اسسٹنٹ ڈائریکٹر کی خالی اسامیوں کی تفصیلات

*4217: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) لاہور میں محکمہ لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ میں ویٹرنری آفیسر کی کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(ب) پنجاب میں محکمہ لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ میں اسسٹنٹ ڈائریکٹر کی کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

وزیر لائیوسٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) صرف ویٹرنری ریسرچ انسٹیٹیوٹ لاہور میں ویٹرنری آفیسر کی دو اسامیاں خالی ہیں۔

(ب) پنجاب میں محکمہ لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ میں اسسٹنٹ ڈائریکٹر کی کوئی اسامی خالی نہ ہے۔

ضلع ملتان میں ویٹرنری ہسپتالوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*4263: جناب عبدالوحید چودھری: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع ملتان میں کتنے ویٹرنری ہسپتال ہیں؟

(ب) ہر ہسپتال کا رقبہ کتنا ہے؟

(ج) ان ہسپتالوں کو سال 08-2007 اور 09-2008 کے دوران حکومت کی طرف سے کتنی سالانہ رقم کس کس مد کے لئے فراہم کی گئی؟

(د) ان ہسپتالوں میں تعینات ڈاکٹرز کے نام، عہدہ، گریڈ اور تعلیمی قابلیت مع پتاجات بتائیں؟

(ہ) ان ہسپتالوں میں روزانہ کتنے جانور علاج کے لئے لائے جاتے ہیں؟

وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) ضلع ملتان میں 14 ویٹرنری ہسپتال ہیں جبکہ پندرھواں ہسپتال جو کہ ملتان شہر میں تھا گرا دیا گیا ہے۔

(ب) ہسپتالوں کے رقبہ کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان ہسپتالوں کو سال 08-2007 میں صرف ادویات کی مد میں۔/Rs.1102800 کی رقم فراہم کی گئی اور سال 09-2008 میں بھی۔/1675040 روپے کی رقم فراہم کی گئی۔

(د) ان ہسپتالوں میں تعینات ڈاکٹرز کے نام، عہدہ، گریڈ اور تعلیمی قابلیت کی تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) ان ہسپتالوں میں روزانہ جتنے جانور علاج کے لئے لائے جاتے ہیں ان کی تفصیل (ضمیمہ ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع قصور۔پولٹری و مویشی فارمز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*4347: شیخ علاؤالدین: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

ضلع قصور میں کتنے مویشی و پولٹری فارمز ہیں، ڈیری اور گوشت کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے کیا حکومت مزید مویشی اور پولٹری فارمز بنانے کو تیار ہے، اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ):

ضلع قصور میں گورنمنٹ کا بھینسوں کا ایک تحقیقاتی فارم 54 پرائیویٹ مویشی فارمز اور 907 پرائیوٹ پولٹری فارمز ہیں۔ ڈیری اور گوشت کی پیداواری ضروریات کو پورا کرنے کے لئے حکومت کسان حضرات کی بھرپور حوصلہ افزائی کر رہی ہے تاکہ وہ مزید ڈیری و پولٹری فارمز بنائیں۔ تاہم حکومت پنجاب کے مینڈیٹ میں نئے مویشی اور پولٹری فارمز بنانا شامل نہیں ہے اور تاحال مزید مویشی اور پولٹری فارمز حکومتی سطح پر بنانے کے لئے ابھی کوئی پالیسی مرتب نہیں ہوئی ہے۔

ضلع قصور میں ویٹرنری ڈسپنسریوں کی عمارات کی تفصیلات

*4399: شیخ علاؤالدین: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع قصور میں کتنی ویٹرنری ڈسپنسریوں کی عمارات نہیں ہیں کیا حکومت ان کے لئے عمارات تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ب) مذکورہ ضلع میں کتنی ایسی ویٹرنری ڈسپنسریاں ہیں جہاں پر ضرورت کے مطابق ادویات فراہم نہیں کی جاتیں بلکہ وہاں پر موجود سٹاف جانور کو چیک کروانے والوں سے دوائیاں منگوا کر جانوروں کو چیک کرتے ہیں؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ ضلع میں ویٹرنری ڈسپنسریوں میں ادویات کے بجٹ کو بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) ضلع قصور میں تمام ویٹرنری ڈسپنسریوں کی عمارات موجود ہیں۔

(ب) ضلع قصور میں تمام ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں کو ضلع کے بجٹ کے مطابق ادویات فراہم کی جاتی ہیں وہاں پر موجود سٹاف مویشی پالنے والوں کو سرکاری دوائیاں -/2 روپے پرچی فیس کی ادائیگی پر فراہم کرتا ہے۔ بجٹ کم ہونے کی وجہ سے ادویات سارا سال مہیا نہیں کی جا

سکتیں۔جب سٹاک ختم ہو جاتا ہے تو پھر مویشی مالکان کو حسبِ ضرورت دوائی لکھ کر دی جاتی ہے۔

(ج) حکومت لائیو سٹاک کی توسیع و ترقی کے لئے مذکورہ ضلع میں ادویات کے بجٹ کو بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے۔

سال 2008-09، پولٹری ریسرچ انسٹیٹیوٹ راولپنڈی کی تفصیلات

*4608: انجینئر قمر الاسلام راجہ: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 2008-09 میں پولٹری ریسرچ انسٹیٹیوٹ راولپنڈی نے فروغ مرغبانی کے لئے کتنی اقسام کے کتنے کورسز کا اہتمام کیا تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ب) اس انسٹیٹیوٹ میں عملہ کی تعداد کتنی ہے اور اس معیار کے کتنے انسٹیٹیوٹ پنجاب میں کام کر رہے ہیں؟

(ج) کیا اس انسٹیٹیوٹ میں برڈ فلو اور دیگر پرندوں کی بیماریوں کے سدباب کے لئے ریسرچ کی سہولت موجود ہے اور اگر نہیں تو کیا ایسی ریسرچ شروع کرنے کا ارادہ ہے؟

وزیر لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) سال 2008-09 میں پولٹری ریسرچ انسٹیٹیوٹ راولپنڈی نے فروغِ مرغبانی کے لئے چھ اقسام کے کورسز کا اجراء کیا جن کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

دورانیہ	تعداد کورس	زنانہ	مردانہ	کل تعداد شرکاء
ایک دن	28	482	137	619
دو دن	2	10	18	28
ایک ہفتہ	9	--	78	78
دو ہفتے	2	--	8	8
ایک ماہ	3	--	11	11
دو ماہ	1	4	8	12
ٹوٹل	45	496	260	756

(ب) پولٹری ریسرچ انسٹیٹیوٹ راولپنڈی اور اس کے ذیلی دفاتر میں کام کرنے والے عملہ کی تعداد 373 ہے، مزید یہ کہ پنجاب میں اس معیار کا اور کوئی انسٹیٹیوٹ کام نہیں کر رہا ہے۔

(ج) اس انسٹیٹیوٹ کے شعبہ تشخیص امراض میں برڈ فلو اور دیگر بیماریوں پر ریسرچ کی سہولت موجود ہے۔

چولستان میں لائیو سٹاک کی فارمز بنانے کی تفصیلات

*4924: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب چولستان کے علاقے میں پانچ کمیونٹی لائیو سٹاک فارم قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت مقامی افراد کو مویشی پال سکیم کے تحت مختلف ترغیبات دینے کے لئے جامع پیکج تیار کر رہی ہے نیز یہ پیکج کس نوعیت کا ہے اور اس پیکج سے مقامی لوگوں کو کیا کیا فوائد حاصل ہوں گے تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ مقامی افراد اور ان کے مویشیوں کے لئے حکومت مندرجہ ذیل منصوبہ جات پر عمل کر رہی ہے۔

1۔ سال 08۔2007 سے "چولستان لائیو سٹاک ڈویلپمنٹ پراجیکٹ" کے نام سے شروع کیا ہے۔ جس کا دورانیہ 3 سال ہوگا۔

2۔ علاقہ چولستان میں 20 عدد شیڈ تعمیر کئے جا رہے ہیں جن کا مقصد لوگوں کو جدید خطوط پر جانور پالنے کی ترغیب دینا ہے۔

3۔ 150 خالص چولستانی نسل کے بیل جگیت پیر فارم سے خرید کر کے چولستانی لوگوں کو کم قیمت پر فراہم کئے جائیں گے۔

4۔ مقامی افراد کو دودھ کی بہتر قیمت دلانے کے لئے 10 ملک چلنگ یونٹ (1000 لٹر) لگائے جا رہے ہیں۔

5۔ 10 عدد موبائل ویٹرنری ڈسپنسریوں کو بحال کیا جائے گا، 4 عدد موبائل ویٹرنری گاڑیاں خریدی جا چکی ہیں۔

6۔ چولستانی جانوروں کے دودھ کی پیداواری صلاحیت میں مقابلے کا رجحان پیدا کرنے کے لئے میلہ جات مویشیاں کا انعقاد کیا گیا۔

7۔ چولستانی طالب علموں کو ویٹرنری اسسٹنٹ کے ڈپلومہ کے لئے40چولستانی امیدواروں کو UVASمیں داخلہ دلوایا ہے۔

8۔ 25،25چولستانی افراد کو دو مراحل میں چار ماہ کی ٹریننگ اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور سے کرائی جائے گی۔

9۔ چولستانی بھیڑوں کی اون کترائی جدید مشینوں سے کرنے کے لئے دو عدد مراکز کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔

علاوہ ازیں درج ذیل منصوبہ جات بھی منظور ہو چکے ہیں مگر ابھی تک ان کے فنڈز موصول نہ ہوئے ہیں۔

1۔ شاد باد چولستان پراجیکٹ۔

2۔ 5عدد کمیونٹی اونڈ(owned)لائیو سٹاک فارمز کا قیام

3۔ 100عدد کارپوریٹ لائیو سٹاک فارمنگ کا اجراء

4۔ منصوبہ رینج لینڈ۔

بارانی پروڈکشن ریسرچ انسٹیٹیوٹ اٹک میں انمول ونڈا کی خریداری کی تفصیلات

*5137:جناب شیر علی خان:کیا امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بارانی پروڈکشن ریسرچ انسٹیٹیوٹ اٹک میں انمول ونڈا کی خریداری میں گھپلا ہوا اور سٹاک میں 21لاکھ روپے کا انمول ونڈا کم پایا گیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ انسٹیٹیوٹ میں1500،Bags۔/557روپے کے حساب سے59042کی مزید خریداری غلط طور پر شو کی گئی اور انمول ونڈا کی مد میں ساڑھے28لاکھ روپے کی خُورد بُرد کا انکشاف ہوا؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا مذکورہ الزامات کی انکوائری کر کے ذمہ دار افراد کو سزا دی گئی اگر ہاں تو مکمل تفصیل ایوان کی میز پر رکھی جائے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ(ملک احمد علی اولکھ):

(الف) جی ہاں!یہ درست ہے کہ انکوائری رپورٹ کے مطابق 21لاکھ روپے کے اجزائے خوراک برائے انمول ونڈا کم پائے گئے۔

(ب) جی ہاں!

(ج) انکوائری کمیٹی کی سفارشات کے مطابق ڈاکٹر خدا بخش بلوچ، ڈائریکٹر خیری مورت کی پینشن اور جی پی فنڈ ضبط کر لیا گیا ہے اور ساڑھے ترپن لاکھ کی ریکوری ڈال دی گئی ہے جبکہ ڈاکٹر عمر حیات، اسسٹنٹ ریسرچ آفیسر کو زبردستی ریٹائرڈ کر دیا گیا ہے اور چھ لاکھ چھپن ہزار کی ریکوری ڈالی گئی ہے اسکے علاوہ بھی چار اہلکاران (ڈاکٹر دلشاد حسین اسسٹنٹ ریسرچ آفیسر، مسٹر شفیق الرحمٰن ایگریکلچر آفیسر، مسٹر محمد دین سٹور کیپر، مسٹر ذوالفقار علی کیانی جونیئر کلرک) کو نوکری سے نکال دیا گیا ہے اور کل پندرہ اہلکاران کو ریکوری ڈالی گئی ہے جو تقریباً ایک کروڑ ستائیس لاکھ بنتی ہے، تفصیلی فیصلہ ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

ادارہ کسان کے دودھ پلانٹ کی تفصیلات

*5292: میاں نصیر احمد: کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ 1996 میں ایک معاہدہ حکومت پنجاب کے محکمہ لائیو سٹاک نے ادارہ کسان کے ساتھ کیا تھا جس کے مطابق حکومت اس ادارے کو دودھ کے پلانٹ کے لئے funding کرتی رہی ہے اور کر رہی ہے اگر جواب اثبات میں ہے تو کل کتنی رقم اس ادارے کو حکومت پنجاب کی طرف سے جاری کی گئی ہے اس کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

(ب) حکومت پنجاب کو ادارہ کسان کی جانب سے کل کتنا منافع وصول ہوا؟

(ج) کیا حکومت پنجاب نے ادارہ کسان کو اراضی بھی فراہم کی تھی اس سلسلے میں مکمل وضاحت سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

(د) ادارہ کسان کس برانڈ کے نام سے دودھ مارکیٹ میں فروخت کر رہا ہے اور اس کی روزانہ کی production کیا ہے مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

وزیر لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) لاہور ملک پلانٹ جو کہ 1980 کے عشرے میں بند ہو گیا تھا حکومتِ پنجاب کی ملکیت تھا۔ دس سال سے زیادہ عرصہ بند رہنے کے بعد حکومتِ پنجاب محکمہ لائیو سٹاک نے بذریعہ پنجاب

ڈیری کارپوریشن ادارہ کسان کے ساتھ 1996 میں معاہدہ کیا جس کے ذریعے لاہور ملک پلانٹ کو ادارہ کسان کے ذریعے دوبارہ چلانے کے لئے حکومتِ پنجاب نے لاہور میں پلانٹ کی پرانی استعمال شدہ گاڑیاں جو کہ لاہور ملک پلانٹ میں کھڑی تھیں ادارے کے حوالے کیں۔ادارہ کسان نے ان گاڑیوں کو نیلام کر کے 41لاکھ روپے وصول کئے اور معاہدے کے مطابق ایک کروڑ روپے اپنی طرف سے خرچ کر کے دوبارہ چالو کیا۔ادارہ کسان کی رپورٹ کے مطابق پلانٹ کو جدید بنانے کے لئے اب تک ساڑھے پینسٹھ کروڑ روپے ادارہ کسان نے خرچ کئے۔

(ب) ادارہ کسان نے پنجاب حکومت کو سال 2005 میں منافع کے طور پر -/42,85000 روپے ادا کئے۔مزید کوئی رقم منافع پنجاب حکومت کو ادا نہ کی گئی ہے جبکہ ادارہ کسان اپنے منشور کے مطابق تین ہزار دیہات میں چھوٹے مویشی پال حضرات کی ترقی کے لئے اقدامات کر رہا ہے۔

(ج) پلانٹ کا کل رقبہ 128 کنال پر محیط ہے قبضہ لینے کے بعد ادارہ کسان نے بہت سی ناجائز تجاوزات ختم کروائیں لیکن تاحال 30 کنال اراضی ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی کے ناجائز قبضہ میں ہے۔

(د) ادارہ کسان کی مصنوعات کا برانڈ نام "ھلہ" ہے پلانٹ کی پیداواری استعداد 5,000 لٹر فی گھنٹہ ہے۔

پنجاب میں گوشت کی پیداوار و دیگر تفصیلات

*5584: جناب علی حیدر نور خان نیازی: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) محکمہ پنجاب کے لوگوں کو کتنے فیصد گوشت فراہم کر رہا ہے۔09-2008 اور 10-2009 میں پچھلے سالوں کی نسبت گوشت کی پیداوار میں کتنے فیصد اضافہ ہوا، اگر کمی ہوئی تو اس کی وجوہات؟

(ب) محکمہ نے پنجاب میں مرغی کے گوشت کی پیداوار بڑھانے کے لئے مذکورہ بالا عرصہ کے دوران کیا کیا اقدامات اٹھائے، کیا ان اقدامات سے گوشت کی پیداوار بڑھی یا کم ہوئی اگر کم ہوئی تو اس کی وجوہات؟

(ج) محکمہ کو مذکورہ بالا عرصہ کے دوران کتنی آمدن ہوئی اور کتنے اخراجات ہوئے سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) محکمہ کی جانب سے پنجاب کے لوگوں کو سرکاری سطح پر کوئی گوشت فراہم نہیں کیا جاتا۔ 2008-09اور 2009-10میں گوشت کی پیداوار میں تقریباً پانچ فیصد سالانہ اضافہ ہوا ہے۔تاہم مرغبانی کے فروغ کے لئے محکمہ کے اقدامات کی بدولت پچھلے سالوں کی نسبت سال 2008-09اور 2009-10 میں مرغی کے گوشت کی پیداوار میں 42فیصد اضافہ ہوا ہے۔

(ب) سال 2008-09سے نظامت ترقیات مرغبانی ملک میں مرغی کے گوشت کی پیداوار بڑھانے کے لئے ہمہ وقت کوشاں ہے ادارہ کے چند اہم اقدامات درج ذیل ہیں۔

1۔ مرغیوں کے امراض مثلاً برڈ فلو، رانی کھیت اور گمبورو وغیرہ کی روک تھام۔

2۔ پولٹری فارم کے قیام کے لئے جدید فنی ترتیب اور قابل عمل منصوبہ جات کی تیاری۔

3۔ مرغیوں کے مختلف مسائل پر تحقیقاتی کام۔

ان تمام اقدامات کے باعث پنجاب میں مرغی کے گوشت میں 42فیصد اضافہ ہوا ہے۔

(ج) نظامت ترقیات مرغبانی کی آمدن اور خرچ کا حساب درج ذیل ہے:۔

سال	آمدن(ملین)	تنخواہ سٹاف	دیگر اخراجات
2008-09	27.834	51.307	54.920
2009-10	28.000	44.000	78.500

ضلع میانوالی، ویٹرنری ڈسپنسریوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*5585:جناب علی حیدر نور خان نیازی:کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع میانوالی میں کل کتنی ویٹرنری ڈسپنسریاں ہیں اور ان میں سے کتنی ڈسپنسریوں کی عمارات نہ ہیں اور یہ کب تک تعمیر کر دی جائیں گی؟

(ب) مذکورہ ضلع میں کتنی ایسی ویٹرنری ڈسپنسریاں ہیں جہاں پر ادویات فراہم نہیں کی جاتیں بلکہ وہاں پر موجود سٹاف جانوروں کو چیک کروانے والے لوگوں سے دوائیاں منگوا کر چیک کرتے ہیں اس کی وجوہات سے آگاہ کریں؟

(ج) 10-2009 کے دوران مذکورہ ضلع میں ویٹرنری ڈسپنسریوں پر کتنے بیمار جانوروں کو چیک کیا گیااوران میں سے کتنے جانوروں کے لئے مفت دوائیاں فراہم کی گئیں؟

وزیرلائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ(ملک احمد علی اولکھ):

(الف) ضلع میانوالی میں کل 24 ویٹرنری ہسپتال / ڈسپنسریاں ہیں، ان تمام کی عمارات موجود ہیں۔

(ب) 10-2009 میں ضلع کی تمام ڈسپنسریوں میں ویکسینیشن اور جدید طریقہ نسل کشی کی سہولت مویشی پال حضرات کو فراہم کی گئی۔ گزشتہ سال ادویات خرید نہ کرنے پر ڈسٹرکٹ لائیوسٹاک آفیسر میانوالی کی انکوائری شروع کر دی گئی ہے۔ رپورٹ موصول ہونے پر سخت انضباطی کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

(ج) 124991 جانوروں کو چیک کیا گیا، علاج کے نسخے جاری کر دیئے گئے اور ادویات فراہم نہ کی گئیں۔

ضلع راجن پور، ویٹرنری ڈسپنسری بنگلہ اچھا میں منظور شدہ اسامیوں کی تفصیلات

*5682: ملک جہانزیب وارن: کیا وزیرامور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ویٹرنری ڈسپنسری بنگلہ اچھا تحصیل روجھان ضلع راجن پور میں منظور شدہ اسامیاں گریڈ وار کتنی ہیں؟

(ب) اس وقت اس میں کون کون سے ملازمین کام کر رہے ہیں ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور پتا جات بتائیں؟

(ج) کیا یہ ڈسپنسری فنکشنل ہے اگر نہیں تو کیا حکومت اس کو فنکشنل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیرلائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ(ملک احمد علی اولکھ):

(الف) ویٹرنری ڈسپنسری بنگلہ اچھا میں منظور شدہ اسامیاں درج ذیل ہیں:-

نام اسامی	گریڈ	تعداد اسامی
ویٹرنری اسسٹنٹ	9	1
واٹر کیریئر	1	1
خاکروب	1	1

(ب) ویٹرنری ڈسپنسری بنگلہ اچھا میں تعینات ملازمین کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نام ملازم	عہدہ	گریڈ	پتاجات
محمد جعفر ولد غلام قادر	ویٹرنری اسسٹنٹ	9	سکنہ سکھانی والا تحصیل و ضلع راجن پور
احمد علی مزاری ولد محمد بخش	واٹر کیریئر	1	کچہ چوہان بنگلہ اچھا تحصیل روجھان ضلع راجن پور
غلام اصغر ولد بدل	خاکروب	1	تحصیل روجھان ضلع راجن پور

(ج) جی ہاں! ویٹرنری ڈسپنسری بنگلہ اچھا فنکشنل ہے البتہ اس کی عمارت موجود نہ ہے اور عملہ یونین کونسل کی عمارت میں اپنے فرائض سرانجام دیتا ہے۔ سپورٹ سروسز فار لائیوسٹاک فارمرز پنجاب، فیزIV کے تحت ڈسپنسری کی نئی بلڈنگ کی تعمیر کی سفارش کردی گئی ہے۔

شعبہ افزائش پولٹری، افزائش حیوانات کے ڈائریکٹوریٹس و دیگر تفصیلات

*5716: جناب محمد محسن خان لغاری: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ لائیوسٹاک میں اس وقت شعبہ افزائش پولٹری، افزائش حیوانات اور افزائش بھیڑ/ بکری کے کل کتنے کتنے ڈائریکٹوریٹس کام کر رہے ہیں؟

(ب) ہر ڈائریکٹوریٹ عوام کو کیا سہولت مہیا کر رہا ہے؟

(ج) ڈیرہ غازی خان، ملتان، بہاولپور میں بھیڑ/ بکریوں کی تعداد پنجاب کی کل تعداد کا تقریباً 70 فیصد ہے، کیا اس کے لئے کام کرنے والے ڈائریکٹوریٹ کو وسعت دینے کے لئے کوئی پالیسی بنائی گئی ہے؟

وزیر لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) اس وقت شعبہ افزائش پولٹری کا ایک ڈائریکٹوریٹ شعبہ افزائش حیوانات کے سات ڈائریکٹوریٹس اور شعبہ افزائش بھیڑ/ بکری کے لئے ایک ڈائریکٹوریٹ کام کر رہا ہے۔

(ب) ڈائریکٹوریٹ آف پولٹری ریسرچ انسٹیٹیوٹ عمدہ نسل کی دیسی مرغیوں کی پیداوار بڑھا کر انہیں گاؤں کی سطح پر دستیاب کر رہا ہے، اس کے علاوہ دیسی اور تجارتی مرغبانی کی ترقی کے لئے مختلف شعبوں کے مسائل حل کرنے کے لئے تحقیق کی جا رہی ہے اور مرغیوں کی مختلف

بیماریوں کی تشخیص اور روک تھام کے ساتھ ساتھ مرغبانی سے متعلقہ ہنر مند افراد کی دستیابی کے لئے مطلوبہ تربیت فراہم کر رہا ہے۔ شعبہ افزائش حیوانات کے تحت ڈائریکٹوریٹ آف بریڈ امپروومنٹ، ڈائریکٹوریٹ آف سمال ڈیری ہولڈرز، ڈائریکٹوریٹ آف لائیو سٹاک فارمز، ڈائریکٹوریٹ آف ریسرچ سنٹر فار کنزرویشن آف ساہیوال کیٹل(RCCSC)، ڈائریکٹوریٹ آف بارانی لائیوسٹاک پروڈکشن ریسرچ انسٹیٹیوٹ(BLPRI)، ڈائریکٹوریٹ آف بفیلو ریسرچ انسٹیٹیوٹ (BRI) اور ڈائریکٹوریٹ آف اینیمل نیوٹریشن سنٹر(ANC) کے تحت جانوروں کی بہتر افزائش نسل، دودھ اور گوشت کی پیداوار بڑھانے کے لئے تجربات کر کے زمینداروں کو یہ ٹیکنالوجی پہنچائی جا رہی ہے۔

ڈائریکٹوریٹ آف سمال ریومی نینٹس بھیڑ / بکری پالنے والے فارمرز کو نسل کشی کے لئے اعلیٰ صلاحیتوں کے حامل نر سانڈ بکرے چھترے مہیا کر رہا ہے اور جدید اصولوں پر جانوروں کی پرورش کے بارے میں مشورے دیتا ہے اور علاج و حفاظتی ٹیکہ جات کا ذمہ دار ہے۔

(ج) ڈائریکٹوریٹ آف سمال ریومی نینٹس (شعبہ افزائش بھیڑ / بکری)2004 سے پہلے جنوبی پنجاب کے سات اضلاع پر مشتمل ایک پراجیکٹ تھا۔ بھیڑ / بکری پالنے والوں کو ان کی دہلیز پر تمام سہولتیں فراہم کرنے کے لئے جنوبی پنجاب کے دیگر چھ ایسے اضلاع جن میں بھیڑ / بکری کی تعداد زیادہ ہے کو شامل کر کے ڈائریکٹوریٹ بنا دیا گیا۔ اس میں قطعاً شک نہیں کہ جنوبی پنجاب کے تینوں ڈویژنوں میں بھیڑ / بکری کی تعداد پنجاب کی کل تعداد کا 70 فیصد ہے۔ بکری غریب کی گائے کہلاتی ہے اور اس کا گوشت بھی انتہائی لذیذ اور مرغوب ہے جبکہ بھیڑ کی اون قالین سازی میں استعمال ہوتی ہے اس لئے اس ڈائریکٹوریٹ کے ماتحت تجرباتی فارم رکھ خیرے والا اور TDA/205 مین نئے تجربات شروع کئے جا رہے ہیں تاکہ زیادہ پیداوار حاصل کرنے کے لئے زمینداروں کو ٹیکنالوجی ٹرانسفر کی جا سکے اور دودھ و گوشت کی پیداوار بڑھائی جا سکے۔

بہادر نگر فارم اوکاڑہ سے متعلقہ تفصیلات

*6247: ڈاکٹر سامیہ امجد: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) بہادر نگر فارم اوکاڑہ میں اس وقت کتنی بھینسیں، گائیں اور بھیڑ/بکریاں ہیں۔یہاں کتنے ویٹرنری ڈاکٹرز کام کررہے ہیں سالانہ اخراجات کیا ہیں اور آمدن کے ذرائع کیا کیا ہیں؟

(ب) اس فارم کی ترقی کے لئے کیا منصوبہ بندی کی گئی ہے، کتنے فنڈز مختص کئے گئے ہیں اس سے کیا بہتری کے امکانات ہیں جانوروں کی تعداد، دودھ اور اس کی دیگر مصنوعات میں اضافے کے لئے کیا کوئی منصوبہ تیار کیا گیا ہے؟

وزیر لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) گورنمنٹ تجرباتی فارم مویشیاں بہادر نگر ضلع اوکاڑہ میں اس وقت 409 بھینسیں، 1014 گائیاں اور 8910 لوہی نسل کی بھیڑیں ہیں۔یہاں پر کل پانچ ویٹرنری ڈاکٹرز کام کر رہے ہیں۔فارم ہذا کے سالانہ اخراجات تقریباً 39.845 ملین روپے ہیں۔اس فارم کے لئے آمدنی جانوروں، دودھ، درختوں اور زراعت سے حاصل کی جاتی ہے۔

(ب) اس فارم کی ترقی کے لئے مندرجہ ذیل منصوبہ بندی کی گئی ہے:۔

1۔ فیڈ مل کے قیام کے سلسلے میں گورنمنٹ نے 28.724 ملین روپے مختص کئے ہیں۔اس فیڈ مل میں جانوروں کی پیداواری صلاحیت بڑھانے کے لئے سستا راشن (انمول ونڈا) تیار کیا جائے گا۔

2۔ لیبارٹری کو اپ گریڈ کرنے کے لئے حکومت نے 29.010 ملین روپے مختص کئے ہیں جس سے فیڈ اور دودھ کا تجزیہ بہتر طریقے سے ہو سکے گا۔

3۔ ادارہ ہذا میں جاری مٹن پروڈکشن پراجیکٹ کے لئے گورنمنٹ نے 21.071 ملین روپے مختص کئے ہیں۔

4۔ وزیر لائیوسٹاک پنجاب اور فارم افسران کی میٹنگ کے بعد نئے منصوبے سامنے لائے گئے ہیں جن میں پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ اور خود مختار منصوبے وغیرہ شامل ہیں۔ان پر عمل کر کے فارموں کی بہتری ہو سکے گی اور ملک میں دودھ اور گوشت کی پیداوار میں اضافہ ہو گا۔

5۔ درج ذیل منصوبے گورنمنٹ کو بھیجنے کے لئے تیار کئے جا رہے ہیں

1۔ ماڈرنائزیشن آف لائیوسٹاک ایکسپیریمنٹل سٹیشن بہادر نگر، اوکاڑہ۔

(Modernization of Livestock Experimental Station Bahadurnagar, Okara)

تخمینہ پراجیکٹ = 433.115 ملین روپے

2۔ اسٹیبلشمنٹ آف ریسرچ سنٹر فار نیوٹریشن اینڈ مینجمنٹ

(Establishment of Research Center for Nutrition and Management)

تخمینہ پراجیکٹ= 274.720ملین روپے

مندرجہ بالا منصوبہ بندی سے بہتری کے حسبِ ذیل امکانات ہیں:۔

1۔ ساہیوال نسل کی گائیوں کی تعداد اور ان کی پیداواری صلاحیت میں اضافہ ہوگا۔

2۔ نیلی راوی نسل کی بھینسوں کی تعداد اور ان کی پیداواری صلاحیت میں اضافہ ہوگا۔

3۔ لوہی نسل کی بھیڑوں کی تعداد اور ان کی پیداواری صلاحیت میں اضافہ ہوگا۔

4۔ بھینسوں، گائیوں اور بھیڑوں کی پیداواری صلاحیت بڑھانے کے لئے زمیندار حضرات کو نسل کشی کے لئے اعلیٰ نسل کے سانڈ اور مینڈھے فراہم کئے جا سکیں گے۔

ویٹرنری ہسپتال سیالکوٹ کا رقبہ و دیگر تفصیلات

*6292: رانا آصف محمود: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ویٹرنری ہسپتال سیالکوٹ کتنے رقبہ پر مشتمل ہے؟

(ب) اس کی عمارت کتنے کمروں پر مشتمل ہے؟

(ج) اس ہسپتال کے سال 09-2008 اور 10-2009 کے اخراجات بتائیں؟

(د) اس ہسپتال میں منظور شدہ اسامیاں گریڈ وار بتائیں؟

(ہ) کتنی اسامیاں کب سے خالی پڑی ہیں؟

(و) اس ہسپتال میں سال 09-2008 اور 10-2009 کے دوران کتنی ادویات کس کس قسم کی فراہم کی گئیں حکومت اس ہسپتال کی بہتری کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) سول ویٹرنری ہسپتال سیالکوٹ 26 کنال، 18 مرلہ رقبہ پر مشتمل ہے۔

(ب) اس ہسپتال کی عمارت دو کمروں اور ایک برآمدہ پر مشتمل ہے جبکہ اس کی حدود میں دو کمروں اور ایک برآمدہ پر مشتمل شعبہ تشخیص امراضِ مویشیاں کی عمارت اور چار کمروں اور ایک برآمدہ پر مشتمل دفتر ڈپٹی ڈسٹرکٹ لائیو سٹاک آفیسر کی عمارت بھی موجود ہے۔

علاوہ ازیں ایک عدد رہائش برائے سینئر ویٹرنری آفیسر، ایک عدد رہائش برائے ویٹرنری اسسٹنٹ اور چار عدد رہائشیں برائے ملازمین درجہ چہارم بھی موجود ہیں۔

(ج) سال 09۔2008 میں اس ہسپتال کی تعمیر و ترقی کے لئے کوئی رقم مختص نہ ہوئی جبکہ سال 10۔2009 میں اس ہسپتال کی مرمت و ترقی کے لئے 2.619 ملین روپے کی رقم خرچ کی گئی ہے۔

(د)

نمبر شمار	نام اسامی	سکیل	تعداد
1	سینئر ویٹرنری آفیسر (ہیلتھ)	18	1
2	ویٹرنری اسسٹنٹ	09	1
3	واٹر کیریئر	01	1
4	خاکروب	01	1
5	بل اٹنڈنٹ	01	1

(ہ) اس ہسپتال میں کوئی اسامی خالی نہیں۔

(و) اس ہسپتال کو سال 09۔2008 اور سال 10۔2009 میں جاری کی جانے والی ادویات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

حکومت نے اس ہسپتال کی تعمیر و ترقی کے لئے رواں مالی سال 10۔2009 میں 2.619 ملین روپے خرچ کئے ہیں اور تعمیر کا کام آخری مراحل میں ہے۔ نیز ہسپتال میں آپریشن تھیٹر کا اضافہ کیا جا رہا ہے۔ اس ہسپتال کی چار دیواری کو مضبوط کیا گیا ہے۔ اس ہسپتال کے رقبہ پر ایک تشخیصی لیبارٹری بھی قائم ہے جبکہ پولٹری کے شعبہ کی نئی عمارت زیرِ تعمیر ہے جس سے پولٹری فارمر حضرات کو بہتر سروسز فراہم ہو سکیں گی۔

ضلع کا بڑا ہسپتال ہونے کی وجہ سے سب سے زیادہ ادویات اس ہسپتال کو جاری کی جاتی ہیں۔

ضلع منڈی بہاؤالدین، ویٹرنری ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*6295: جناب آصف بشیر بھاگٹ: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع منڈی بہاؤالدین میں کل کتنے ویٹرنری ہسپتال اور ڈسپنسریاں ہیں ان ہسپتالوں میں کل کتنا عملہ تعینات ہے؟

(ب) سال 09-2008 سے آج تک ان کو کتنی مالیت کی ادویات اور سالانہ بجٹ فراہم کیا گیا ہے؟

(ج) کیا ان تمام ہسپتالوں میں ضروری جدید طبی آلات اور ادویات ہیں؟

(د) کتنی منظور شدہ اسامیاں کن وجوہات کی بناء پر خالی ہیں؟

(ہ) کتنے ویٹرنری ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں کی عمارتیں کرائے کی ہیں؟

وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) ضلع منڈی بہاؤالدین میں 12 ویٹرنری ہسپتال اور 16 ویٹرنری ڈسپنسریاں ہیں۔ ان اداروں میں تعینات کل عملہ کی تعداد 74 ہے۔

(ب) سال 09۔2008 کا سالانہ بجٹ 35.654 ملین روپے تھا جس میں سے 98 لاکھ روپے ادویات خریداری کے لئے فراہم کئے گئے۔

سال 10۔2009 میں کل بجٹ 22.092 ملین روپے فراہم کیا گیا تھا جبکہ 40 لاکھ روپے ادویات کی خریداری کے لئے فراہم کئے گئے۔

(ج) ان تمام ہسپتالوں میں ضروری طبی آلات اور ادویات فراہم کی جارہی ہیں۔

(د) ویٹرنری آفیسر کی 9 اسامیاں خالی ہیں۔ ویٹرنری آفیسرز کی تقرری بذریعہ پنجاب پبلک سروس کمیشن ہوتی ہے۔ محکمہ کی جانب سے ان اسامیوں کی ریکوزیشن پنجاب پبلک سروس کمیشن کو بھجوادی گئی ہے۔

(ہ) کوئی عمارت کرایہ کی نہیں ہے۔

جناب علی حیدر نور خان نیازی: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، نیازی صاحب!

(اذان عصر)

جناب علی حیدر نور خان نیازی: جناب سپیکر! میں اس ایوان کی توجہ بڑے اہم مسئلے کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ کل بہت سے ٹی وی چینلز کے ذریعے یہ خبر منظر عام پر آئی ہے کہ حکومت پاکستان نے بھارت کو افغانستان کے ساتھ تجارت کرنے کے لئے راہداری استعمال کرنے کی اجازت دے دی ہے اور بھارت واہگہ سے طورخم تک پاکستانی راہداری استعمال کرتے ہوئے اپنی اشیاء افغانستان پہنچائے گا۔ یہ نہایت اہم

مسئلہ ہے کہ امریکہ کی وزیر خارجہ ہیلری کلنٹن صاحبہ یہاں آئی ہوئی ہیں اور ہم امریکہ کی غلامی میں اتنا زیادہ پھنس چکے ہیں کہ ہم امریکہ کو خوش کرنے کے لئے ہمیشہ اپنے ملک کے مفاد کے خلاف۔۔۔

جناب سپیکر: آپ اسے لکھ کرلے کر آئیں، ایسے تو مناسب نہیں۔

جناب علی حیدر نور خان نیازی: جناب سپیکر! واہگہ سے لے کر طورخم تک بھارتی اشیاء جائیں گی اس سے پنجاب کی انڈسٹری تباہ و برباد ہو گی۔ ہمیں نہیں پتا کہ وہاں سے کس طرح اسلحہ بھر کر یہاں فراہم کیا جائے گا اور سمگلنگ کی جائے گی۔ ہم نے بھی انڈیا سے راہداری مانگی تھی کہ ہمیں بھی بھوٹان، نیپال اور تبت تک راہداری استعمال کرنے کی اجازت دی جائے جو انہوں نے نہیں دی۔ اس سے حکومت پنجاب کا بڑا concern ہے۔ [************]

جناب سپیکر: نیازی صاحب! اس طرح نہیں ہوتا، آپ لکھ کر کوئی بات سامنے لائیں۔

محترمہ آمنہ الفت: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: میں پوائنٹ آف آرڈر پر تقریر کی اجازت نہیں دوں گا۔ جی، محترمہ!

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! میں آج اہم موضوع پر قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے بھارت اور افغانستان کو تجارت کے لئے پاکستان زمینی، فضائی اور سمندری راستہ دینے پر قرارداد مذمت پیش کرنا چاہتی ہوں۔ مجھے اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: محترمہ! ایسے تو نہیں ہوتا۔ میں اس کی اجازت نہیں دیتا۔ آپ تشریف رکھیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ثقافت وامورِ نوجوانان (محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ثقافت وامورِ نوجوانان (محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری): جناب سپیکر! جب پندرہ منٹ کی ایک لمبی تقریر فرمائی جائے گی تو پھر اس کا جواب دینے کا حق ہم بھی محفوظ رکھتے ہیں۔ یہاں پر جو زبان حکومت پاکستان کے بارے میں استعمال کی گئی ہے، میں سمجھتی ہوں کہ آپ اس پر ذرا غور فرمالیں، جو الفاظ حکومت پاکستان کے بارے میں استعمال کئے گئے ہیں ان کو حذف ہونا چاہئے۔

---

*بحکم جناب سپیکر صفحہ نمبر 1129 الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر: نازیباالفاظ کو حذف کیا جاتا ہے۔(قطع کلامیاں)

پارلیمانی سیکرٹری برائے ثقافت و امورِ نوجوانان (محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری): جناب سپیکر! میں دوسری بات آپ کی وساطت سے کہتی ہوں کہ یہ ایک سیٹ سے پارلیمانی لیڈر تو بن گئے ہیں، ان کو پارلیمانی آداب بھی سکھائیں کہ جب کوئی ایک بندہ بات کر رہا ہو تو یہ بات نہیں کر سکتے۔ ان کو پارلیمانی لیڈر بننے کا تو شوق ہے، یہ پارلیمانی آداب بھی سیکھ کر آئیں۔

جناب سپیکر! مجھے یہ سمجھ نہیں آتی کہ کیا وزیر اعلیٰ صاحب نے اپنے تمام حقوق surrender کر کے علی نور نیازی صاحب کو دے دیئے ہیں کہ جو بھی بات ہونی ہے یا پوچھنا ہے تو وہ وزیر اعلیٰ صاحب کی بجائے علی نور نیازی صاحب سے پوچھیں گے۔ اس کے تو دو مطلب ہوتے ہیں یا وزیر اعلیٰ صاحب نے اپنے تمام حقوق ان کو تفویض کر دیئے ہیں یا ان کو خود ایسی باتیں کرنے کا بہت شوق ہے۔

جناب سپیکر: ان کے الفاظ حذف ہو گئے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ثقافت و امورِ نوجوانان (محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری): جناب سپیکر! کل جو معاہدہ ہوا ہے۔ اگر اس سلسلے میں میڈیا میں in ہونے کی وجہ سے یہ غلط قسم کے remarks دے رہے ہیں۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: اب اس پر بات نہیں ہو گی۔ مہربانی۔ بہت شکریہ

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! علی نور نیازی غلط بات کر رہے ہیں۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔ جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے محترم محسن لغاری صاحب اور قائد حزب اختلاف کو بھی یہ گزارش کرنی چاہوں گا کہ جس مسئلے پر وہ بات کرنا چاہتے ہیں یہ انتہائی اہمیت کا حامل معاملہ ہے۔ یہ سرسری بات نہیں ہے کہ جس پر ایک رائے قائم کر لی جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جو معاہدہ ہوا ہے اس کی خبر چھپی ہے اس کے علاوہ اس کی تفصیل اور حقیقت کے بارے میں مجھے اور نہ انھیں کوئی علم ہے۔ یہ میرے ساتھ بیٹھ جائیں، راجہ ریاض صاحب یا تنویر اشرف کائرہ صاحب بھی بیٹھ جائیں گے۔

جناب سپیکر: راجہ ریاض صاحب کدھر ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! کل بیٹھ کر اس معاملے کو طے کر لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، اسے کل صبح ہم کمیٹی میں رکھیں گے تو بیٹھ کر اس حوالے سے بات کریں گے۔ اب اس موضوع پر کوئی بات نہیں ہو گی۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! چونکہ رانا صاحب نے مجھے address کیا ہے تو میں اس بات سے متفق ہوں کہ اس پر جب ساری تفصیلات سامنے آ جائیں تو اس کے بعد اس issue پر ایک دن مختص کر لیا جائے یا کوئی ٹائم رکھ لیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس پر کل بیٹھ کر بات کریں گے۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! میری بس اتنی سی گزارش ہے کہ پاکستان کے بارے میں اگر کسی کو بھی تحفظات ہوں تو Kashmir cause کے حل ہونے تک ہر کوئی چاہتا ہے کہ انڈیا کو راہداری نہ دی جائے اور یہی main بات ہے۔ اگر کوئی بھی دن آپ اس کے لئے رکھیں گے تو ہم اس دن کے لئے حاضر ہیں۔

جناب سپیکر: جی، بہت مہربانی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس پر میں راجہ ریاض صاحب سے بھی گزارش کروں گا کہ جس معاہدے کا ذکر کیا گیا ہے تو اس معاہدے کی اگر کاپی مل جائے تو زیادہ بہتر ہو گا کیونکہ Kashmir cause کی جو بات قائد حزب اختلاف نے کی ہے بالکل درست بات ہے۔ اسی طرح کا ایک معاہدہ جنرل مشرف نے کیا تھا اور Kashmir cause کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا تھا۔ اگر اس معاہدے سے ایسی کوئی صورت پیدا ہونے جا رہی ہے تو میں بالکل یہ سمجھتا ہوں کہ اس پر بحث ہونی چاہئے۔ اس کی کاپی کے لئے میں راجہ ریاض صاحب سے بھی کہوں گا اور قائد حزب اختلاف سے بھی میں گزارش کرتا ہوں کہ اگر اس کی کاپی لے لیں تو اس معاہدے کے ایک ایک لفظ پر غور کر کے بحث بھی کریں گے اور اس پر قرارداد بھی لائیں گے۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ

محترمہ عائشہ جاوید: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ یہاں پر بات کرنے سے پہلے اس subject پر کم از کم پوری تیاری کر کے آنا چاہئے۔

جناب سپیکر: میں نے پہلے بات کر دی ہے کہ اس پر اب کوئی بات نہیں ہو گی لہذا مہربانی فرمائیں۔

جناب اعجاز احمد خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، خان صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

جناب اعجاز احمد خان: جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر اس subject پر نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب اعجاز احمد خان: جناب سپیکر! میں بڑے ادب سے آپ سے عرض کروں گا کہ ابھی جب وقفہ سوالات کے دوران رانا افضل خان صاحب نے پوائنٹ آف آرڈر کے لئے آپ سے استدعا کی تو آپ نے فرمایا کہ بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں یہ فیصلہ ہوا ہے کہ کوئی شخص بھی وقفہ سوالات کے دوران پوائنٹ آف آرڈر نہیں لے سکتا۔

جناب سپیکر: جی، پرہیز کیا جائے گا۔

جناب اعجاز احمد خان: جناب سپیکر! میں آپ سے اس بات پر ruling چاہتا ہوں کہ Rules of Procedure جو ضابطہ provide کرتا ہے کیا اس سے ہٹ کر بزنس ایڈوائزری کمیٹی ہاؤس کو اعتماد میں لئے بغیر کوئی decision لے سکتی ہے؟

جناب سپیکر: یہ بزنس ایڈوائزری کمیٹی کہاں کی بنی ہوئی ہے، وہ کسی اور جگہ کی نہیں بنی بلکہ اس معزز ایوان کی طرف سے ہی بنی ہے، کیا آپ کو اس بات کا پتا نہیں ہے؟ بس آپ اس پر بات نہ کریں۔ اگر کوئی اور بات کرنی ہے تو کر لیں۔

جناب اعجاز احمد خان: جناب سپیکر! مجھے میری بات مکمل کرنے دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، میں آپ کی بات سننا ہی نہیں چاہتا، تشریف رکھیں۔ آپ تو ایڈوائزری کمیٹی کو بھی "لتاڑ" رہے ہیں۔

جناب اعجاز احمد خان: جناب سپیکر! ایڈوائزری کمیٹی Rules of Procedure کے برعکس کوئی فیصلہ نہیں لے سکتی۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب سپیکر: جی، ہم نہیں کرتے۔ کیا آپ تشریف رکھیں گے؟ بس ٹھیک ہے۔ میں نے آپ کی بات سن لی ہے اور اس سے آگے نہیں سنوں گا۔ اب توجہ دلاؤ نوٹس کا وقت شروع ہوتا ہے۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس محترمہ عائشہ جاوید کی طرف سے ہے۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب! اس کا جواب آگیا ہے؟

لاہور، نوجوان خاتون کا اغواء، زیادتی و قتل

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! شکریہ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایک مؤقر اخبار کی خبر مورخہ 16۔ جولائی 2010 کے مطابق ہربنس پورہ لاہور میں نامعلوم افراد نے نوجوان خاتون کو اغواء کرنے کے بعد زیادتی کا نشانہ بنایا اور قتل کر کے نعش نہر میں پھینک گئے؟

(ب) مذکورہ واقعہ میں پولیس نے اب تک کیا کارروائی کی، اس کی مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس کا جواب میرے پاس موجود ہے۔

(الف، ب) اس وقوعہ کی اطلاع 15 پر پا کر ایک نعش عورت اسم و مسکن نامعلوم بعمر 35/40 سال جس نے سیاہ رنگ کی شلوار قمیض اور سیاہ رنگ کا برقعہ پہنا ہوا تھا اور اس کے دونوں ہاتھ اور پاؤں پر پٹیاں بندھی ہوئی تھیں جس کو کسی نامعلوم نے قتل کر کے نہر میں پھینک دیا ہے۔ نعش خراب حالت میں اسم و مسکن نامعلوم کی تلاش و شناخت کے لئے مساجد ہائے میں بھی اعلان کروایا گیا اور گردونواح کے لوگوں کو بھی نعش دکھائی گئی لیکن شناخت نہیں ہو سکی۔ پولیس نے اب تک مقدمہ زیر دفعہ 302 درج کر کے اخبارات میں بھی اشتہارات دیئے ہیں۔ روزنامہ "نوائے وقت" میں مورخہ 2010-7-17 کو اور روزنامہ "جناح" میں مورخہ 2010-07-16 کو اس بارے میں اشتہار دیئے گئے ہیں تاکہ اگر کسی کو بھی اس وقوعہ سے متعلق کسی قسم کا کوئی علم ہو تو وہ اس کی investigation پولیس کے علم میں لائے۔ اس نعش کا پوسٹ مارٹم کروانے کے بعد اسے امانتاً دفن کر دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: اگلا توجہ دلاؤ نوٹس محترمہ انیلہ اختر چودھری کا ہے۔۔۔تشریف نہیں رکھتیں dispose of کیا جاتا ہے۔

محترمہ شگفتہ شیخ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: ماشاء اللہ۔جی، فرمائیں!

محترمہ شگفتہ شیخ: شکریہ۔جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ اس طرف دلانا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: پوائنٹ آف آرڈر کا مطلب تقریر نہیں ہوتا اس کا خیال کیجئے گا۔

محترمہ شگفتہ شیخ: جناب سپیکر! یہ تقریر نہیں ہے بلکہ ایک واقعہ کی تفصیل ہے۔

جناب سپیکر: جی، کیا کہہ رہی ہیں؟

محترمہ شگفتہ شیخ: جناب سپیکر! کل ایک واقعہ ہوا ہے جو پولیس نے مظاہرین کے ساتھ کیا ہے اس حوالے سے بتانا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بولیں۔

محترمہ شگفتہ شیخ: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ اس طرف دلانا چاہتی ہوں کہ کل تمام چینلز پر کوٹ عبدالمالک میں ڈکیتیوں پر مظاہرہ کرنے والے شہریوں پر پولیس نے جس طرح بلاجواز تشدد کیا اور دکانوں میں بیٹھے ہوئے لوگوں پر ڈنڈے برسائے تو پولیس کے اس اقدام سے ہماری حکومت کو لوگ تنقید کا نشانہ بنا رہے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! پوائنٹ آف آرڈر پڑھ کر نہیں ہوتا۔آپ کوئی چیز تحریری طور پر ہاؤس میں لے کر آئیں۔پہلے ہمارے دفتر میں بھیجیں اس کے بعد بات کریں گے۔

محترمہ شگفتہ شیخ: جناب سپیکر! میں زبانی ہی بتا دیتی ہوں۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: جی، آپ کی مہربانی۔اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔

محترمہ شگفتہ شیخ: میں زبانی بتا دیتی ہوں کہ لوگوں نے ڈکیتی کی وارداتوں کے حوالے سے مظاہرہ کیا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! اب میں نے آپ کو کب اجازت دی ہے؟ میری بات سنیں، میں آپ کو سمجھا رہا ہوں کہ تحریری طور پر کوئی چیز لائیں تاکہ کوئی طریقہ یا rules کے مطابق تو ہونا چاہئے۔ جس طرح میں نے آپ کو بتایا ہے کہ دفتر سے رابطہ کر لیں لیکن اس طرح بتانا ٹھیک نہیں ہے۔ تحریک التوائے کار نمبر 394/10 شیخ علاؤالدین صاحب کی ہے۔ یہ pending تھی اور اس کا جواب رانا صاحب نے دینا تھا۔ کیا شیخ صاحب موجود ہیں؟ رانا صاحب! کیا آپ کے پاس اس کا جواب آ گیا ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اگر محرک موجود نہیں ہیں تو یہ dispose of ہی ہو گی۔

جناب سپیکر: اللہ اکبر۔ چلیں، اب یہ dispose of ہونے جا رہی ہے اور اب اس پر میں نے اللہ اکبر پڑھ دیا ہے۔ یہ تحریک dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک سردار خالد سلیم بھٹی صاحب کی ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! اللہ اکبر تین مرتبہ پڑھتے ہیں۔

جناب سپیکر: اللہ اکبر، اللہ اکبر۔ اب تین مرتبہ مکمل ہو گیا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

سردار خالد سلیم بھٹی: تحریک التوائے کار نمبر 468 ہے۔

جناب سپیکر: کیا پہلے پڑھی جا چکی ہے؟

سردار خالد سلیم بھٹی: جی، پڑھی جا چکی ہے۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! کیا اس کا جواب آ گیا ہے؟

سردار خالد سلیم بھٹی: جناب سپیکر! یہ آپ نے next week کے لئے pending کروائی تھی۔

بورے والا کی رہائشی سکیم مجاہد کالونی کی جعلی الاٹمنٹ سے اصل الاٹیز کو پریشانی کا سامنا

(۔۔۔جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس کا جواب موصول ہو گیا ہے اور اس کے مطابق مجاہد کالونی بورے والا چک نمبر EB-439 اربن میں واقع ہے جو بمطابق رجسٹر مال حق داران زمین زیر کار کھیوٹ نمبران 61 ,60 ,59 ,58 ,57 ,56 چھ قطعات برقبہ 1573 کنال پر مشتمل ہے۔ سالم رقبہ مجاہد کالونی ملکیتی مالکان ہے جو کہ مالکان اراضی نے اپنی مرضی سے پانچ پانچ اور دس دس

مرلے یازائدپلاٹ کی صورت میں فروخت کیاہے جس کا کوئی نقشہ منظور شدہ ہےاور نہ ہی پلاٹ بندی کر کے فروخت کیاہے۔اس کالونی کی باقاعدہ کوئی انتظامیہ نہ ہے۔ مشترکہ کھیوٹ ہائے میں حصص کی صورت میں سالم کالونی فروخت ہوئی ہے۔ مالکان اراضی رقبہ فروخت کر چکے ہیں۔ معاملہ پرائیویٹ مالکان/ملکیتی رقبہ کے بارے میں ہے۔ اگر کسی کو شکایت ہے تو سول کورٹ سے رجوع کرنا مناسب ہوگا۔

سردار خالد سلیم بھٹی: جناب سپیکر!اس جواب سے تو میرامقصد ہی حل نہیں ہوا؟

جناب سپیکر: آپ کا مقصد کس طرح حل ہوگا وہ آپ بتائیں؟

سردار خالد سلیم بھٹی: جناب سپیکر!میں نے اس تحریک میں mention کیاہے کہ ایک پٹواری محمد انور عرف[*****] نے یہ کارروائی کی ہے---

جناب سپیکر: میں یہ الفاظ کارروائی سے حذف کرواتاہوں کہ کسی کو[*****] نہیں کہہ سکتے۔

سردار خالد سلیم بھٹی: جناب سپیکر!میں ہائی کورٹ عدالت کی بات نہیں کررہابلکہ پٹواری کو اس نام سے پکارا جاتاہے۔

جناب سپیکر: آپ باہر بے شک ایسانام لیتے رہیں لیکن اس ایوان میں ایسانام لینے کی اجازت نہیں۔

سردار خالد سلیم بھٹی: ٹھیک ہے۔جناب سپیکر!بات یہ ہے کہ 1978 میں عبدالرحمٰن قوم مغل نے آٹھ کنال جگہ purchase کی جس کی چاردیواری کرکے دوگیٹ لگادیئے۔جب کالونی بنتی ہے تو اس میں سکول ہوتے ہیں اور سڑکوں کے لئے جگہ چھوڑی جاتی ہے اور گلیوں کے لئے جگہ چھوڑی جاتی ہے تو 2007 میں مذکورہ پٹواری جو کہ شہر سے متعلقہ تھا نے مشترکہ کھیوٹ میں سے جعلی فرد بناکر اس جگہ پر قبضہ کرلیاہے اس حوالے سے میں نے وزیراعلیٰ صاحب کو بھی لکھا تھا جہاں سے انکوائری---

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب!اس معاملے کی انکوائری کروائیں۔اب اسے dispose of کیاجاتاہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 469 بھی آپ کی طرف سے ہے۔جی،لامنسٹر صاحب!

---

*بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

بورے والا شہر میں نصب ٹیوب ویل بند ہونے کی وجہ سے شہری آبادیوں کو پینے کا پانی میسر نہ ہونے سے پریشانی کا سامنا

(۔۔۔جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور(رانا ثناءاللہ خان): جناب سپیکر!اس وقت بورے والا شہر کے لئے واٹر سپلائی کے تمام ٹیوب ویلوں کی operation اور maintenance ٹی ایم اے بورے والا کر رہا ہے اور وہی اس کے تمام اخراجات کی ادائیگی کرتا ہے۔ محکمہ پبلک ہیلتھ انجنیئرنگ ٹیوب ویل کی تنصیبات کرتا ہے جو کہ operation اور maintenance کے لئے بعد میں ٹی ایم اے کو handover کر دیئے جاتے ہیں۔ہاں یہ بات کسی حد تک درست ہے کہ شہر کے اندر لگائے گئے ٹیوب ویلوں میں سے کچھ اپنی مدت پوری کر چکے ہیں مثال کے طور پر مدینہ کالونی میں دو میں سے ایک ٹیوب ویل بند ہے اور اسی طرح حبیب کالونی میں بھی ایک ٹیوب ویل بند ہے۔اس طرح شہر میں total دو ٹیوب ویل کام نہیں کر رہے جو کہ اپنی عمر کی حد پوری کر چکے ہیں۔ بورے والا شہر کے لوگوں کی اس تکلیف کو مدنظر رکھتے ہوئے حکومت پنجاب نے اربن واٹر سپلائی سکیم بورے والا کی منظوری دی ہے جس کی لاگت 75.318 ملین روپے ہے۔اس سکیم کے تحت 22 ٹیوب ویلز شہر کے مختلف علاقوں میں لگائے جانے ہیں جن پر کام زور و شور سے جاری ہے اور ان 22 ٹیوب ویلوں میں سے 20 ٹیوب ویلز موقع پر لگ چکے ہیں اور ان پر pump houses کی تعمیر جاری ہے جیسے ہی یہ سکیم مکمل ہو گی تو بورے والا شہر میں پانی کی قلت ختم ہو جائے گی تاہم فلٹریشن پلانٹ کی کوئی سکیم محکمہ پبلک ہیلتھ انجنیئرنگ کی زیر نگرانی نہیں بن رہی کیونکہ شہر میں واٹر سپلائی اور سیوریج کی دیکھ بھال ٹی ایم اے کرتا ہے اس لئے متعلقہ عملہ کو چاہئے کہ واٹر سپلائی سکیم میں بلیچنگ پاؤڈر اور کلورین کی مطلوبہ تعداد کے بارے میں متعلقہ محکمہ سے کہا گیا ہے کہ وہ اس چیز کا اہتمام کرے تاکہ امراض پھیلنے کے امکانات کم ہوں۔

جناب سپیکر: بات مکمل ہو گئی ہے اور ان کے نوٹس میں آ چکی ہے اس لئے اسے dispose of کیا جاتا ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد محسن خان لغاری: شکریہ۔ جناب سپیکر! ہم نے داتا دربار کے سانحہ سے متعلق ایک Call Attention Notice جمع کروایا تھا اور اس بات کو تقریباً دو ہفتے ہو چکے ہیں مگر ابھی تک حکومت کی طرف سے اس حوالے سے کوئی جواب نہیں آیا۔ میرے خیال میں یہ ایک انتہائی اہم issue ہے جس پر House کو اعتماد میں لیا جانا چاہئے کہ اس سلسلے میں ہماری تحقیقات کس طرف جا رہی ہیں اور کہاں تک پہنچی ہیں۔ جس دن وہ Call Attention Notice آنا تھا اس دن اس ایوان میں ایک اور subject شروع ہو گیا تھا اور اس topic پر۔۔۔

جناب سپیکر: لغاری صاحب! کہیں وہ kill تو نہیں ہو گیا؟

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! داتا دربار کے معاملات کے بارے میں سوال پوچھنا اور اسے kill کر دینا تو اور ہی زیادہ۔۔۔

جناب سپیکر: سوال تھا یا کچھ اور تھا؟

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! Call Attention Notice تھا۔

جناب سپیکر: چیک کر لیتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ اس بارے میں تو سب کچھ ہو چکا ہے اور سب نے مذمت بھی کر دی ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! اگر اس حوالے سے ایوان کو اطمینان میں لے لیا جائے تو یہ بڑا اچھا اور احسن قدم ہو گا۔

جناب سپیکر: جی، اسے دیکھتے ہیں اور چیک کر لیتے ہیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! وزیر خزانہ صاحب ایوان میں موجود تو نہیں ہیں اور میری آپ کی وساطت سے استدعا ہے ان سے کہ صوبہ پنجاب کے بارے میں انہوں نے کہا تھا کہ 30۔ جون کو ہمارا overdraft ختم ہو جائے گا اور ہم اسے ختم کر دیں گے تو آج جولائی۔۔۔

جناب سپیکر: لغاری صاحب! یہ وقت تحاریک التوائے کار کا ہے اور جب منسٹر صاحب ہوں گے تو پھر آپ اس بارے میں بات کر لینا۔ اگلی تحریک التوائے کار محمد جمیل شاہ صاحب کی 476/10 جو کہ آج کے لئے pending ہے۔ جی، لا منسٹر صاحب! محرک تو موجود نہیں ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اسے dispose of کر دیں یا پھر اگر فرماتے ہیں تو میں اس کا جواب پڑھ دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ جواب پڑھ دیں پھر میں اس کے بعد فیصلہ کرتا ہوں۔

حلقہ پی پی-218 خانیوال میں نئے سکول قائم کرنے کے سلسلے میں وزیراعلیٰ سیکرٹریٹ سے جاری ہونے والے ڈائریکٹوز پر عملدرآمد نہ ہونا

(---جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): تحریک التوائے کار میں درج حلقہ پی پی-218 خانیوال کے سکولوں میں سے سیریل نمبر 1تا3، 5تا9، اور 11تا12 کے متعلق پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ کو فنڈز کے اجراء کے لئے لکھ دیا ہے۔ (کاپی لف ہے)۔ منظوری پر ان سکیموں کو فنڈز جاری کئے جائیں گے تاہم سیریل نمبر 4 پر درج شدہ گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول چک نمبر 67 A/10-R خانیوال کو ماڈل کی سطح تک upgrade نہیں کیا جا سکتا کیونکہ معیار کے مطابق اس سکول کی تعداد enrolment کم ہے۔ سیریل نمبر 10 پر درج گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول چک نمبر 1-17/76 خانیوال مڈل کے درجے کی upgradation کے لئے موزوں ہے اس لئے اس کے لئے بھی مالی سال 11-2010 میں فنڈز کے اجراء کی کوشش کی جائے گی۔

جناب سپیکر: میرا خیال ہے کہ اب اسے dispose of کر دیا جائے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 477/10 الحاج محمد الیاس چنیوٹی صاحب کی ہے۔

معزز اراکین: وہ تشریف نہیں رکھتے۔

جناب سپیکر: وہ بیٹھے تو نہیں ہیں اگر اس کا جواب آ گیا ہے تو بتا دیں پھر اس کے مطابق ہم اس پر عمل کر لیں گے۔ جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا جواب موصول نہیں ہوا لہذا اسے اگلے ہفتے تک pending کر لیں۔

جناب سپیکر: اسے اگلے ہفتے تک pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 479 ملک محمد جاوید اقبال اعوان کی ہے اس کا ابھی جواب آنا ہے۔

نوشہرہ حلقہ پی پی-39 میں وزیر اعلیٰ کی منظوری کے باوجود گرلز ڈگری کالج کی تعمیر میں تاخیر

(---جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! حلقہ پی پی-39 خوشاب میں گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج نوشہرہ کا قیام 05-2004 میں محکمہ صحت کی عمارت جو old ڈسپنسری اور لیڈی ہیلتھ کئیر کے لئے تعمیر کی گئی تھی، میں قائم کیا گیا تھا۔ اس کالج کی علیحدہ عمارت کی تعمیر کے لئے 11 کنال 7 مرلے کا قطعہ اراضی ہائر ایجوکیشن کے نام منتقل ہو چکا ہے اور عمارت کی تعمیر کے لئے P.C.1 بنانے کا آغاز کر دیا گیا ہے۔ محکمہ تعمیرات و مواصلات نے کالج کے نقشہ کی تیاری کے لئے آرکیٹیکٹ ڈیپارٹمنٹ کو case بھجوا دیا ہے اور P.C.1 کی تیاری کے بعد اسے متعلقہ forum سے منظور کروایا جائے گا تاہم محکمہ ہائر ایجوکیشن نے اس منصوبہ کو اپنی اس list میں شامل کیا ہوا ہے جو وزیر اعلیٰ پنجاب کی منظوری کے لئے بھجوائی جا رہی ہے تاکہ رقم کی فراہمی جلد از جلد مکمل کی جا سکے۔ یہاں یہ بات واضح کرنا ضروری ہے کہ اس کالج کی تعمیر کا کام محکمہ مواصلات و تعمیرات کے سپرد کیا جا رہا ہے اور این ایل سی اس منصوبے پر کام نہیں کرے گا۔

جناب سپیکر: جی، جواب سے ہم مطمئن ہیں اس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ next ہے 480۔ یہ پڑھی جا چکی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس کا جواب موصول نہیں ہوا اس کو آپ pending فرما دیں۔

جناب سپیکر: اس کو کب تک pending کیا جائے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): اس کو next week تک pending کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ pending till next week

محترمہ زوبیہ رباب ملک: جناب سپیکر! Next week کو تو اجلاس ختم ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: آپ کو کس نے کہا؟

محترمہ زوبیہ رباب ملک: جناب سپیکر! آپ سے پوچھا ہے۔

جناب سپیکر: ابھی ایسی بات نہیں ہے، آپ انتظار کریں۔ اگر جواب next week میں نہیں تو next session میں آ جائے گا۔ یہ تحریک التوائے کار محترمہ زوبیہ رُباب ملک کی 482 ہے۔ یہ بھی پڑھی جا چکی ہے اس کا جواب آنا تھا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس کا بھی جواب موصول نہیں ہوا اور اس سے جو 484 next ہے ان دونوں کو next week تک pending فرمادیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ اس کو next week تک pending کیا جاتا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میرے پاس 488 کا جواب موجود ہے اس کو آپ take up کروادیں۔ 486، 484 اور 482 ان تینوں کو آپ next week تک pending فرمادیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، ان تینوں کو next week تک pending کیا جاتا ہے۔ 488 اور 489 شیخ علاؤالدین صاحب کی ہے۔ 490 بھی انہی کی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میرے پاس 488 کا جواب ہے، باقی آپ pending فرمادیں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

سینٹ ڈینس گرلز ہائی سکول کشمیر پوائنٹ مری کو جلانے کی وجہ سے سینکڑوں بچیوں کا مستقبل تاریک ہونے کا خدشہ

(---جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! تحریک التوائے کار نمبر 488 جو ہے وہ move ہو چکی تھی اور اس کا جواب ہے کہ "سینٹ ڈینس گرلز ہائی سکول کشمیر پوائنٹ کرسچیئن سوسائٹی کے زیر اہتمام چل رہا ہے۔ اس سکول کا محکمہ تعلیم راولپنڈی سے کوئی تعلق نہ ہے۔ تاہم اس ادارے کی عمارت کے نقصان کا تخمینہ لگانے کے لئے EDO(W&S) راولپنڈی بحوالا چٹھی نمبر such and such مورخہ 16-07-2010 کو بھجوادیا گیا ہے۔"

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر!---

جناب سپیکر: شیخ صاحب! آپ rules بھی پڑھ لیا کریں اس پر بحث تو ہو گی نہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! بحث بھی نہیں ہو گی اور جیسے آپ کہیں گے وہی کچھ ہو گا۔

جناب سپیکر: آپ کا مقصد تھا کہ حکومت کے نوٹس میں بات لائی جائے اور وہ ان کے نوٹس میں آچکی ہے۔ اب ان کی طرف سے جو معاملات ہوں گے وہ آپ کو بتا دیں گے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! جیسا آپ کہتے ہیں وہ بات صحیح ہے لیکن کشمیر پوائنٹ کی یہ ساڑھے تین سو کنال زمین ختم ہو جائے گی، میں بیٹھ جاتا ہوں۔ شکریہ

جناب سپیکر: رانا صاحب! اس کا علاج آپ مہربانی کر کے اچھا کریں اور شیخ صاحب آپ کو مل بھی لیتے ہیں۔ اس کو میں ابھی dispose of نہیں کر رہا ہوں جب شیخ صاحب کی بات رانا صاحب سے ہو جائے گی تو پھر اس پر فیصلہ کروں گا کیونکہ یہ serious matter ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ

جناب سپیکر: شیخ صاحب! اگلی تحریک التوائے کار نمبر 489 بھی آپ کی ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! یہ بھی پڑھی جا چکی ہے۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! اس کا جواب آگیا ہے؟

محکمہ کی مبینہ ملی بھگت سے گورنمنٹ اسلامیہ ہائر سیکنڈری سکول لیاقت باغ راولپنڈی پر لینڈ مافیا کا قبضہ

(۔۔۔جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس کا جواب موجود ہے۔ یہ بات درست ہے کہ گورنمنٹ اسلامیہ ہائر سیکنڈری سکول راولپنڈی 42 کنال 19 مرلہ پر مشتمل ہے۔ یہ زمین 1982 میں محکمہ تعلیم گورنمنٹ آف پنجاب کے نام منتقل کی گئی۔ اس میں کئی اطراف سے مختلف لوگوں نے قبضہ کیا کیونکہ تمام زمین گورنمنٹ آف پنجاب کے نام منتقل نہیں ہوئی تھی۔ محکمہ کے نام منتقل کی گئی زمین کو مناسب طریقہ سے چار دیواری بنا کر یا کسی اور طریقہ سے سکول کے قبضہ میں نہیں لایا گیا۔ کیونکہ سکول کی پراپرٹی کا ریکارڈ انجمن اسلام راولپنڈی کے پاس رہا جس کو انہوں نے اپنی دلچسپی کے مطابق استعمال کیا۔

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

معزز ممبران: نعرہ ہائے تحسین۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): اس انجمن کے زیادہ تر ممبران وفات پا چکے ہیں اور باقی ماندہ مجرمانہ طریقہ سے سکول کی پراپرٹی پر قبضہ کرنے میں مصروف ہیں۔ انجمن اس مقصد کے لئے بڑے طریقے کے ساتھ اندرون خانہ کام کرتی رہی۔ کچھ مقدمات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

جناب سپیکر! اس میں مختلف وقتوں میں جو مقدمات درج ہوئے ان کی تفصیل اور اس کے جواب کی کاپی میں شیخ صاحب کو فراہم کر دوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شیخ صاحب!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! یہ 42 کنال زمین کا معاملہ ہے اور یہ راولپنڈی سکول کا انتہائی prime area ہے۔ لاء منسٹر صاحب نے جیسے کہا ہے وہ ٹھیک ہے مجھے تفصیل مل جائے گی لیکن میں اس پر یہ چاہتا ہوں، جیسا کہ لاء منسٹر صاحب نے بھی بات مان لی ہے کہ واقعی یہ زمین خُورد بُرد ہو رہی ہے۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ اس پر آپ کوئی ایسی بات کر دیجئے تاکہ اِس زمین اور سکول کو بچالیا جائے۔ اب ان کے پاس playground بھی نہیں رہی ہے۔ اس پر حکومت اگر فوری طور پر interfere نہیں کرے گی تو انجمن اسلامیہ کے بس کا یہ روگ نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، لاء منسٹر صاحب نے assurance دی ہے اس کو وہ آپ کے ساتھ بیٹھ کر دیکھ لیتے ہیں۔ اس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ شیخ صاحب! آپ لاء منسٹر صاحب کے ساتھ مل کر اس کو دیکھ لیجئے گا۔ اس کے بعد 490/2010 بھی شیخ علاؤالدین صاحب کی ہے، یہ بھی move ہو چکی ہے اور یہ آج تک کے لئے pending کی گئی تھی۔ جی، لاء منسٹر!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس کو pending فرمادیں اس کا جواب موصول نہیں ہوا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اسے کب تک کے لئے pending کیا جائے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس کو next week تک کے لئے pending کر دیا جائے۔

رپورٹیں
(میعاد میں توسیع)

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ next week تک کے لئے pending کی جاتی ہے۔ اب 493/2010 جناب محمد جمیل شاہ صاحب کی ہے۔ وہ موجود نہیں ہیں لہذا یہ dispose of کی جاتی ہے۔ اب تحریک التوائے کار ختم ہو چکی ہیں۔

جناب اعجاز احمد خان مجلس قائمہ برائے قانون و پارلیمانی امور کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 میں ترمیم، مسودہ قانون (ترمیم) استحقاقات صوبائی اسمبلی پنجاب نمبر 17,15 مصدرہ 2008 اور نمبر 6 مصدرہ 2009 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے قانون و پارلیمانی امور کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب اعجاز احمد خان: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

1- The Notice of Motion to amend the Rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab 1997 under rule 244-A of the said Rules.

2- The Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2008 (Bill No.15 of 2008) moved by Ch Aamar Sultan Cheema, MPA (PP-32)

3- The Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2008 (Bill No. 17 of 2008) moved by Mrs Amna Ulfat, MPA (W-356)

4- The Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2009 (Bill No.6 of 2009) moved by Ch Muhammad Asad Ullah, MPA (PP-106)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے قانون و پارلیمانی امور کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ تک کی توسیع کر دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

1. The Notice of Motion to amend the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 under rule 244-A of the said Rules.
2. The Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2008 (Bill No.15 of 2008) moved by Ch Aamar Sultan Cheema, MPA (PP-32)
3. The Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2008 (Bill No. 17 of 2008) moved by Mrs Amna Ulfat, MPA (W-356)
4. The Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2009 (Bill No.6 of 2009) moved by Ch Muhammad Asad Ullah, MPA (PP-106)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے قانون و پارلیمانی امور کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ تک کی توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

1. The Notice of Motion to amend the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 under rule 244-A of the said Rules.
2. The Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2008 (Bill No.15 of 2008) moved by Ch Aamar Sultan Cheema, MPA (PP-32)
3. The Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2008 (Bill No. 17 of 2008) moved by Mrs Amna Ulfat, MPA (W-356)
4. The Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2009 (Bill No.6 of 2009) moved by Ch Muhammad Asad Ullah, MPA (PP-106)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے قانون و پارلیمانی امور کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ تک کی توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

رپورٹ

(جو پیش ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری طاہر محمود ہندلی (ایڈووکیٹ) مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون ہیلتھ کیئر پنجاب مصدرہ 2009 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

چودھری طاہر محمود ہندلی (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں

The Punjab Healthcare Bill, 2009(Bill No.31of 2009)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رپورٹ پیش ہوئی۔

رپورٹ

(میعاد میں توسیع)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب محترمہ نفیسہ امین، مجلس قائمہ برائے محنت وانسانی وسائل کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتی ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

مسودہ قانون انڈسٹریل ریلیشنز پنجاب مصدرہ 2010 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے محنت وانسانی وسائل کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

محترمہ نفیسہ امین: جناب سپیکر! میں

The Punjab Industrial Relations Bill 2010(Bill No.18 of 2010)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے محنت وانسانی وسائل کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں 30۔ستمبر 2010 تک توسیع کر دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

The Punjab Industrial Relations Bill 2010(Bill No.18 of 2010)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے محنت وانسانی وسائل کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں 30-ستمبر 2010 تک توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی اور اب سوال یہ ہے کہ:

The Punjab Industrial Relations Bill 2010(Bill No.18 of 2010)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے محنت وانسانی وسائل کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں 30-ستمبر 2010 تک توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میں ذرا اس کو مکمل کر لوں، پھر میں آپ کو floor دیتا ہوں۔ آج کے ایجنڈا پر درج ذیل سرکاری کارروائی ہے۔ The Women University Multan Bill 2010(Bill No.4 of 2010). جی، محترمہ!

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہ رہی تھی کہ سستی روٹی کے حوالے سے جو اتنا بڑا infrastructure کھڑا کیا گیا ہے اور یہ خادم اعلیٰ کا عزیز ترین پراجیکٹ ہے لیکن آپ ذرا پتا کریں کہ ہر جگہ روٹی -/3 روپے کی مل رہی ہے اور کسی جگہ پر تو -/4 روپے کی بھی مل رہی ہے تو مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ یہ کیا سسٹم ہے، جس پر اتنا پیسا لُٹایا جا رہا ہے اس پر کوئی چیک ہی نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ کا پوائنٹ آف آرڈر آ گیا۔ لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں محترمہ کا دل کی اتھاہ گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے تسلیم کیا ہے کہ -/3 روپے میں روٹی مل رہی ہے۔ ورنہ یہ تو آج تک یہ کہہ رہے تھے کہ روٹی کہیں ملتی نہیں ہے اور روٹی کہیں ہے ہی نہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ دوسروں صوبوں میں جا کر پتا کریں کہ -/8 سے -/12 اور -/15 روپے کی روٹی مل رہی ہے اور پنجاب میں -/3 روپے روٹی اس لئے بک رہی ہے کہ -/2 روپے کی روٹی جو ہے وہ مارکیٹ میں available ہے۔

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب اعجاز احمد خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میرا خیال ہے کہ پوائنٹ آف آرڈر پر آپ کی بات آ گئی اور اس پر لاء منسٹر کا جواب آ گیا اور اب مجھے legislation کرنی ہے۔ جی، پہلے ماجدہ زیدی صاحبہ اور پھر اس کے بعد اعجاز صاحب اور اس کے بعد میں legislations کروں گا۔

کورم کی نشاندہی

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ کورم کی طرف دلانا چاہتی ہوں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کورم کی نشاندہی کر رہی ہیں؟

سیدہ ماجدہ زیدی: جی اور میں آپ کو بتانا چاہتی ہوں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، گنتی کی جائے (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، گنتی کروائی جائے۔(گنتی کی گئی)

کورم پورا ہے کارروائی کا آغاز کیا جاتا ہے۔

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا گیا)

مسودہ قانون ویمن یونیورسٹی ملتان مصدرہ 2010

(جاری۔۔۔)

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we resume Clause by Clause consideration on the Women University Multan Bill 2010 consideration on Bill up to Clause 9 has been completed on 16th July 2010.

CLAUSE-10

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 10 of the Bill is under consideration since there is no amendment in it. The question is:

"That Clause 10 of the Bill do stand part of the Bill"

(The motion was carried.)

CLAUSE-11

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 11 of the Bill is under consideration since there is no amendment in it. The question is:

"That Clause 11 of the Bill do stand part of the Bill"

(The motion was carried.)

CLAUSE-12

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 12 of the Bill is under consideration since there is no amendment in it. The question is:

"That Clause 12 of the Bill do stand part of the Bill"

(The motion was carried.)

CLAUSE-13

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 13 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it, the amendment is received on 19-07-2010 and it is from Ch. Zahir-ud-Din Khan, Sardar Muhammad Yousaf Khan Leghari, Mr. Muhammad Yar Hiraj, Ch. Aamar Sultan Cheema, Mr. Muhammad Mohsin Khan Leghari, Ch. Moonis Elahi…

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Sir, I oppose.

یہ rules amendment کے مطابق نہیں ہے۔ یہ 19۔جولائی کو دی گئی ہے جبکہ rules کے مطابق کم از کم دو دِن پہلے ان کو دینی چاہئے کیونکہ یہ Bill تو پہلے ہی under consideration تھا۔

The Bill was under consideration since the last day. تو اس دوران تو amendment نہیں دی جا سکتی تھی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ amendment چونکہ آج receive ہوئی ہے اور Law بہت clear ہے۔ 105 sub-Clause 2 میں amendment کے بارے لکھا ہے کہ:-

"if a notice of proposed amendment has not been given in two clear days…

اس بنیاد پر میں اس کو set aside کرتا ہوں اور

This amendment is not a part of this Bill.

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! آپ کی discretion تو ہے، ہم آپ سے رحم کی اپیل تو کر سکتے ہیں۔ اگر اسے accept کرنے سے یہ قانون بہتر ہو سکتا ہے تو اس کو انا کا مسئلہ نہ بنایا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس میں کوئی انا کا مسئلہ نہیں ہے۔ میں نے اپنا decision سُنا دیا ہے۔ بہت شکریہ

Now the question is:

"That Clause 13 of the Bill do stand part of the Bill"

(The motion was carried.)

CLAUSE-14

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 14 of the Bill is under consideration since there is no amendment in it. The question is:

"That Clause 14 of the Bill do stand part of the Bill"

(The motion was carried.)

CLAUSE-15

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 15 of the Bill is under consideration since there is no amendment in it. The question is:

"That Clause 15 of the Bill do stand part of the Bill"

(The motion was carried.)

CLAUSE-16

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 16 of the Bill is under consideration since there is no amendment in it. The question is:

"That Clause 16 of the Bill do stand part of the Bill"

(The motion was carried.)

CLAUSE-17

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 17 of the Bill is under consideration since there is no amendment in it. The question is:

"That Clause 17 of the Bill do stand part of the Bill"

(The motion was carried.)

CLAUSE-18

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 18 of the Bill is under consideration since there is no amendment in it. The question is:

"That Clause 18 of the Bill do stand part of the Bill"

(The motion was carried.)

CLAUSE-19

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 19 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it and the amendment is again moved on 19-07-2010 and the same is not accepted.

Now, therefore the question is:

"That Clause 19 of the Bill do stand part of the Bill"

(The motion was carried.)

CLAUSE-20

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 20 of the Bill is under consideration since there is no amendment in it. The question is:

"That Clause 20 of the Bill do stand part of the Bill"

(The motion was carried.)

CLAUSE-21

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 21 of the Bill is under consideration since there is no amendment in it. The question is:

"That Clause 21 of the Bill do stand part of the Bill"

(The motion was carried.)

CLAUSE-22

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 22 of the Bill is under consideration since there is no amendment in it. The question is:

"That Clause 22 of the Bill do stand part of the Bill"

(The motion was carried.)

CLAUSE-23

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 23 of the Bill is under consideration since there is no amendment in it. The question is:

"That Clause 23 of the Bill do stand part of the Bill"

(The motion was carried.)

CLAUSE-24

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 24 of the Bill is under consideration since there is no amendment in it. The question is:

"That Clause 24 of the Bill do stand part of the Bill"

(The motion was carried.)

CLAUSE-25

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 25 of the Bill is under consideration since there is no amendment in it. The question is:

"That Clause 25 of the Bill do stand part of the Bill"

(The motion was carried.)

CLAUSE-26

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 26 of the Bill is under consideration since there is no amendment in it. The question is:

"That Clause 26 of the Bill do stand part of the Bill"

(The motion was carried.)

CLAUSE-27

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 27 of the Bill is under consideration since there is no amendment in it. The question is:

"That Clause 27 of the Bill do stand part of the Bill"

(The motion was carried.)

CLAUSE-27-A

MR DEPUTY SPEAKER: Now there is addition of new Clause 27-A the amendment is from Ch. Zahir-ud-Din Khan, Mr. Muhammad Yar Hiraj, Ch. Aamar Sultan Cheema, Mr. Muhammad Mohsin Khan Leghari, Ch. Moonis Elahi, Col. (Retd.) Muhammad Abbas Chaudhary, Mr. Sher Ali Khan, Mr. Muhammad Shafiq Khan, Mr. Khurram Nawab Khan, Malik Iqbal Ahmed Langriyal, Mr. Khalid Javed Asghar Ghural, Mr. Tahir Iqbal Chaudhary, Mian Shafi Muhammad, Sardar Aamir Talal Gopang, Dr. Muhammad Afzal, Hafiz Muhammad Qamar Hayat Kathiya, Dr. Samia Amjad, Mrs. Amna Ulfat, Syeda Bushra Nawaz Gardezi, Mrs. Seemal Kamran, Mrs. Khadija Umar, Syeda Majida Zaidi, Dr. Faiza Asghar, Mrs. Samina Khawar Hayat, Mrs. Embesat Hamid, Ms. Zobia Rubab Malik and Engineer Shahzad Elahi. Any mover may move it.

کورم کی نشاندہی

MR MUHAMMAD MOHSIN KHAN LAGHARI: Before I move this amendment, I would again like to point out the quorum and not to doubt your staff's counting of it. But I think last time also the House was inaccurate, I would appreciate if you announce the number as to how many people are in the House.

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ گنتی کی جائے۔(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)
کورم پورا نہیں ہے۔ پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: پانچ منٹ ہو گئے ہیں گھنٹیاں بند کی جائیں اور گنتی کی جائے۔ لغاری صاحب قانون میں یا rules میں کوئی ایسی provision نہیں ہے کہ تعداد بتائی جائے۔ دوسری بات یہ ہے کہ کورم پورا نہیں ہے اس لئے اب اجلاس بروز منگل مورخہ 20۔ جولائی 2010 صبح 10 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔